سلسلہ مرویاتِ صوفیاء ۲

اَلْمَرْوِيَّاتُ الْقُشَيْرِيَّةُ مِنَ الْأَحَادِيْثِ النَّبَوِيَّةِ

(امام ابو القاسم عبد الکریم القشیریؒ کی مرفوع متصل روایات)

شیخ الاسلام الدکتور محمد طاہر القادری

منہاج القرآن پبلیکیشنز
MINHAJ-UL-QURAN PUBLICATIONS

سلسلہ مرویاتِ صوفیاء: ۲

اَلْمَرْوِیَّاتُ الْقُشَیْرِیَّة
مِنَ
الْاَحَادِیْثِ النَّبَوِیَّة

(امام ابو القاسم عبد الکریم القشیری رحمۃ اللہ علیہ کی مرفوع متصل روایات)

تألیف

شیخ الاسلام الدکتور محمد طاہر القادری

معاونینِ ترجمہ و تخریج:

محمد تاج الدین کالامی، اجمل علی مجددی

منہاج القرآن پبلی کیشنز

365- ایم، ماڈل ٹاؤن لاہور، فون: 35168514، 042-111-140-140

یوسف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور، فون: 37237695

www.Minhaj.org-sales@Minhaj.org

جملہ حقوق بحقِ تحریکِ منہاج القرآن محفوظ ہیں

سلسلہ مرویاتِ صوفیاء : ۲

نام کتاب	:	اَلْـمَرْوِيَّاتُ الْقُشَيْرِيَّةُ مِنَ الْأَحَادِيْثِ النَّبَوِيَّةِ ﴿امام ابو القاسم عبد الکریم القشیریؒ کی مرفوع متصل روایات﴾
تالیف	:	شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری
معاونینِ ترجمہ وتخریج	:	محمد تاج الدین کالامی، اَجمل علی مجدّدی
نظرِ ثانی	:	پروفیسر محمد نصر اللہ معینی
زیرِ اہتمام	:	فریدِ ملّتؒ رِیسرچ اِنسٹی ٹیوٹ Research.com.pk
مطبع	:	منہاجُ القرآن پرنٹرز، لاہور
اِشاعتِ اَوّل	:	ستمبر 2009ء (1,100)
اِشاعتِ دُوُم	:	اگست 2010ء (1,100)
قیمت	:	-/130 روپے

نوٹ: شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تمام تصانیف اور خطبات و لیکچرز کی کیسٹس اور CDs سے حاصل ہونے والی جملہ آمدنی اُن کی طرف سے ہمیشہ کے لیے **تحریکِ منہاجُ القرآن** کے لیے وقف ہے۔

(ڈائریکٹر منہاجُ القرآن پبلی کیشنز)

fmri@research.com.pk

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش

www.MinhajBooks.com

جملہ حقوق بحقِ تحریکِ منہاجُ القرآن محفوظ ہیں

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

جملہ حقوق بحقِ تحریکِ منہاجُ القرآن محفوظ ہیں

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش

www.MinhajBooks.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مَولَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیبِکَ خَیرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ
مُحَمَّدٌ سَیِّدُ الْکَوْنَیْنِ وَالثَّقَلَیْنِ
وَالْفَرِیْقَیْنِ مِنْ عُرْبٍ وَّمِنْ عَجَمِ

﴿صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَ بَارَکَ وَسَلَّمَ﴾

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش
www.MinhajBooks.com

حکومتِ پنجاب کے نوٹیفکیشن نمبر ایس او (پی۔ا) ۴-۱/ ۸۰ پی آئی وی، مؤرّخہ ۳۱ جولائی ۱۹۸۴ء؛ حکومتِ بلوچستان کی چٹھی نمبر ۸۷-۴-۲۰ جنرل وایم ۴/ ۰۷ ۹-۳۔۷، مؤرّخہ ۲۶ دسمبر ۱۹۸۷ء؛ حکومتِ شمال مغربی سرحدی صوبہ کی چٹھی نمبر ۲۴۴۱۱-۶۷ این۔ا/ اے ڈی (لائبریری)، مؤرّخہ ۲۰ اگست ۱۹۸۶ء؛ اور حکومتِ آزاد ریاست جموں و کشمیر کی چٹھی نمبر س ت/ اِنتظامیہ ۶۳-۸۰۶۱/ ۹۲، مؤرّخہ ۲ جون ۱۹۹۲ء کے تحت ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی تصنیف کردہ کتب تمام سکولز اور کالجز کی لائبریریوں کے لئے منظور شدہ ہیں۔

فہرس

الرقم	المحتویات	الصفحة
۞	مُقَدِّمَۃ	١١
۞	﴿الإمام أبو القاسم عبد الكريم القشيري رضي الله عنه﴾	٢٥
۞	تعارف	٢٧
۞	آپ کے شیوخ	٢٧
۞	آپ کے تلامذہ	٣٢
۞	امام قشیریؒ کے جید رفقاء و مصاحبین	٣٤
۞	امام قشیریؒ کے بارے میں ائمہ کرام کی آراء	٣٥
۞	آپؒ کی تصانیف	٣٦
۞	الرسالة القشيرية کا مختصر تعارف	٣٩
۞	إسناد المؤلف إلى الإمام أبي القاسم عبد الكريم القشيري رضي الله عنه امام ابو القاسم القشیریؒ تک مؤلّف کی متصل اَسانید	٤٥

الرقم	الأبواب	الصفحة
۞	الأحاديث المتّصلة المرفوعة من الرّسالة القشيرية ﴿الرسالة القشيرية سے ماخوذ مرفوع متصل اَحادیث﴾	٥٣
١.	اَلْعُبُوْدِيَّةُ وَالْمَعْرِفَةُ بِاللهِ ﴿عبادت اور معرفت الٰہی کا بیان﴾	٥٥
٢.	أَحْبَابُ الرَّسُوْلِ ﷺ ﴿حضور ﷺ کے محبوب اُمتیوں کا بیان﴾	٥٩
٣.	اَلْمَحَبَّةُ ﴿محبت کا بیان﴾	٦٠
٤.	اَلذِّكْرُ وَالدُّعَاءُ ﴿ذکر اور دعا کا بیان﴾	٦٤
٥.	تِلَاوَةُ الْقُرْآنِ وَالسَّمَاعُ ﴿تلاوتِ قرآن اور سماع کا بیان﴾	٧٤
٦.	اَلتَّوْبَةُ وَالْاِسْتِغْفَارُ	٨٠

الرقم	المحتویات	الصفحة
	﴿توبہ و استغفار کا بیان﴾	
۷.	اَلْمُجَاهَدَةُ وَالإِسْتَقَامَةُ	۸۳
	﴿مجاہدہ اور استقامت کا بیان﴾	
۸.	اَلزُّهْدُ وَالْوَرَعُ وَالتَّقْوَى	۸۶
	﴿زہد و ورع اور تقویٰ کا بیان﴾	
۹.	اَلْخَوْفُ وَالرَّجَاءُ	۹۱
	﴿خشیتِ الٰہی اور رحمتِ الٰہی کی اُمید کا بیان﴾	
۱۰.	اَلتَّوَكُّلُ	۹۹
	﴿توکل باللہ کا بیان﴾	
۱۱.	اَلصَّبْرُ وَالشُّكْرُ وَالرِّضَا	۱۰۱
	﴿صبر و شکر اور رضا کا بیان﴾	
۱۲.	اَلصِّدْقُ وَالْإِخْلَاصُ وَالْيَقِيْنُ	۱۰۷
	﴿صدق، اخلاص اور یقین کا بیان﴾	
۱۳.	اَلْحَيَاءُ وَالْغَيْرَةُ	۱۱۲

الرقم	الأبواب	الصفحة
	﴿حیاء اور غیرت کا بیان﴾	
١٤.	اَلْأَخْـلَاقُ الْحَسَنَةُ	١١٦
	﴿اَخلاقِ حسنہ کا بیان﴾	
١٥.	اَلْجُوْدُ وَالسَّخَاءُ وَالْفَقْرُ	١١٧
	﴿جود وسخا اور فقر کا بیان﴾	
١٦.	اَلصَّمْتُ وَقِلَّةُ الْكَلَامِ	١١٩
	﴿خاموشی اور کم گوئی اختیار کرنے کا بیان﴾	
١٧.	اَلْأَدَبُ وَالتَّأْدِيْبُ	١٢١
	﴿ادب و تادیب کا بیان﴾	
١٨.	اَلْأُخُوَّةُ وَالْفُتُوَّةُ	١٢٠
	﴿اُخوت و مودّت کا بیان﴾	
١٩.	اَلْكِبْرُ وَالْحَسَدُ	١٢٤
	﴿تکبر و حسد کا بیان﴾	
٢٠.	اَلْغِيْبَةُ	١٢٧

الرقم	المحتويات	الصفحة
	﴿غیبت کا بیان﴾	
۲۱.	اَلْوِلَايَةُ وَإِثْبَاتُ کَرَامَاتِ الْأَوْلِيَاءِ	۱۲۸
	﴿ولایت اور کراماتِ اولیاء کا اِثبات﴾	
۲۲.	فَرَاسَةُ الْمُؤْمِنِ	۱٤۱
	﴿فراستِ مومن کا بیان﴾	
۲۳.	اَلرُّؤْيَاءُ	۱٤۲
	﴿خوابوں کا بیان﴾	
۲٤.	تَذْكِيرُ الْمَوْتِ	۱٤٥
	﴿موت کو یاد کرنے کا بیان﴾	
۞	مصادر التخريج	۱٤۷

مُقدّمہ

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ تصوف و طریقت دینِ اسلام سے الگ ایک متوازی دین ہے۔ یہ خیال سراسر کم علمی اور کم فہمی بلکہ جہالت پر مبنی ہے۔ اُمتِ مسلمہ کی چودہ سو سالہ تاریخ میں علمِ حدیث، تفسیر اور فقہ کے کسی شعبے کے ائمہ کا ایک چھوٹا سا مکتبہ فکر بھی تصوف اور صوفیاء یا اُن کی تعلیمات کا منکر نہیں رہا۔ دوسری اہم بات یہ ہے کہ تصوف علمی سند کے بغیر وجود میں نہیں آیا۔ معروف اَکابر صوفیاء بیک وقت عالم بھی تھے اور زاہد و متقی بھی۔ طبقۂ علماء کی طرح طبقۂ عرفاء و صلحاء بھی ہمیشہ سے خدمتِ دین میں پیش پیش رہا ہے بلکہ علماء سے دو قدم آگے بڑھ کر صوفیاے کرام نے اُمتِ مسلمہ کو رُشد و ہدایت، علم اور معرفتِ حق، گمراہیوں سے نجات، تطہیرِ باطن اور تہذیبِ اَخلاق کا عملی درس دیا ہے۔ قول کی بجائے کردار و عمل سے ایمان اور اسلام کو درجۂ اِحسان تک پہنچایا اور تزکیہ نفس اور تصفیہ قلب و باطن کے کٹھن فرائض سرانجام دے کر خدمتِ دین کا فریضہ نبھایا۔ عجیب اِتفاق یہ ہوا کہ صدیوں سے اِن ائمہ تصوف پر بطور مفسر، محدّث، فقیہ اور مجتہد علمی کام کما حقہ نہیں ہو سکا۔ نتیجتاً تصوف اور ائمہ تصوف کا علمی پہلو عوام و خواص کی نظروں سے اوجھل ہوتا گیا۔ اِس اِعتبار سے اَکابر صوفیاے کرام کی علمی ثقاہت کو متعارف کروانا اہلِ علم و تحقیق کا فرض تھا لیکن اس میں کوتاہی ہوتی رہی۔ اس لئے ہم کہہ سکتے ہیں کہ یہ صدیوں سے محقق علماء کے ذمے قرض تھا جس کو شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ العالی نے اللہ تعالیٰ کی توفیق سے مرویاتِ صوفیاء کے سلسلہ اشاعت کے ذریعے چکایا ہے۔

ذیل میں ہم موضوع کی مناسبت سے علمی تاریخ کا ایک مختصر جائزہ لے رہے ہیں جس میں ہم ان اَسباب پر اِجمالی روشنی ڈالیں گے جن کی وجہ سے صوفیاے کرام کے

مقابلے میں محدثین اور فقہاء کو زیادہ اعتبار و استناد حاصل رہا۔

قرآن حکیم میں جہاں بھی فرائضِ نبوت و رسالتِ محمدی ﷺ کا تذکرہ فرمایا گیا وہاں کم و بیش ان چار فرائض کا ذکر ضرور آیا ہے:

- تلاوتِ آیات
- تزکیہ نفوس
- تعلیمِ کتاب
- تعلیمِ حکمت

اِرشاد فرمایا گیا:

كَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْكُمْ رَسُوْلًا مِّنْكُمْ يَتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِنَا وَيُزَكِّيْكُمْ وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُعَلِّمُكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ○[1]

’’اسی طرح ہم نے تمہارے اندر تمہیں میں سے (اپنا) رسول بھیجا جو تم پر ہماری آیتیں تلاوت فرماتا ہے اور تمہیں (نفسًا و قلبًا) پاک صاف کرتا ہے اور تمہیں کتاب کی تعلیم دیتا ہے اور حکمت و دانائی سکھاتا ہے اور تمہیں وہ (اسرارِ معرفت وحقیقت) سکھاتا ہے جو تم نہ جانتے تھے ○‘‘

یہ بات قابلِ غور ہے کہ آیت مبارکہ میں بیان شدہ جہات اور فرائض میں سے ہر جہت اور ہر فریضہ ایک طبقہ اُمت کی نشان دہی کر رہا ہے۔ مثلاً لوگوں کو حق کی تلقین کرنے والے مبلغین و مصلحینِ اُمت تلاوتِ آیات کے محاذ پر ڈٹے رہے۔ تزکیہ نفوس اور تصفیہ باطن کرنے والے صلحاء اور اَصفیاء اپنے طور پر فریضہ رسالت نبھاتے رہے، تعلیم

(۱) البقرة، ۲: ۱۵۱

کتاب و حکمت سے بہرہ ور کرنے والے مجتہدین، مفکرین اور حکماے اُمت ہر عہد میں اس دور کے تقاضوں کو سامنے رکھتے ہوئے تجدید و اِحیاے دین کا فریضہ سرانجام دیتے رہے۔ تینوں طبقات اپنے اپنے دائروں اپنے اپنے مراتب اوراپنے اپنے اَدوار میں دین کی خدمت پر مامور رہے اور آج بھی ہیں۔ لیکن ایسا کبھی نہیں ہوا کہ اِن طبقات میں سے کسی ایک نے دوسرے کے وجود کا انکار کیا ہو یا اپنے علاوہ دوسرے کی نفی کی ہو۔ اسی طرح ایک اور مقام پر فرمایا گیا:

اِنَّمَا يَخْشَى اللهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُاط (۱)

''بس اللہ کے بندوں میں سے اس سے وہی ڈرتے ہیں جو (ان حقائق کا بصیرت کے ساتھ) علم رکھنے والے ہیں۔''

یہاں بھی اللہ تعالیٰ نے خشیت کی لازمی صفت کے ساتھ علماء کا تذکرہ فرمایا ہے۔ معروف اور اکابر صوفیاء کا حال بھی یہی تھا کہ وہ بیک وقت عالم بھی تھے اور زاہد و متقی بھی۔ مذکورہ بالا دونوں آیات میں وارثانِ پیغمبر علماء و عرفاء کی ذمہ داریوں کے دائرے مختلف بتائے گئے ہیں مگر ان میں سے کسی ایک دینی طبقہ کو دوسرے پر ترجیح نہیں دی گئی۔ تاہم یہ ایک تلخ تاریخی حقیقت ہے کہ صدیوں پر محیط، طویل عرصہ سے لاشعوری طور پر علماء اور صوفیاء جیسے امت کے دو بڑے اور محترم طبقوں میں واضح تقسیم پیدا ہوگئی۔ اس امتیاز اور تقسیم کار کے اَسباب اور وُجوہات پر الگ سے تحقیق ہوسکتی ہے، لیکن ہم یہاں ان تمہیدی سطور میں صرف دو بنیادی اَسباب کا تذکرہ ضروری سمجھتے ہیں:

ان اَسباب پر بحث کرنے سے قبل یہ بات واضح کرنا ضروری ہے کہ یہ تقسیم قرونِ اولیٰ کے اَدوار میں خود بہ خود ہوئی۔ اس کے پیچھے کسی بھی طبقے کی شعوری کاوش یا سازشی حکمتِ عملی کارفرما نہیں تھی۔ تاہم بعد ازاں جب تیسری صدی ہجری میں علم الکلام

(۱) فاطر، ۳۵: ۲۸

اور فلسفہ یونان کے نظریات و اَفکار کا اِسلامی تصوف سے اِختلاط شروع ہوا تو اس تقسیم میں شعوری کاوشیں اور کسی حد تک تعصب اور معاصرانہ رقابت کے مظاہر بھی واضح طور پر دیکھنے میں آتے ہیں۔

پہلا سبب:

پہلی صدی ہجری کا نصف آخر اور دوسری صدی ہجری مکمل طور پر اس لحاظ سے اسلامی علوم کی تاریخ میں اہمیت رکھتی ہیں کیونکہ یہی دور دراصل تمام اسلامی علوم کی تدوین و تنظیم کا دور ہے۔

حکمتِ الٰہیہ کے تحت صحابہ کرام اور تابعین عظام رضی اللہ عنہم سمیت بہترین دماغ کے حامل نفوسِ قدسیہ علومِ اِسلامی کی خدمت میں یوں لگ گئے کہ ان کی ساری زندگیاں ان علوم وفنون کی خدمت کے لیے وقف ہوگئیں۔ انہوں نے پورے خلوص، دیانت اور جاں فشانی سے تفسیر قرآن، حدیثِ نبوی اور فقہ اسلامی کے میادین میں شاندار خدمات سرانجام دیں۔ یہی دور تھا جب ایک طرف احادیثِ نبوی کو حجاز مقدس کے علاوہ کوفہ، بصریٰ، شام، عراق، مصر اور یمن جیسے علاقوں میں مختلف اَسالیب میں جمع کیا جارہا تھا اور دوسری طرف اَطراف و اکنافِ عالم میں پھیلتے ہوئے دین کی تفہیم کے لئے تفسیر اور فقہی علوم پر ائمہ کرام تصنیف و تالیف کے سنہری اَبواب رقم کر رہے تھے۔

ان دینی علوم کے علم برداروں میں ایک طرف امام اعظم ابو حنیفہ، امام مالک، امام شافعی، امام احمد بن حنبل اور امام محمد بن حسن الشیبانی جیسی عبقری اور جامع الصفات شخصیات تھیں جو قرآن و سنتِ نبوی کی روشنی میں اجتہاد و استنباط کے بعد شرعی قوانین و اصول مرتب کر رہے تھے اور دوسری طرف امام طحاوی، امام ابن ابی شیبہ، امام عبدالرزاق، امام بخاری، امام مسلم، امام ترمذی، امام ابوداؤد، امام نسائی، امام ابن ماجہ اور امام دارمی جیسے

فقید المثال رجالِ کار احادیث نبوی کے صاف و شفاف حالت میں جمع و ترتیب کا کام سرانجام دے رہے تھے۔

الغرض اِس دورِ اَوائل میں اَئمہ تفسیر، اَئمہ حدیث، اَئمہ عقائد و کلام اور اَئمہ فقہ جو اپنے اپنے شعبوں میں سند (**authority**) تھے ان کے وسیع حلقے قائم ہوتے چلے گئے۔ دور و نزدیک سے اَعلیٰ دماغ ان کے حلقہ ہائے دروس کا حصہ بنے اور ان کی کتب کو پوری دنیا میں شہرت و ثقاہت مل گئی۔ آئندہ آنے والی نسلیں انہی معروف اَئمہ کی مشہور کتب کو پڑھتی رہیں اور اپنے اپنے حلقوں میں پڑھاتی رہیں۔ اِس طرح ہر فن اور ہر موضوع پر یہ کتب مرکزی حیثیت حاصل کرتی چلی گئیں اور انہی ائمہ کو سند کا درجہ حاصل ہوگیا۔ چنانچہ صدیوں سے جاری اس عمل نے لاشعوری اور غیر ارادی طور پر ایک تقسیم اور امتیاز پیدا کر دیا۔ اس تقسیم اور امتیاز کے تحت پوری امت میں بجا طور پر سند اور حجت کے لیے یہ ائمہ دین معروف ہو گئے۔

قرونِ اوائل میں ان اَئمہ دین کے پہلو بہ پہلو ایک دوسرا طبقہ بھی دین اسلام کی خدمت و تبلیغ میں مصروف رہا، جن میں امام حسن بصری، فضیل بن عیاض، ذوالنون مصری، سری السقطی، الحارث المحاسبی، بایزید بسطامی، سفیان الثوری، عبداللہ بن المبارک، معروف الکرخی، یحییٰ بن معاذ، جنید بغدادی، سہل بن عبد اللہ تستری اور ابن ابی الدنیا وغیرہم رضی اللہ عنہم جیسے اسمائے گرامی بطورِ خاص قابلِ ذکر ہیں۔ یہ لوگ اپنی اپنی جگہ فقیہ بھی تھے اور محدث و مفسر بھی، لیکن ان کی طبیعت کا غالب رجحان عرفان، تصوف اور طریقت کی طرف تھا۔ لہٰذا یہ بطور عارف، صوفی اور متصوف مشہور ہوگئے، ان کی توجہ قال سے زیادہ حال پر مرکوز تھی۔ یہ شہرت و ناموری سے کوسوں دور رہے تھے۔ ان کے ہاں اظہار کی بجائے اِخفاء غالب تھا۔ یہ امتِ مسلمہ کو رشد و ہدایت دینے کے لیے گفتار کی بجائے کردار کو زیادہ معتبر سمجھتے تھے۔ ان کے ہاں معرفتِ حق کے لئے علم کے ساتھ ساتھ عرفان ضروری تھا۔ یہ اسلام اور

ایمان کے درجات میں کیفیتِ اِحسان کے قائل تھے۔ یہ اپنے اپنے حلقہ تربیت میں بیٹھنے والوں کو محض کتابیں پڑھا کر مسند فراغت دینے پر اکتفاء نہیں کرتے تھے بلکہ انہیں مجاہدۂ نفس اور عرفانِ ذات و کائنات کے مراحل سے گزار کر عارف اور مزکی بناتے تھے۔

ان کی نظر عبادت کے حفظ و ضبط اور نصوص کی تشریح و تعبیر پر مرکوز نہیں ہوتی تھی بلکہ وہ اُسوۂ حسنہ کی روایت کو آگے بڑھاتے ہوئے لوگوں کو تطہیرِ باطن، تہذیبِ اَخلاق اور معرفتِ حق کی کھٹن منزلوں سے انگلی پکڑ کر گزارنے کو دینی فریضہ گردانتے تھے۔ انہیں اس سے کوئی سروکار نہیں تھا کہ ان کے حلقے میں کتنے لوگ آئے؟ کیا پڑھا؟ اور کس فن میں سند اجازت حاصل کی؟ بلکہ ان کے نزدیک اہم یہ تھا کہ کون کس حال میں آیا اور اسے کیسے صاحبِ حال بنا کر دین کی امانت اس کے سپرد کی جائے؟ صاف ظاہر ہے اس طبقہ میں نہ شہرت تھی اور نہ دولت۔ نہ ظاہری کروفر تھا اور نہ حلقہ درس کی وسعت کی خواہش۔ جو آتے وہ دنیا طلبی، ہوسِ مال و زر اور اقتدار کی تمنا چھوڑ کر آتے اور جب جاتے تو دنیا کی ترجیحات ان کا مطمع نظر رہتی ہی نہیں تھیں۔ اس لیے طبقہ علماء سے یہ طبقہ صوفیاء الگ اور منفرد ہوتا چلا گیا، حالاں کہ خود ائمہ علوم فقہ و حدیث ان نفوسِ قدسیہ کے حلقوں میں بیٹھ کر اپنے ایمان کو جلا بخشتے تھے، ان کا بے حد احترام کرتے اور ان کی زیارت کو سعادت خیال کرتے۔ لیکن مقامِ تعجب ہے کہ ائمہ کی ان سے اس عقیدت کے باوجود ثقاہت و اعتبار کی دنیا میں انہیں ہمیشہ ''کمزور'' اور ''ظنی'' خیال کیا جاتا رہا۔ ہمارے نزدیک اس کا سبب ان بزرگانِ دین کی عدم ثقاہت نہیں تھی بلکہ ان کے حال اور مقام سے لوگوں کی عدم معرفت تھی۔ البتہ صاحبانِ معرفت کے لیے ان کی حیثیت ہمیشہ سر چشمہ علم و عرفان کی سی رہی اور آج بھی ہے۔

اس غیر ارادی تقسیم کے نتیجے میں گویا علماء ایک طرف ہو گئے اور صوفیاء خاشعین دوسری طرف۔ علماء و مشائخ کے ساتھ ایک علمی نشست میں حضرت شیخ الاسلام مدظلہ نے

سورۃ فاطر کی آیت نمبر ۲۸ - ﴿اِنَّمَا یَخْشَی اللهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا﴾ - کا حوالہ دیتے ہوئے موضوع زیر بحث کو یوں سمیٹا ہے:

''اللہ تعالیٰ نے علماء اور صوفیاء کو جوڑا تھا کہ علماء وہی ہیں جو خاشعین ہیں لیکن بعد ازاں خشیت، طہارت، ورع اور روحانیت ایک طرف کر دی گئی اور علم ایک طرف کر دیا گیا۔ معرفت، قیام اللیل، سجدہ ریزیاں، رِقت اور گریہ و بکاء اور اس کے نتیجے میں طاعات کے جو روحانی نتائج و ثمرات مرتب ہوتے ہیں وہ ایک طرف کر دیے گئے، اور سند، روایت، حجت اور تحقیق دوسری طرف جمع ہوگئیں۔ اوائل وقت سے ہی علم اُن اصحابِ تصنیف و تالیف کے ساتھ خاص کر دیا گیا جو علماء تھے۔ ان کے ذریعے دین کا ''قال'' امت تک پہنچا۔ جبکہ اولیاء کرام اور صوفیاء عظام کا طبقہ الگ کر دیا گیا۔ یہ وہ لوگ تھے جو دین کے ''حال'' کے امین تھے۔ ''حال'' تقاضا کرتا ہے کہ بولا کم جائے اور عمل زیادہ کیا جائے۔ لہٰذا ''اہلِ حال'' نے اپنے اوپر سکوت لازم کر لیا جبکہ ''اہلِ قال'' نے اپنے اوپر روایتِ علم لازم کر دی۔ لہٰذا جو روایت کرنے والے تھے اہلِ روایت نے اُنہی سے رجوع جاری رکھا، اُمت اُن سے ثقاہت کی نسبت سے شناسا ہوگئی۔ اس کے برعکس جنہوں نے غلبۂ حال کی وجہ سے کثرتِ روایت کا عمل ترک کر دیا تھا، اِخفاے حال کی بناء پر وہ پسِ پردہ چلے گئے۔ چونکہ انہوں نے زیادہ کتابیں نہیں لکھیں اور جو لکھیں وہ موضوعات کے اعتبار سے مدارس اور اہلِ علم تک نہیں پہنچیں اس لئے عام لوگوں نے ان کی پہچان علم کے حوالے سے کرنا چھوڑ دی اور یہ سمجھا کہ یہ اَصحابِ کشف و کرامات اور ریاضات و مجاہدات ہیں۔ ساتھ ہی نہ جانے کیوں سمجھا جانے لگا کہ یہ دین کے علم میں حجت نہیں۔ اس بے بنیاد مفروضے کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ لوگ جو حاملینِ علم ٹھہرے، ان کے سامنے جب بھی

کسی اللہ کے عارف کی بات کی جائے تو وہ کہتے ہیں: ''ٹھیک ہے بھئی! وہ بزرگ ہیں مگر آپ ائمہ علم کی بات کریں جو حجت ہیں؛ اولیاء وصلحاء تو صاحبانِ کشف و کرامات اور عبادت کرنے والے اَہل اللہ تھے۔'' یعنی ہم ہر دور میں برکت تو ان کی مانتے ہیں مگر علم میں ان کی بات حجت نہیں مانتے۔ ان کے فیوضات وکرامات حق ہیں مگر بات اُن کی مانیں گے جو علم میں حجت ہیں۔ (۱)

صدیوں سے جاری اِس خود ساختہ تقسیم کا مزید نتیجہ یہ ہوا کہ بتدریج صوفیاء، عرفاء، اَصحابِ ذِکر وتصوّف - خواہ جتنے بڑے عالم کیوں نہ ہوں، محدّث، مفسر اور فقیہ کیوں نہ ہوں - انہیں ''اہلِ تصوف و روحانیت'' کے زمرے میں ڈال کر علم سے الگ کر دیا گیا؛ بلکہ اس پر متاخرین میں سے کچھ ظاہر بین علماء نے زیادتی یہ کی کہ اپنی اہمیت بڑھانے کے لئے ان بے نفس اور بے ریا شخصیات کو دین سے خارج، بدعتی اور متوازی طرزِ فکر کا حامل قرار دے دیا۔ حالاں کہ حقیقتِ حال اس سے مختلف تھی۔ یہ عظیم المرتبت لوگ پہلے عالمِ دین تھے اور بعد میں صوفی و عارف۔ زُہد و ریاضت کا معنی ہرگز یہ نہیں تھا کہ ایسے لوگ علم اور روایتِ علم سے نابلد تھے یا ان کا تعلق حدیث، تفسیر، فقہ یا علم الکلام سے کٹ گیا تھا بلکہ یہی لوگ دراصل دین کے سچے خادم اور رسول اللہ ﷺ کے نائب تھے۔ یہ محدّث بھی تھے، مفسر بھی اور فقیہ بھی۔ جیسا کہ اوپر ذکر ہوا کہ ان کے حلقہ ہائے تربیت میں وقت کے محدّثین، مفسرین اور فقہاء حاضر ہوتے اور علم کو نفع بخش بنانے کے لئے ان سے زُہد و اخلاص کی چاشنی حاصل کرتے۔

دوسرا سبب

جلیل القدر ائمہ حدیث کی کتب سے یہ ثابت ہے کہ جو ہستیاں بطور صوفی و ولی

(۱) اِقتباس اَز خطاب آل پاکستان مشائخ کانفرنس، منعقدہ بتاریخ ۳ مارچ، ۲۰۰۹ء

معروف و مشہور تھیں انہوں نے ترکِ روایت کر دیا تھا مگر اس ترکِ روایت کے رجحان سے یہ استدلال ہرگز نہیں کیا جا سکتا کہ وہ کم علم تھے۔ وہ قلیل الروایت ہونے کے باوجود کثیر العلم تھے۔ غلبہ حال ضرور تھا مگر اس کا معنی یہ نہیں کہ ان کے پاس ’’قال‘‘ نہ تھا بلکہ انہوں نے ’’قال‘‘ پر اکتفا کرنے کی بجائے حال تک رسائی حاصل کر لی تھی۔ وہ فقیر بھی تھے، محدّث بھی تھے اور فقیہ و مجتہد بھی۔ بڑے بڑے اہل اللہ، عرفاء اور صلحاء جنہیں ساری دنیا صرف صوفیاء اور اولیاء کے طور پر جانتی ہے مگر وہ اپنے وقت کے عظیم محدّث، مفسر اور فقیہ و مجتہد بھی تھے؛ مثلاً امام حسن بصری، حارث المحاسبی، جنید بغدادی، امام سلمی، ابو نصر سراج الطّوسی، امام القشیری، ابوطالب المکی، شیخ عبدالقادر جیلانی، محی الدین ابن العربی اور امام شعرانی رحمہم اللہ وغیرہ کا امامِ حدیث اور امامِ فقہ ہونا اور ان کے معاصر اَجل ائمہ فقہ و حدیث کا ان کی بارگاہ میں بیٹھ کر زانوے تلمذ طے کرنا تاریخ نے ثابت کر دیا ہے۔

یہاں یہ بات بھی یاد رہنی چاہیے کہ وہ اَجل اَئمہ علم جنہیں دنیا بڑے محدث یا فقیہ کے طور پر جانتی ہے - جیسے امام اعظم ابوحنیفہ، امام شافعی، امام احمد بن حنبل، امام مالک، امام بخاری اور امام مسلم رحمہم اللہ وغیرہ - وہ خود بہت بڑے صوفی تھے۔

بنیادی سوال اور اس کا ’’عملی‘‘ جواب

درج بالا حقائق کی روشنی میں ہمارا یہ دعویٰ پایہ ثبوت کو پہنچ جاتا ہے کہ تصوف علمی سند کے بغیر وجود میں نہیں آیا۔ یہاں ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر یہ صوفیاء اَئمہ علم و حدیث بھی تھے تو کیا امام بخاریؒ، امام مسلمؒ، امام ابو داؤدؒ اور امام ترمذیؒ کی طرح حضور علیہ الصلاۃ و السلام تک حدیث میں ان کی بھی متصل مرفوع اسانید ہیں؟ اس کا جواب تلاش کرنے سے قبل ایک غلط فہمی کا ازالہ ضروری ہے۔ عام طور پر یہ سمجھا جاتا ہے کہ جو زیادہ روایات کرتا ہے یا اس کی مرویات کی تعداد زیادہ ہوگی تو اسے زیادہ ثقہ سمجھا جائے گا۔ ثقاہت اور اعتبار کا تعلق قطعاً روایات کی کثرت کے ساتھ نہیں۔ اگر ایسا ہوتا تو خلفاے

راشدین رضی اللہ عنہم کو (معاذ اللہ) سب سے غیر ثقہ سمجھا جاتا کیونکہ ان سے مروی احادیث کی تعداد سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، عبادلہ ثلاثہ اور سیدہ عائشہ وغیرہم کے مقابلے میں بہت ہی کم ہیں (خصوصاً شیخین کریمین سے مروی احادیث)۔ حالانکہ انہوں نے جتنا وقت حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت میں گزارا اور جتنے معاملات میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے مشاورت فرمائی وہ سوائے چند ایک کے باقی تمام کو میسر نہیں رہی معلومات اور قربت کا تقاضا تو یہی تھا کہ سب سے زیادہ مرویات حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی ہوتیں مگر معاملہ اس کے برعکس ہے۔ (اس کی کیا وجہ ہے؟ یہ ایک الگ موضوع ہے جس پر ائمہ نے بہت لکھا ہے۔)

بعینہٖ محدثین اور عرفاے کاملین کے درمیان بھی روایات کی کثرت یا قلت کا یہی معاملہ کارفرما رہا ہے۔ جہاں تک سوال کے اس حصے کا تعلق ہے کہ صوفیاے کرام کی مرفوع متصل روایات موجود بھی ہیں یا نہیں تو اس کا سادہ جواب یہ ہے کہ ایسی روایات کتب احادیث و تصوف میں ایک معقول تعداد میں موجود ہیں۔ بات صرف اتنی ہے کہ ان بزرگوں کے نام سے مسانید جمع نہیں ہوئیں جس کی وجہ سے وہ پردۂ اِخفاء میں چلے گئے۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ العالی کو قدرت نے جس باریک بینی اور ذوق و عرفان سے نواز رکھا ہے اس کا تقاضا تھا کہ وہ ان اکابر صوفیاء کی اس علمی حیثیت و مرتبہ کو کما حقہ اُجاگر کرتے۔ اُنہیں اَکابر اَسلاف کے ساتھ ساتھ صوفیاے کرام کی ذواتِ مقدسہ سے جس قدر عقیدت و محبت ہے یہ علمی کارنامہ اُسی کا مظہر ہے۔ آپ نے اُمہات الکتب سے ان مرفوع متصل روایات کو تلاش کر کے ''سلسلہ مرویاتِ صوفیاء'' کی صورت میں مرتب فرما دیا ہے۔ اب کم از کم متلاشیانِ علم کو اس سوال کے جواب میں تردّد نہیں ہوگا کہ صوفیاء کے اَسماے گرامی سلسلہ سندِ حدیث میں موجود نہیں۔

یہ کام خود اس سوال کا ''عملی'' جواب ہے۔ لہٰذا اب دنیا کا کوئی شخص ان اکابر صوفیاء کو ائمہ علم حدیث کے گروہ سے خارج نہیں کر سکتا کیونکہ بہت سارے ائمہ تصوف،

ائمہ ولایت اور اکابر اولیاء نے بھی اپنی اپنی کتب میں مرفوع متصل احادیثِ نبوی اپنی سند کے ساتھ روایت کی ہیں۔

آج میڈیا پر بعض نام نہاد مفکرین ایک سوچی سمجھی سازش کے تحت مخالف پروپیگنڈے کو ہوا دینے کے لئے تحریری کاوشوں اور مذاکروں میں جلیل القدر ائمہ حدیث و تصوف کی کتب کو تنقید کا نشانہ بنا رہے ہیں۔ کہیں شیخ الاسلام امام ہرویؒ کی **منازل السائرین** کو ردّ کیا جاتا ہے اور کہیں امام سہروردیؒ کی **عوارف المعارف** کو، کہیں حضرت ابو طالب مکی کی **قوت القلوب** اور کہیں امام قشیری کے **الرسالة** پر تنقید کی جاتی ہے، کہیں ابو النصر السراج الطّوسی کی **کتاب اللمع** موضوعِ بحث ہے تو کہیں شیخ اکبر محی الدین ابن العربی کی **الفتوحات المکية** اور **فصوص الحکم** کو تختۂ مشق بنایا جاتا ہے۔ اِن بنیادی کتبِ تصوف کو آج یہ کہہ کر الگ رکھ دیا جاتا ہے کہ یہ صوفیاء کی باتیں ہیں، علم میں ان کی کوئی سند نہیں، حالاں کہ ان امہات الکتب میں بیان شدہ اعلیٰ و اَرفع مضامین اور حقائق اپنی جگہ غیر معمولی اہمیت کے حامل ہیں لیکن ان میں بیان شدہ روایات و احادیث بھی اسی قدر ثقہ اور مستند ہیں جس قدر محدّثین کی کتب میں احادیث مبارکہ کو مستند سمجھا جاتا ہے۔

اِس خالص علمی کاوش سے اہل علم و تحقیق پر واضح ہو جائے گا کہ یہ کتب محض رطب و یابس پر مشتمل کوئی افسانہ یا من گھڑت قصوں، کہانیوں کی مجموعہ نہیں بلکہ یہ وہ عظیم کتب ہیں جن میں تزکیہ نفوس اور تصفیہ قلوب کے لئے ان اکابر ائمہ نے قرآن حکیم کے ساتھ ساتھ آقاے دوجہاں ﷺ کے ارشادات گرامی سے بھر پور رہنمائی حاصل کی ہے اور کثیر تعداد میں مرفوع متصل احادیث کو اپنی اسناد کے ساتھ درج کیا ہے۔ حتی کہ یہ کتب جلیل القدر ائمہ حدیث نے خود پڑھیں اور آگے ان کی اجازات دیں۔ ان ائمہ میں ایک نمایاں نام حافظ ابن حجر عسقلانی کا بھی ہے۔ یہ وہ نام ہے کہ عرب وعجم میں شرق تا غرب کوئی عالم دین یا کوئی ماہر علوم حدیث ان کی بات کو ردّ نہیں کر سکتا۔ ان کی کتاب فتح

الباری شرح صحیح البخاری عرب یونی ورسٹیوں میں بطور نصاب شامل ہے۔ حافظ ابن حجر عسقلانی کو دنیا سوائے محدث اور شارحِ صحیح بخاری کے کسی اور حوالے سے جانتی ہے نہ پہچانتی ہے، مگر حقیقتِ حال یہ ہے کہ یہ بہت بڑے محدث ہونے کے ساتھ ساتھ ایک جلیل القدر صوفی بھی تھے۔ انہوں نے اپنے مشائخ اور اساتذہ سے ۱۰۶ کتابیں صرف وہ پڑھیں جو تصوف سے متعلق ہیں، ان کی متصل اجازات لیں اور ان کی متصل اسانید کو اپنے ثبت میں درج کیا ہے، جو ان کتب کے مؤلف اولیاء اور صوفیاء تک پہنچتی ہیں۔ مثلاً امام سلمی کی طبقات الصوفیة اور کتاب الأربعین فی التصوف، امام ابو القاسم القشیری کی کتاب الرسالة کو انہوں نے سبقاً پڑھا اور اجازت لی اور آگے اجازت دی۔ حضرت شیخ الاسلام مدظلہ العالی نے حافظ ابن حجر عسقلانی کے ثبت - جو تجرید أسانید الکتب المشهورة والأجزاء المنثورة کے نام سے بھی معروف ہے - سے ائمہ تصوف اور عرفاء کی ایک سو چھ (۱۰۶) کتب تک کی اسانید اور اجازات کو اپنی الگ کتاب اَلْمُنْتَقٰی لِأَسَانِیْدِ الْعَسْقَلَانِي إِلَی أَئِمَّةِ التَّصَوُّف وَالْعِلْمِ الرَّبَّانِي میں اِفادۂ خاص و عام کے لئے جمع کر دیا ہے۔

مرویاتِ صوفیاء کے اس سلسلہ کتب کی اشاعت سے اُمید ہے ان لوگوں کی غلط فہمی کا کافی حد تک اِزالہ ہو جائے گا جو محدثین اور صوفیاء کے درمیان بعد المشرقین سمجھتے چلے آرہے تھے۔

زیرِ نظر کتاب میں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری مدظلہ العالی نے امام ابو القاسم عبد الکریم بن ہوازن بن عبد الملک بن طلحہ بن محمد القشیریؒ کی معروف کتاب ''الرّسالة القشیریة في علم التصوف'' سے ان کی اپنی مکمل سند کے ساتھ مرفوع متصل احادیث کو جمع کر دیا ہے۔ یاد رہے کہ اِس کتاب میں امام قشیریؒ کے الرسالة سے صرف مرفوع متصل احادیث کو جمع کیا گیا ہے۔ اِن مرفوع احادیث کے علاوہ دیگر احادیث بھی

کثیر تعداد میں امام قشیریؒ نے مختلف موضوعات کے تحت اس کتاب کے علاوہ اپنی دیگر تصانیف میں بھی شامل کی ہیں۔ چوں کہ ہمارے پیش نظر صرف مرفوع متصل احادیث کو جمع کرنا تھا اِس لئے دیگر احادیث کو شامل نہیں کیا گیا۔ علاوہ ازیں عامۃ الناس کی سہولت کے پیش نظر احادیث کو مختلف عنوانات کے تحت درج کر دیا ہے۔ بیشتر عنوانات وہی ہیں جو امام قشیریؒ نے قائم کیے ہیں جب کہ کچھ عنوانات موضوع کی مناسبت سے نئے بھی قائم کیے گئے ہیں۔

(ڈاکٹر علی اکبر الازہری)

ڈائریکٹر رِیسرچ

اَلْإِمَامُ أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ الْكَرِيْمِ الْقُشَيْرِيُّ رضي الله عنه

(٣٧٥-٤٦٥ھ)

(صاحب الرسالة القشيرية)

تعارف

امام ابو القاسم عبد الکریم بن ہوازن بن عبد الملک بن طلحہ بن محمد القشیری الشافعی رضی اللہ عنہ کا شمار اُمتِ محمدیہ علی صاحبھا الصلاۃ والسلام کے کبار ائمہ حدیث و تصوف میں ہوتا ہے۔ آپ، تفسیر، فقہ، اُصول، عقیدہ، ادب اور شعر و کتابت کے بھی امام تھے۔

آپ کی پیدائش نیشاپور کے ایک گاؤں استواء میں ماہ ربیع الاوّل ۳۷۵ھ میں ہوئی۔ آپ کا آبائی تعلق عرب کے ایک قبیلہ قشیر بن کعب سے تھا۔ آپ ابھی بچے ہی تھے کہ آپ کے والدِ گرامی کا انتقال ہو گیا اور آپ نے یتیمی کی حالت میں پرورش پائی۔ ۱۶ ربیع الثانی ۴۶۵ھ میں بمقام نیشاپور تقریباً ۹۰ سال کی عمر میں آپ کا انتقال ہوا۔ آپ کو اپنے شیخ ابو علی دقاقؒ کے پہلو میں آپ کو دفن کیا گیا۔[1]

امام ابو القاسم القشیری کا شمار اَکابر اولیاء اللہ میں ہوتا ہے۔ آپ ان علماء و مشائخ میں سے ہیں جو نہ صرف یہ کہ خود زہد و ورع، تقوی و طہارت اور تزکیہ وتصفیہ کے اعلیٰ مقام پر فائز تھے بلکہ اُنہوں نے مخلوق خدا کی رہنمائی کے لئے سلوک و تصوف پر باقاعدہ کتب بھی لکھیں۔

آپؒ کے شیوخ

امام قشیریؒ نے اپنے وقت کے کبار ائمہ حدیث سے اکتسابِ فیض کیا۔ امام ابو بکر بیہقیؒ (صاحب السّنن) آپ کے ہم جماعت تھے اور اِن کے ساتھ درس حدیث اور

---

(۱) ذهبی، سیر أعلام النبلاء، ۱۸: ۲۲۷، ۲۲۸

شیوخ سے احادیث کی روایت حاصل کرنے میں شامل ہوتے تھے۔ آپ کے شیوخ درج ذیل ہیں:

١. الإمام أبو نعيم عبد الملک بن الحسن الإسفرايينی (م ٤٠٠هـ)

آپ نے حدیث کے معروف امام، امام ابوعوانہ سے اکتسابِ فیض کیا ہے۔

٢. الإمام أبو علی الحسن بن علي الدّقاق (م ٤٠٥هـ)

آپ نے ابو القاسم ابراھیم بن محمد نصر آبا ذی نیشاپوری سے علم حدیث حاصل کیا جو امام ابوبکر شبلی، امام ابوعلی روذباری اور امام مرتعش کے تلامذہ میں سے تھے۔ آپ حدیث میں ثقہ تھے جیسا کہ تاريخ بغداد، شذرات الذهب، سير أعلام النبلاء، اللباب، طبقات الشعراني اور النجوم الزاهرة میں بیان کیا گیا ہے۔

٣. الإمام أبو بكر محمّد بن الحسن بن فورک الأصبهانی (م ٤٠٦هـ)

آپ تقریباً ایک سو کتب کے مصنف تھے۔ امام ذہبی نے لکھا ہے کہ ان کا مزار حیرہ (نیشاپور) میں مستجاب الدعوات ہے۔[1] اِن سے امام بیہقی نے السنن الكبرى میں بہت سی احادیث نقل کی ہیں۔

٤. الإمام أبو سعد عبد الملک بن أبی عثمان محمّد بن إبراهيم الخركوشي النيسابوری (م ٤٠٧هـ) (صاحب شرف المصطفى ﷺ)

آپ کا شمار امام قشیریؒ کے مشہور ترین شیوخ میں ہوتا ہے۔ آپ نے مکہ مکرمہ، بغداد اور دمشق کا سفر کیا۔ بڑے بڑے ائمہ کرام سے اکتسابِ فیض کیا، آپ نے خطابت اور تصنیف و تالیف میں بڑا نام پیدا کیا۔ امام حاکم (جو عمر میں آپ سے بڑے تھے)، حسن بن محمد الخلال، ابو القاسم التنوخی اور ابو بکر البیہقی بھی آپ کے شاگردوں میں تھے۔ آپ

(١) ذهبی، سير أعلام النبلاء، ١٧: ٢١٥

اپنے وقت کے بہت بڑے عالم، زاہد اور نہایت صالح شخص تھے۔[1]

٥. الإمام عبد الله بن يوسف بن أحمد الأصبهانی (م ٤٠٩ھ)

یہ ثقہ محدّثین میں سے تھے۔ امام بیہقیؒ نے بکثرت ان سے روایات لی ہیں۔ اس کو علامہ ذہبی نے تذکرة الحفّاظ میں بیان کیا ہے۔ اِسی طرح شذرات الذّهب اور العِبر وغیرہ کتب اسماء الرجال میں آپ کے تفصیلی احوال بیان کیے گئے ہے۔[2]

٦. الإمام أبو عبد الرّحمن محمّد بن الحسين السُّلَمی (م ٤١٢ھ)

یہ اپنے وقت کے جلیل القدر امام تھے، آپ حافظِ حدیث، ثقہ، اور عظیم المرتبت ہستی تھے۔ اِن سے امام بیہقی اور کبار محدثین نے روایت کیا ہے۔

٧. الإمام أبو سعد أحمد بن أحمد المالينی الهروی (م ۴۱۲ھ)

اِن سے امام بیہقی نے السنن الکبریٰ میں ۳۴۸ احادیث روایت کی ہیں۔ امام حافظ ابوبکر بن احمد بن علی خطیب بغدادی نے بغداد میں منصور مسجد کے پاس رباط الصّوفيّة میں ان سے سماع کیا اور اپنی کتاب تاریخ بغداد میں ۵۴ مقامات پر ان سے روایت کیا ہے۔

٨. الإمام أبو الحسن علی بن أحمد بن عبدان الأهوازی الشّيرازی (م ٤١٥ھ)

یہ بہت بڑے محدث، صدوق، مشہور اور ثقہ تھے۔ یہ امام بیہقی اور ان جیسے دیگر محدثین کے کبار شیوخ میں سے ہیں۔

٩. الإمام أحمد بن الحسن بن أحمد بن محمّد الحرشی الحيری

(١) ذهبی، سير أعلام النبلاء، ١٣: ١٥٨، ١٥٩

(٢) ذهبی، سير أعلام النبلاء، ١٧: ٢٣٩

النّیسابوری (م ۴۲۱ھ)

ان سے امام حاکم نیشاپوری ’’صاحب المستدرک‘‘، امام ابو محمّد الجُوَینی اور خطیب بغدادی و دیگر محدثین نے روایت کیا ہے۔

.۱۰ الإمام حمزة بن یوسف السّهمی الجرجانی (م ۴۲۷/۴۲۸ھ)

آپ صحابیٔ رسول حضرت ہشام بن العاص بن وائل رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے تھے۔ آپ نے اپنے وقت کے کبار ائمہ سے اکتسابِ فیض کیا۔ امام قشیری کے علاوہ امام بیہقی کا شمار بھی آپ کے تلامذہ میں ہوتا ہے۔

.۱۱ الإمام أبو منصور عبد القاهر بن طاهر التّیمی البغدادی (م ۴۲۹ھ)

آپ جامع العلوم والفنون اور عظیم محدث تھے۔[(۱)]

.۱۲ الإمام أبو الحسین محمّد بن الحسین القطان البغدادی

اِن سے امام بیہقی، خطیب بغدادی، ہبۃ اللہ لالکائی اور ان جیسے دیگر کبار محدثین نے روایت کیا ہے۔

.۱۳ الإمام الحافظ أحمد بن محمّد بن إبراهیم المهرجانی الأصبهانی

یہ حافظ حدیث اور صاحبِ ثبت تھے ان سے امام بیہقی، خطیب بغدادی، سعید بقال اور دیگر جلیل القدر ائمہ نے روایت کیا ہے۔

.۱۴ الإمام الحافظ أبو الحسین عبد الغافر بن محمّد عبد الغافر الفارسی النّیسابوری (م ۴۴۸ھ)

یہ بات ذہن نشین رہے کہ امام قشیری کے اجل اور عظیم المرتبت شیوخ میں سے

(۱) سبکی، طبقات الشافعیة الکبری، ۵: ۸۶

امام ابوالحسین عبد الغافر بن محمد بن عبد الغافر فارسی نیشاپوری ہیں۔ انہوں نے امام الجلودی سے سماع کیا جو کہ شرق تا غرب صحیح مسلم کے ثقہ، مشہور اور معتمد ترین راوی ہیں۔ اِن کی ثقاہت اور جلالت علمی کے حوالے سے امام نووی نے ''مقدمہ شرح صحیح مسلم'' میں بیان کیا کہ انہوں نے ۳۶۵ھ میں امام الجلودی سے صحیح مسلم کا سماع کیا اور امام حاکم نے فرمایا کہ امام الجلودی کی وفات کے بعد ''صحیح مسلم'' کا سماع ختم ہوگیا ہے، ان کے بعد جو بھی امام ابراہیم بن محمد بن سفیان سے روایت کرتے ہیں وہ ثقہ نہیں ہیں۔ رہی بات ابراہیم بن محمد بن سفیان کے شیخ کی تو وہ خود امام مسلم ہیں۔

١٥. **الإمام أبو اسحاق إبراهيم بن محمّد بن إبراهيم الأصولی الإسفرايينی (م ٤١٨ھ)**

١٦. **الإمام أبو حاتم سهل بن محمّد بن عثمان الجشمی البصری السَّجِستانی**

١٧. **الإمام أبو الحسن عبد الرّحمن بن إبراهيم بن محمّد بن يحيی المزکّی (م ٣٩٧ھ)**

١٨. **الإمام أبو بكر محمّد بن أحمد بن عبدوس الحيری العدل المزکّی (م ٣٩٦ھ)**

١٩. **الإمام أبو سعيد محمّد بن إبراهيم الإسماعيلی**

٢٠. **الإمام أبو عبد الله محمّد بن عبد الله بن باكويه الشّيرازی (م ٤٢٨ھ)**

٢١. **الإمام أبو القاسم الصَّيرفی النّيسابوری (م ٤٢١ھ)**

٢٢. **الإمام أبو العبّاس القصّار الطّبری**

٢٣. **الإمام أحمد الأسود الدَينوری**

٢٤. الإمام أبو سهل الخشّاب الكبير

٢٥. الإمام منصور بن خلف المغربی (م ٤٦٢ھ)

٢٦. الإمام أبو طاهر المغربی الخوزندی

٢٧. الإمام أبو الحسين أحمد بن محمّد الخفّاف صاحب أبی العباس الثّقفي (م ٣٩٥ھ)(١)

آپؒ کے تلامذہ

١-٥. امام قشیریؒ کے تلامذہ میں سے آپ کے صاحبزادگان امام عبد اللہ، امام عبد الواحد، امام ابو نصر عبد الرّحیم اور امام عبد المُنعِم بھی شامل ہیں۔ آپ کے پوتے امام ابو الاسعد ہبۃ الرّحمٰن نے بھی آپ سے روایت کیا ہے۔

٦. فقیہ حرم امام ابو عبد اللہ محمّد بن الفضل الفراوی نیشاپوری (م ٥٣٠ھ) نے بھی آپ سے روایت کیا ہے۔ یہ ابو منصور بن عبد المنعم الفراوی نیشاپوری کے دادا ہیں اور امام منصور بن عبد المنعم الفراوی، امام نووی کے دادا استاد ہیں۔

اِس سے معلوم ہوا کہ امام نوویؒ اور امام قشیریؒ کے درمیان تین واسطے ہیں اور امام قشیریؒ اور امام مسلمؒ کے درمیان بھی تین واسطے ہیں۔ پس امام الفراوی (امام ابو القاسم القشیری کے شاگرد) صحیح مسلم کی روایت میں منفرد ہیں۔

٧. امام نوویؒ نے فرمایا کہ حافظ ابن عساکرؒ ان کے مشہور شاگردوں میں سے ہیں اور امام ابن عساکر نے فرمایا: حصولِ علم کے لئے میں نے دوسرا سفر امام محمد الفراوی (شاگرد امام قشیری) کی طرف کیا کیونکہ علوِ اسناد، وفورِ علم، صحتِ اعتقاد، حسن خلق، اور طلبہ پر

(١) ١۔ ذهبی، سیر أعلام النبلاء، ١٢: ٥٠٦، ٥٠٧

٢۔ تاج الدین السبکی، طبقات الشافعیة الکبری، ٥: ١٥٣

نظرِ شفقت میں اُس وقت اُن کا کوئی ثانی نہ تھا۔ میں ایک سال تک اُن کی صحبت میں رہا اور میں نے اُن کی سنی ہوئی مرویات سے بہت سے فوائد حاصل کیے اور میں اُن کے مرض وصال میں بھی اُنہیں احادیث سناتا تھا اور وہ سماعت فرماتے تھے۔[1]

امام حافظ ابو عمرو بن صلاح شہرزوری، ''صاحب مقدمہ ابن الصلاح'' فرماتے ہیں کہ امام محمد الفراوی کی علم المذاہب میں ایک کتاب تھی، جس سے میں نے بعض ایسے فوائد کا انتخاب کیا کہ جنہیں میں نے عجیب و غریب پایا۔ امام نوویؒ نے بھی اسے مقدمہ میں نقل کیا ہے۔ آپ سے ائمہ اور حفاظ نے سماع کیا اور مختلف ممالک سے طلبہ آپ کی طرف کشاں کشاں آئے اور آپ سے روایت دور و نزدیک کے بلاد میں پھیل گئی، یہاں تک کہ لوگوں نے آپ کے بارے میں کہا: فراوی کے ہزار راوی ہیں۔ پس وہ راوی جنہوں نے صحیح مسلم کو مولف تک متصل سند کے ساتھ روایت کیا ہے، قریب تھا کہ روایت تمام ممالک اور ازمنہ میں انہی تک محدود ہو جائے، یہاں تک کہ متاخرین سے بھی ہر راوی جس نے امام مسلم کی ''جامع الصحيح'' کو روایت کیا ہے کا شمار بھی اُنہی میں ہوتا ہے۔

۸. الإمام عبد الوهّاب بن شاه الشّاذياخيّ (م ٤٣٥ھ)

یہ امام قشیری کے مشہور شاگرد ہیں۔ اِن سے امام سمعانی، امام ابن عساکر، منصور فراوی اور دیگر اجل محدثین نے حدیث روایت کی ہے۔

۹. الإمام وجيه الشّحاميّ (م ٥٤١ھ)

امام قشیریؒ کے اِس عظیم شاگرد کا شمار بھی اپنے وقت کے اجل ائمہ کرام میں ہوتا ہے۔ بڑے بڑے اجل علماء نے آپ کے سامنے زانوئے تلمذ طے کیا جیسے امام ابن عساکر، امام سمعانی، منصور الفراوی وغیرہ۔ علاوہ ازیں ان کا شمار اپنے وقت کے چوٹی کے

(۱) نووي، مقدمة شرح صحيح مسلم

اصفیاء، اتقیاء اور اہلِ خیر ہستیوں میں ہوتا ہے۔[۱]

۱۰. الإمام أبو محمّد عبد الجبّار بن محمّد بن أحمد الخُواری البیهقی (م ٥٣٦ھ)

یہ بھی امام قشیری کے مشہور شاگرد ہیں ان سے امام ابو القاسم ابنِ عساکر الدمشقی، امام ابو الحسن المرادی، امام سمعانی، منصور بن عبد المنعم الفراوی، حافظ احمد بن محمد الشوکانی اور دیگر محدّثین نے حدیث روایت کی ہے۔[۲]

۱۱. الإمام زاهر الشّحّاميّ (م ٥٣٣ھ)

۱۲. الإمام عبد الرّحمن بن عبد الله البَحِیریّ (م ٥٤٠ھ)

۱۳. الإمام القاضی أبو عبد الله الحسین بن أحمد بن علي ابن فُطیمة الخسرو جردی الشافعی (٥٣٦ھ)[۳]

اِمام قشیریؒ کے جید رُفقاء و مصاحبین

بہت سے اجل ائمہ حدیث و تصوف امام قشیریؒ کے رفقاء و مصاحبین میں شامل ہیں، جن میں دو مشہور نام یہ ہیں:

۱. الإمام أبو بکر أحمد بن الحسین البیهقيؒ (صاحب السنن الکبری وشعب الإیمان)

۲. الإمام أبو محمّد عبد الله بن یوسف الجوینيؒ

---

(۱) ذهبی، سیر أعلام النبلاء، ١٤: ٥٦٩، ٥٧٠

(۲) ذهبی، سیر أعلام النبلاء، ١٤: ٥٤٥

(۳) ١۔ ذهبی، سیر أعلام النبلاء، ١٤: ٥٣٩

٢۔ تاج الدین السبکی، طبقات الشافعیة الکبری، ٥: ١٥٤

امام قشیریؒ کے بارے میں ائمہ کرام کی آراء

۱. امام عبد الغافرؒ، امام قشیریؒ کے متعلق فرماتے ہیں: امام قشیریؒ اپنے زمانے کے امامِ مطلق، فقیہ، متکلّم، اصولی، مفسّر، ادیب، نحوی، کاتب، شاعر اور سردار تھے۔ مخلوق میں اللہ تعالیٰ کا راز تھے، مدارِ حقیقت، عینِ سعادت و قطبِ سیادت تھے۔ اُنہوں نے شریعت اور حقیقت کو جمع کیا۔ آپ تصوف میں اشاعرہ اور فقہ میں مذہبِ شافعی کے بہت بڑے عالم تھے۔(۱)

۲. قاضی ابن خَلِّکانؒ نے فرمایا: امام ابو القاسم فقہ، تفسیر، حدیث، اصول، ادب، شعر اور کتابت کی علامت تھے۔ اُنہوں نے ''التفسیر الکبیر'' لکھی جو کہ تمام تفاسیر میں سے بہترین تفسیر ہے۔ اِسی طرح انہوں نے صوفیاء کے احوال پر ''الرّسالة'' کے نام سے بھی کتاب تحریر کی (جو کتبِ تصوف میں بنیادی ماخذ کی حیثیت رکھتی ہے)۔ اُنہوں نے امام ابو محمد الجوینی اور حافظ ابو بکر البیہقی کی معیت میں حج کی سعادت حاصل کی اور بغداد اور حجاز میں حدیث کا سماع کیا۔(۲)

۳. امام ابو بکر خطیب بغدادیؒ نے بیان کیا ہے کہ آپ ہمارے پاس ۴۴۸ھ میں تشریف لائے اور بغداد میں احادیثِ مبارکہ کا درس دیا۔ ہم نے آپ سے احادیث لکھیں۔ آپ ثقہ تھے اور خوبصورت وعظ فرماتے تھے، نیز مذہبِ اشاعرہ کے اُصول اور مذہبِ شافعی کے فروع کے عالم تھے۔(۳)

---

(۱) ۱۔ تقی الدین أبو إسحاق الصیرفینی، المنتخب من کتاب السیاق لتاریخ نیسابور: ۳۶۵
۲۔ یافعی، مرآۃ الجنان، ۳: ۹۲

(۲) ذھبی، سیر أعلام النبلاء، ۱۸: ۲۲۸

(۳) خطیب بغدادی، تاریخ بغداد، ۱۱: ۸۳

٤. امام ذہبیؒ نے آپ کے متعلق فرمایا: آپ بہت بڑے امام، زاہد، جلیل القدر صوفی، مفسر اور بہت بڑی جماعت کے استاد اور صوفیاء کے امام تھے۔[1]

آپؒ کی تصانیف

امام ابو القاسم القشیریؒ نے بہت سی کتب تصنیف فرمائیں۔ اُن میں سے چند مشہور کتب یہ ہیں:

١. **الرّسالة القشيرية في علم التصوف**

(اسے انہوں نے ۴۳۸ھ/۱۰۴۶ء میں تالیف فرمایا۔)

٢. **لطائف الإشارات (تفسير القرآن)**

یہ قرآن حکیم کی منتخب آیات کی صوفیانہ تفسیر ہے۔ جس کو امام قشیریؒ نے حقائق و معارف کے طریق پر لکھا ہے۔ اِس کا اُسلوب امام سلمیؒ کی تفسیر کے اُسلوب کے قریب ترین ہے۔

٣. **الفتویٰ** (اسے امام سبکیؒ نے الطبقات میں بیان کیا ہے۔)

٤. **حياة الأرواح والدّليل إلى طريق الصّلاح**

٥. **المعراج**

٦. **شكاية أهل السّنة بحكاية ما نالهم من المحنة**

امام سبکی نے الطبقات الشافعیہ میں اس کا ذکر کیا ہے۔

٧. **الفصول في الأصول**

٨. **اللُّمَع في الاعتقاد**

٩. **التّوحيد النّبوي**

(١) ذهبی، سير أعلام النبلاء، ١٨: ٢٢٧

۱۰.　التّيسير في علم التّفسير

یہ التفسیر الکبیر کے نام سے معروف ہے۔ امام قشیریؒ کی یہ پہلی تالیف تھی جو اُنہوں نے ۴۱۰ھ/۱۰۱۹ء میں مکمل کی۔ علامہ ابن خلکانؒ اور امام جلال الدین سیوطیؒ فرماتے ہیں کہ یہ تفاسیر میں بہترین اور واضح ترین تفسیر ہے۔

۱۱.　ترتيب السّلوک في طريق الله تعالى

۱۲.　التحبير في التّذكير

۱۳.　القصيدة الصّوفيّة

۱٤.　الأربعون في الحديث

اس میں امام قشیریؒ نے اپنے شیخ ابو علی الدقاق سے چالیس متصل احادیث سند کے ساتھ درج کی ہیں۔

۱۵.　شرح الأسماء الحسنى

۱٦.　أحكام الشرع

۱۷.　آداب الصوفية

۱۸.　استفاضة المرادات

۱۹.　بلغة المقاصد في التصوف

۲۰.　الجواهر

۲۱.　ديوان الشعر

۲۲.　الذكر والذاكر

۲۳.　سيرة المشايخ

۲٤.　عيون الأجوبة في أصول الأسئلة

٢٥. مجالس أبي علي الحسن الدقاق

٢٦. المناجاة

٢٧. منثور الخطاب في شهود الألباب

٢٨. ناسخ الحديث ومنسوخه

٢٩. نحو القلوب الصغير

٣٠. نحو القلوب الكبير

٣١. نكت أولي النهى

الإمام ابن حجر عسقلانی، القاضی زکریا بن محمد الانصاری، الإمام محمد بن اسماعیل الانماطی، الإمام ابن عساکر، الإمام محمد الفراوی، شیخ اکبر محی الدین ابن العربی، الإمام جلال الدین السیوطی، الإمام قطب الدین القسطلانی، الإمام الشعرانی، شاہ ولی اللہ محدث دهلوی، شیخ عبد الحق محدث دهلوی سمیت کئی ائمہ حدیث اور اجل علماء اسلام نے آپؒ کی اور دیگر ائمہ تصوف کی کئی کتب کو سبقاً پڑھا، سبتاً، سماعاً اور قراءتاً شیوخ سے اِن کی اجازت لی اور اپنی اسانید کے ساتھ اپنے اَثبات میں اِن کا ذکر کیا اور اپنے تلامذہ کو اِن کی اجازات عطا کیں۔ جن سے اِن کتب کی ثقاہت اور اِن ائمہ تصوف کی جلالتِ علمی کا پتہ چلتا ہے۔

امام قشیریؒ کی **الرسالة القشيرية** کی اجازت کے بارے میں حافظ ابن حجر عسقلانیؒ فرماتے ہیں:

’’ہمیں ابو معالی عبد اللہ بن عمر بن علی الازھری نے براہِ راست اجازت دی، انہوں نے اس کی اجازت البدر محمد بن احمد بن خالد الفارقی سے سماعت کرتے ہوئے لی، (وہ فرماتے ہیں:) ہمیں محمد بن مرتضی بن عفیف نے پوری کتاب کی

سماعاً اجازت دی اور محمد بن اسماعیل بن انماطی نے کتاب کے آغاز سے ''باب الورع'' تک سماعاً اور باقی کتاب کی اجازتا زینب بنت عبد الرحمٰن الشعریہ کی اجازت کے ساتھ، اور ان دونوں نے ابو الفتوح عبد الوہاب الشاذیاخی سے سماع کے ساتھ اور انہوں نے امام ابو القاسم عبد الکریم بن ھوازن القشیری نیساپوری سے براہ راست سماع کر کے اجازت لی۔''[1]

الرسالة القشيرية کا مختصر تعارف

امام قشیریؒ نے مختلف علوم وفنون پر ۳۰ سے زائد علمی یادگاریں چھوڑیں ہیں۔ ان کا پسندیدہ موضوع تصوف تھا۔ علم تصوف پر ان کی کتاب **الرسالة القشيرية** اس فن کی بہترین اور مقبول ترین کتاب ہے۔ یہ کتاب اپنے مشتملات کے اعتبار سے نہایت اہم ہے۔ فنی اعتبار سے اس کا شمار تصوف کی اہم ابتدائی کتب میں ہوتا ہے جن میں حضرت علی ہجویری کی **کشف المحجوب**، امام سلمی کی **الطبقات الصوفية**، امام ابو طالب مکی کی **قوت القلوب**، امام کلا بازی کی **التعرف**، امام ہروی کی **منازل السائرين**، امام ابونعیم کی **حلية**

(۱) ابن حجر العسقلانی، المعجم المفهرس: ۱۸۵، الرقم: ۷۶۰

امام قشیریؒ کے مزید حالاتِ زندگی جاننے کے لئے دیکھیں:

سير أعلام النّبلاء، ۱۸: ۲۲۷، وتاريخ بغداد، ۱۱: ۸۳، والمنتظم، ۱٦: ۱٤۸، وطبقات الشّافعيّة للسّبكي، ٥: ۱٥۳، وطبقات الإسنوي، ۲: ۳۱۳، وطبقات الأولياء: ۲٥۷، وطبقات ابن قاضي شهبة، ۱: ۲۷۳، ووفيات الأعيان، ۳: ۲۰٥، والأنساب، ٤: ٥۰۳، وتاريخ الإسلام حوادث: ٤٦۱۔٤۷۰ والصفحة: ۱۷۰، والنّجوم الزّاهرة، ٥: ۹۱، وإنباه الرّواة، ۲: ۱۹۳، وطبقات المفسّرين للداودي، ۱: ۲۳۸، والبداية والنهاية، ۱۲: ۱۰۷، ودمية القصر، ۲: ۹۹۳، والشّذرات، ٤: ٦، والتّدوين في أخبار قزوين، ۳: ۲۷۳۔

الاولیاء اور امام غزالی کی **إحیاء علوم الدین** جیسی کتابیں خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

کتاب کا پورا نام **الرسالة القشیریة في علم التصوف** ہے۔ متاخرین نے اکثر صرف **الرسالة** کے نام سے ذکر کیا ہے۔ سال تصنیف ۴۳۷ھ ہے جس کی تصریح امام قشیریؒ نے خود دیباچہ میں کی ہے۔ صدیوں سے یہ کتاب اربابِ تصوف کے لیے بہترین مرشد کا کام دیتی چلی آئی ہے۔ امام قشیریؒ کے نزدیک تصوف کی حقیقت کیا ہے، اس کو سمجھنے کے لیے ضروری ہے کہ **الرسالة القشیریة** کے مضامین و مطالب کا بغور مطالہ کیا جائے۔ یہ کتاب علم تصوف کے ان تمام مضامین و مباحث کی جامع ہے، جو پانچویں صدی ہجری کے نصف آخر تک ظہور پذیر ہو چکے تھے۔ یہ کتاب اپنے مواد اور تصور کے اعتبار سے منفرد ہے۔

آغاز میں امام قشیریؒ نے اس کتاب کے اغراض و مقاصد لکھے ہیں۔ جس میں اہم مقصد یہ ہے کہ تصوف کو بدعات اور خرافات سے پاک کر کے اس کو صحیح صورت میں پیش کیا جائے۔ چنانچہ سبب تالیف بیان کرتے ہوئے امام قشیریؒ رقمطراز ہیں:

إعلموا، رحمكم الله، أن المحققين من هذه الطائفة إنقرض أكثرهم، ولم يبق في زماننا هذا من هٰذه الطائفة إلّا أثرهم، ...... حصلت الفترة في هذه الطريقة، لابل إندرست الطريقة بالحقيقة مضى الشيوخ الذين كانوا بهم اهتداء، وقل الشباب الذين كان لهم بسيرتهم وسنتهم إقتداءً، وزال الورع وطوى بساطه، واشتد الطمع وقوى رباطه. وارتحل عن القلوب حرمة الشريعة، فعدوا قلة المبالاة بالدين أوثق ذريعة ورفضوا التمييز بين الحلال والحرام. ودانو ابترک الاحترام، وطرح الاحتشام، واستخفوا باداء العباداة واستهانوا بالصوم والصلٰوة، وركضو فى ميدان

الغفلات وركنوا الى اتباع الشهوات وقلة المبالاة تبعاطى المحظورات، والارتفاق بما يأخذونه من السوقة، والنسوان، وأصحاب السلطان، فعلقت هٰذه الرّسالة إليكم أكرمكم الله.[1]

’’اس طبقہ کے جو محققین تھے ان میں سے اکثر اٹھ گئے۔ اور ہمارے زمانہ میں ان لوگوں کی بس یاد ہی باقی رہ گئی۔ اصل طریقہ گویا مفقود ہو ہی ہوگیا ہے۔ اور حقیقت کے میدان میں سناٹا چھا گیا ہے۔ وہ شیوخ رخصت ہو گئے جو راہ دکھلاتے تھے اور وہ جوان بھی زیادہ نہ رہے جن کی سیرت اختیار کی جائے۔ زہد وتقویٰ کی بساط ہی الٹ گئی اور حرص وطمع کا دور دورہ آ گیا۔ شریعت کا احترام تک دلوں سے مٹ گیا۔ اور دین کی طرف سے بے پروائی اور آسان ہوگئی، احکام کی عظمت نہ رہی اور عبادات کی ادائیگی میں سستی برتی جانے لگی، صوم و صلاۃ کی بے وقعتی دلوں میں سما گئی، لوگ غفلت کے میدان میں کود پڑے اور خواہشات کی اتباع کے درپے ہو گئے اور ممنوعاتِ دین کی پرواہ بہت کم ہوگئی، بازاری لوگوں، خواتین اور شاہی لوگوں سے مفادات کا حصول بڑھ گیا۔ ان حالات میں میں نے یہ رسالہ آپ لوگوں کی خدمت میں لکھنے کا ارادہ کیا۔‘‘

امام قشیریؒ وجہِ تصنیف بیان کرنے کے بعد کتاب کے مندرجات کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

ذكرت فيها بعض سير شيوخ هٰذه الطريقة في آدابهم وأخلاقهم ومعاملاتهم وعقائدهم بقلوبهم وما أشار وإليه من مواجيدهم وكيفية ترقيهم من بدايتهم إلى نهايتهم لتكون المويدي هذه الطريقة قوة ومنكم لي بتصحيحها شهادة.[2]

(١) الرسالة القشيرية: ١٦

(٢) الرسالة القشيرية: ١٨

’’اس میں میں نے شیوخ طریقت کی سیرتوں کا ذکر کیا ہے۔ جن سے ان کے آداب و اخلاق، معاملات و عقائد پر روشنی پڑے گی۔ اور ان کے وجد و حال اور ان کی ابتداء تا انتہاء کیفیاتِ ترقی کی جانب اشارے ہیں۔ تاکہ ان کے مطالعہ سے طریقت کے طالبین و سالکین کو قوت حاصل ہو اور میرے لئے آپ کی طرف سے اِس کی تصحیح کی سند ہو۔‘‘

امام قشیریؒ کے نزدیک تصوف کی بنیاد توحید پر قائم ہے۔ اِس لئے اُنہوں نے کتاب کے آغاز میں زیادہ زور توحید پر دیا ہے۔ اہمیت توحید کو اجاگر کرنے کے لئے امام قشیریؒ نے صوفیاء کرام کے نزدیک توحید کے معانی و مطالب بیان کئے ہیں اور بہت سے صوفیاء کے اقوال پیش کئے ہیں۔

اِس کے بعد ایک مکمل باب ہے جس میں تراسی (۸۳) اکابر صوفیاء کرام کا تذکرہ ہے جس کا آغاز حضرت ابراہیم بن ادہمؒ (م۱۶۱ھ/ ۷۷۷ء) اور اختتام حضرت احمد بن روذباری (م ۳۶۹ھ/ ۹۷۹ء) پر ہوا ہے۔ اس باب میں انہوں نے مشائخ کے حالات اور اقوال کو منفرد انداز میں بیان کیا ہے۔ اس اہم کتاب میں جن بزرگوں کا تذکرہ ہے۔ ان میں سے ہر ایک کا شمار ملک اور زمانہ کے کامل اور مسلم اولیاء اللہ میں ہوتا ہے مثلاً حضرت ابراہیم ادھمؒ، حضرت فضیل عیاضؒ، حضرت ذوالنون مصریؒ، حضرت معروف کرخیؒ، حضرت سہل تستریؒ، حضرت سری سقطیؒ، حضرت با یزید بسطامیؒ، حضرت یحیٰی بن معاذ الرازیؒ، حضرت شقیق بلخیؒ، حضرت جنید بغدادیؒ وغیرہم کے اقوال اور اعمال دونوں سے یہ واضح کیا ہے کہ اُن کی نظر میں اتباعِ شریعت کی کتنی اہمیت تھی۔

اِسی طرح ایک باب قائم کر کے اِس میں تصوف کی اصطلاحات بالخصوص احوال اور وہ مسائل جو نفس، قلب اور روح سے متعلق ہیں، کی تشریح و توضیح کی ہے۔

اِس کے بعد مسلسل کئی ابواب ہیں جن میں اُن مقامات و درجاتِ سلوک کا ذکر

ہے جن کے ذریعے وہ سلوک وتصوف کی منازل طے کرتا ہے۔ ان ابواب کی ابتدا توبہ کے بیان سے کی ہے۔ اس کے بعد احوال، مقامات و مسائل تصوف سے متعلق جتنے اہم عنوانات ہو سکتے ہیں۔ سب پر الگ الگ ایک باب باندھا ہے اور اس پر قرآن مجید، احادیث رسول ﷺ اور اقوالِ اَسلاف کی روشنی میں گفتگو کی ہے۔ ان ابواب کی تعداد تقریباً پچاس ہے۔ چند عنوانات ملاحظہ ہوں:

باب التوبة. باب المجاهدة. باب التقوى. باب الورع. باب الزهد. باب الحزن. باب الجوع وترك الشهوة. باب مخالفة النفس وذكر عيوبها. باب الحسد. باب القناعة. باب الذكر. باب الجود والسخا. باب الغيرة. باب الصحبة. باب السماع.

یہ تمام باب، اختصار کے باوجود جامعیت کا وصف رکھتے ہیں۔ امام قشیریؒ کے نزدیک سلوک کا اصل ماخذ قرآن مجید ہے بطور دلیل وہ باب کا آغاز آیت کریمہ سے کرتے ہیں۔ جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ امام قشیریؒ کو قرآن مجید سے استنباط نکات میں ملکہ حاصل تھا۔ آیاتِ قرآنی کے بعد اگلا درجہ احادیث نبوی کو دیا ہے۔ لہٰذا اگر کسی باب سے متعلق کوئی صریح و واضح آیت قرآنی نہ مل سکی۔ اسے حدیث سے شروع کیا ہے اور یوں عملاً بھی یہ ثابت کر دیا کہ تصوف اسلامی کے ماخذوں میں قرآن مجید کے بعد دوسرا درجہ حدیثِ رسول ﷺ کا ہے۔

اِس کے بعد ایک باب کراماتِ اولیاء کے عنوان سے ہے، جس میں ولی کا معنی و مفہوم، کرامت کے امکان و وقوع اور شرائطِ وقوع پر بحث کی ہے۔

پھر ایک مستقل باب آدابِ صوفیاء پر مشتمل ہے، اس میں راہ طریقت کی آفتوں سے آگاہ کیا گیا ہے اور ان سے بچنے کے طریقے بتلائے گئے ہیں۔

آخر میں امام قشیریؒ نے راہ سلوک پر چلنے والوں کو اہم نصائح کیے ہیں۔ امام قشیریؒ کا طرز بیان اگرچہ علمی ہے، لیکن لطف زبان اور حسن بیان کو بھی انہوں نے برقرار رکھا ہے۔ اِس باب کو کتاب کا خلاصہ یا نچوڑ اور مکتبِ تصوف کا دستور العمل کہا جا سکتا ہے۔ اُن کا اُسلوبِ بیان دل نشین اور منفرد ہے:

سب سے پہلے وہ زیر بحث مسئلہ کے اثبات کے لیے قرآن مجید سے استدلال کرتے ہیں۔ اس کے بعد مستند راویوں کے واسطے سے احادیث و اقوال نقل کرتے ہیں۔

امام قشیریؒ کا شمار راسخ العقیدہ اکابر صوفیاء میں ہوتا ہے لہٰذا انہوں نے اس کتاب میں باطل اور ملحدانہ نظریات کا سختی سے رد کیا ہے۔

امام قشیریؒ نے تصوف کے قواعد کی بنیاد توحید کے صحیح اصولوں پر رکھی ہے اور اپنے عقائد کو بدعتوں سے محفوظ رکھا ہے۔ ان قواعد کی پیروی کی ہے جن پر انہوں نے سلف صالحین اور اہل سنت کو پایا۔

امام قشیریؒ نے شرعی تصوف اور ملحدانہ تصوف کے درمیان واضح فرق کیا ہے۔ الرسالة القشیریة کی ایک انفرادی خصوصیت یہ ہے کہ **امام قشیریؒ نے محدثین کے طرز پر مکمل سند کے ساتھ احادیثِ نبوی ﷺ کو بیان کیا ہے۔ ان میں کئی مرفوع متصل روایات بھی ہیں۔ زیرِنظر کتاب میں ان کی کتاب سے ایسی ہی چھہتر (٧٦) اَحادیثِ مبارکہ کو دیگر کتبِ احادیث سے تخریج کر کے مع سند دیا جا رہا ہے تاکہ معلوم ہو کہ صوفیاء کرام روحانیت کے اعلیٰ مقام پر فائز ہونے کے ساتھ ساتھ علمِ حدیث میں بھی کامل مہارت رکھتے تھے۔**

إِسْنَادُ الْمُؤَلِّفِ

إِلَى

الْإِمَامِ أَبِي الْقَاسِمِ عَبْدِ الْكَرِيْمِ الْقُشَيْرِيِّ رضي الله عنه

﴿امام ابو القاسم القشیری رضی اللہ عنہ تک مؤلّف کی متصل اَسانید﴾

السّند الأوّل:

﴿طريق الإمام الحافظ ابن حجر العسقلاني﴾

أروي عن والدي الشيخ الدّكتور فريد الدّين القادري **عن** الشيخ محمّد المكّي بن محمّد الكتّاني **عن** الإمام محمّد بن جعفر الكتّاني **عن** الإمام يوسُف بن إسماعيل النّبهاني **عن** الشيخ إبراهيم السّقا المصري **عن** الشيخ محمّد صالح البخاري **عن** الشيخ رفيع الدّين القندهاري **عن** الشريف الإدريسي **عن** الإمام عبد الله بن سالم البصري **عن** الشيخ أبي عبد الله محمّد بن علاء الدّين البابلي **عن** الشيخ أبي النّجا سالم بن محمّد السَنهُوري **عن** الشيخ النّجم محمّد بن أحمد الغَيْطي **عن** الشيخ القاضي زكريا بن محمّد الأنصاري **عن** الحافظ أبي نعيم رضوان بن محمّد بن يوسف العقبي **عن** الشيخ أبي طاهر محمّد بن

محمّد بن عبد اللّطيف بن الكويك **عن** الإمام الحافظ الشهاب أحمد بن حجر العسقلاني **عن** الإمام أبي المعالي عبد الله بن عمر بن علي الأزهري **عن** الإمام البدر محمّد بن أحمد بن خالد الفارقي **عن** الإمام محمّد بن مُرتضى بن العفيف والإمام محمّد بن إسماعيل بن الأنماطي **عن** الإمام أبي الفتوح عبد الوهّاب الشّاذُياخي **عن** الإمام أبي القاسم عبد الكريم بن هَوازن القُشيري النّيسابوري رضي الله عنه (صاحب الرّسالة).

﴿ح﴾ وروى الإمام الحافظ الشّهاب أحمد بن حجر العسقلاني **عن** الإمام أبي هريرة ابن الذّهبي **عن** الإمام محمّد ابن أبي بكر بن النّحاس **عن** الإمام محمّد بن عبد الله بن أبي الفضل المُرْسي **عن** الإمام أبي رَوْح عبد المُعِزّ بن محمّد الهروي **عن** الإمام زاهر بن طاهر

الشَّحَّامي **عن الإمام أبي القاسم عبد الكريم بن هَوازن القُشيري النّيسابوري** رضي الله عنه.

﴿ح﴾ **وروى الإمام الحافظ الشّهاب أحمد بن حجر العسقلاني أيضًا عن** الحافظ أبي الفضل بن الحسين والحافظ أبي الحسن الهيثمي كلاهما **عن** الإمام أبي محمّد عبد الله بن محمّد بن إبراهيم المقدسي العطّار **عن** الإمام الفخر علي بن أحمد بن عبد الواحد بن البخاري **عن** الإمام محمّد بن مَعْمَر بن الفاخر **عن الإمام أبي القاسم عبد الكريم بن هَوازن القُشيري النّيسابوري** رضي الله عنه.

السّند الثّاني:

﴿طريق الشيخ الأكبر محيي الدين ابن العربي﴾

أروي عن والدي الشّيخ الدّكتور فريد الدّين القادري **عن** الشّيخ محمّد المكّي الكتّاني الصّوفي **عن** والده الإمام محمّد بن جعفر الكتّاني الصّوفي **عن** الشّيخ علي بن ظاهر الوَتري المدني الصّوفي **عن** الإمام أبي عبد الله محمّد بن محمّد الأمير الكبير المصري الصّوفي **عن** الشّيخ أبي الحسن علي بن أحمد العدوي الصّعيدي المصري الصّوفي **عن** الشيخ محمّد بن أحمد الشهير بابن عقيلة المكّي الصّوفي **عن** الشّيخ حسن بن علي العُجيمي الصّوفي **عن** الشّيخ أحمد بن محمّد القشاشي الصّوفي **عن** الشّيخ أحمد بن علي الشّناوي الصّوفي **عن** أبيه علي بن عبد القدّوس الشّناوي الصّوفي **عن** الشّيخ عبد الوهّاب الشَّعراني

الصّوفي **عن** الشّيخ زكرياء بن محمّد الفقيه الصّوفي **عن** العارف بالله محمّد بن زين الدّين المراغي العثماني الصّوفي **عن** الشّيخ شرف الدّين إسماعيل بن إبراهيم الجبرتي العقيلي الصّوفي **عن** المُسنِد أبي الحسن علي بن عمر الواني الصّوفي **عن** الشيخ الأكبر محيي الدّين محمّد بن علي بن العربي الطّائي الحاتمي الصّوفي **عن** الشّيخ أبي بكر محمّد بن عبد الله ابن العربي المَعَافِرِيّ الصّوفي **عن** الشيخ عبد الوهّاب بن علي المعروف بابن سُكَيْنة الصّوفي **عن** الشّيخ عبد المُنعِم بن عبد الكريم القُشيري الصّوفي **عن أبيه** **الإمام أبي القاسم عبد الكريم بن هَوازن القُشيري النّيسابوري** رضي الله عنه.

اَلأَحَادِيْثُ الْمُتَّصِلَةُ الْمَرْفُوْعَةُ

مِنَ

الرِّسَالَةِ الْقُشَيْرِيَّةِ

﴿الرسالة القشيرية سے ماخوذ مرفوع متصل اَحادیث﴾

اَلْعُبُوْدِيَّةُ وَالْمَعْرِفَةُ بِاللهِ

﴿عبادت ومعرفتِ الٰہی کا بیان﴾

١/١. عَنِ الْقُشَيْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ الْأَهْوَازِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ الصَّفَّارُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ شَرِيْكٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ حَبِيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللهُ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ: إِمَامٌ عَادِلٌ، وَشَابٌّ نَشَأَ فِي عِبَادَةِ اللهِ تَعَالَى، وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ بِالْمَسْجِدِ إِذَا خَرَجَ مِنْهُ حَتَّى يَعُوْدَ إِلَيْهِ، وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللهِ اجْتَمَعَا عَلَى ذَلِكَ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ، وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ، وَرَجُلٌ

١: أخرجه القشيري في الرّسالة، باب العبودية: ٣١٤، الرقم: ٣٢۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: البخاري في الصحيح، كتاب الأذان، باب من جلس في المسجد ينتظر الصلاة، ١/٢٣٤، الرقم: ٦٢٩، ومسلم في الصحيح، كتاب الزكاة، باب فضل إخفاء الصدقة، ٢/٧١٥، الرقم: ١٠٣١، والترمذي في السنن، كتاب الزهد، باب ما جاء في الحب في الله، ٤/٥٩٨، الرقم: ٢٣٩١، والنسائي في السنن، كتاب آداب القضاة، باب الإمام العادل، ٨/٢٢٢، الرقم: ٥٣٨٠، وابن حبان في الصحيح، ١٦/٣٣٢، الرقم: ٧٣٣٨، ومالك في الموطأ، ٢/٩٥٢، الرقم: ١٧٠٩۔

دَعَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ حُسْنٍ وَجَمَالٍ فَقَالَ: إِنِّي أَخَافُ اللهَ رَبَّ الْعَالَمِيْنَ، وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَأَخْفَاهَا حَتَّى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا تُنْفِقُ يَمِيْنُهُ.

رَوَاهُ فِي الرِّسَالَةِ.

''حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوسعید خدری اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اُس دن جب کہ اللہ تعالیٰ کے سایہ (کرم) کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا، اللہ تعالیٰ سات آدمیوں کو اپنے سایہ (کرم) میں لے گا۔ (وہ سات آدمی یہ ہیں): (۱) عادل حکمران، (۲) وہ نوجوان جس نے اللہ تعالیٰ کی عبادت میں پرورش پائی۔ (۳) وہ شخص جس کا دل مسجد سے نکلنے کے بعد مسجد کی طرف لگا رہتا ہو، یہاں تک کہ وہ مسجد میں واپس لوٹ آئے۔ (۴) وہ دو شخص، جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کی، اِسی پر وہ اکٹھے ہوتے ہیں اور اِسی پر جدا ہوتے ہیں۔ (۵) وہ آدمی جس نے خلوت میں اللہ تعالیٰ کو یاد کیا تو اُس کی آنکھیں بہنے لگیں۔ (۶) وہ شخص جسے حسن و جمال والی عورت دعوتِ گناہ دے، مگر وہ کہے: میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں۔ (۷) اور وہ شخص جو اِس قدر خفیہ خیرات کرے کہ اُس کے بائیں ہاتھ کو بھی علم نہ ہو کہ دائیں ہاتھ نے کیا دیا۔''

۲/۲. عَنِ الْقُشَيْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ

۲: أخرجه القشيري في الرّسالة، باب الخلوة والعزلة: ۱۸۲، الرقم: ٤۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: مسلم في الصحيح، كتاب الإمارة، باب فضل الجهاد والرباط، ۱۵۰۳/۳، الرقم: ۱۸۸۹، وابن ماجه في السنن، كتاب الفتن، باب العزلة، ۱۳۱٦/۲، الرقم: ۳۹۷۷، والنسائي في السنن الكبرى، ۲۵۷/۵، الرقم: ۸۸۳۰، والبيهقي في السنن الكبرى، ۱۵۹/۹، الرقم: ۱۸۲٦۲، وأبو عوانة في المسند، ٤۷٤/٤۔

بْنِ عَبْدَانَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْبُصَيْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مَعَاوِيَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ بَعْجَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ بَدْرِ الْجُهَنِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: إِنَّ مِنْ أَخْيَرِ مَعَايِشِ النَّاسِ كُلِّهِمْ رَجُلًا آخِذًا بِعِنَانِ فَرَسِهِ فِي سَبِيلِ اللهِ، إِنْ سَمِعَ فَزْعَةً أَوْ هَيْعَةً كَانَ عَلَى مَتْنِ فَرَسِهِ يَبْتَغِي الْمَوْتَ أَوِ الْقَتْلَ فِي مَظَانِّهِ أَوْ رَجُلًا فِي غُنَيْمَةٍ فِي رَأْسِ شَعَفَةٍ مِنْ هَذِهِ الشِّعَافِ أَوْ فِي بَطْنِ وَادٍ مِنْ هَذِهِ الْأَوْدِيَةِ يُقِيْمُ الصَّلَاةَ، وَيُؤْتِي الزَّكَاةَ، وَيَعْبُدُ رَبَّهُ حَتَّى يَأْتِيَهُ الْيَقِيْنُ، لَيْسَ مِنَ النَّاسِ إِلَّا فِي خَيْرٍ. رَوَاهُ فِي الرِّسَالَةِ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تمام لوگوں میں سے بہتر زندگی اُس شخص کی ہے، جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے گھوڑے کی باگ پکڑے ہوئے ہو اور جونہی اُسے کوئی کھٹکھٹاہٹ یا آہٹ سنائی دے، وہ اپنے گھوڑے کی پیٹھ پر سوار ہو جائے اور اُن جگہوں میں جائے جہاں موت، یا قتل کا خدشہ ہو، یا بہترین شخص وہ ہے، جو اپنی چند بکریاں لئے کسی پہاڑ کی چوٹی پر رہتا ہو، یا کسی وادی میں رہتا ہو اور وہاں نماز ادا کرتا ہو، زکوٰۃ دیتا ہو، اور مرتے دم تک اپنے رب کی عبادت کرتا رہے، وہ دوسرے لوگوں کے مقابلہ میں بھلائی ہی پر ہے۔''

٣/٣. عَنِ الْقُشَيْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِبْدِ اللهِ

٣: أخرجه القشيري في الرّسالة، باب المعرفة بالله: ٤٧٢، الرقم: ٦٣۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: الديلمي في مسند الفردوس، ٢/٢٢٢، الرقم: ٣٠٧٧، والهندي في كنز العمال، ٣/٣٨١، الرقم: ٧٠٤٧۔

الْعَدْلُ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ الْعَتَكِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَشْرَسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عِيْسَى الشَّجَرِيُّ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ كَثِيْرٍ، عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: إِنَّ دِعَامَةَ الْبَيْتِ أَسَاسُهُ، وَدِعَامَةَ الدِّيْنِ اَلْمَعْرِفَةُ بِاللهِ تَعَالَى، وَالْيَقِيْنُ وَالْعَقْلُ الْقَامِعُ، فَقُلْتُ: بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي مَا الْعَقْلُ الْقَامِعُ؟ قَالَ: الْكَفُّ عَنْ مَعَاصِي اللهِ، وَالْحِرْصُ عَلَى طَاعَةِ اللهِ. رَوَاهُ فِي الرِّسَالَةِ.

’’حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: گھر کا تمام تر دار و مدار اُس کی بنیاد پر ہوتا ہے اور دین کا دار و مدار اللہ تعالیٰ کی معرفت، یقین اور ’’عقل قامع‘‘ پر ہوتا ہے۔ میں نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر قربان! ’’عقل قامع‘‘ کیا چیز ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: (اپنے آپ کو) اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے روکنا اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی انتہائی خواہش رکھنا۔‘‘

أَحْبَابُ الرَّسُوْلِ ﷺ

﴿حضور ﷺ کے محبوب اُمتیوں کا بیان﴾

١/٤. عَنِ الْقُشَيْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ الْأَهْوَازِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْبَصْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْجِيَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْقُرَشِيُّ، عَنْ نُعَيْمِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَتَى أَلْقَى أَحْبَابِي؟ فَقَالَ أَصْحَابُهُ: بِأَبِيْنَا أَنْتَ وَأُمِّنَا أَوَلَسْنَا أَحْبَابَکَ؟ فَقَالَ: أَنْتُمْ أَصْحَابِي، أَحْبَابِي: قَوْمٌ لَمْ يَرَوْنِي، وَآمَنُوْا بِي، وَأَنَا إِلَيْهِمْ بِالْأَشْوَاقِ أَكْثَرُ. رَوَاهُ فِي الرِّسَالَةِ.

''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں کب اپنے دوستوں سے ملوں گا؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) ہمارے ماں باپ آپ پر قربان! کیا ہم آپ کے دوست نہیں ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم میرے صحابہ ہو لیکن میرے دوست وہ ہوں گے جنہوں نے مجھے دیکھا نہیں ہو گا لیکن مجھ پر ایمان لائیں گے۔ مجھے اُن سے ملنے کا بہت شوق ہے۔''

٤: أخرجه القشيري في الرّسالة، باب الصحبة: ٤٤٨، الرقم: ٥٨۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: أحمد بن حنبل في المسند، ٣/١٥٥، الرقم: ١٢٦٠١، والطبراني في المعجم الكبير، ١/٢١٢، الرقم: ٥٧٦، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/٦٧، والحسيني في البيان والتعريف، ١/٣٢، الرقم: ٦٠: ٢/٩٤، الرقم: ١١٦١۔ (بلفظ: وَدِدْتُ أَنِّي لَقِيْتُ إِخْوَانِي، قَالَ: فَقَالَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ: أَوَ لَيْسَ نَحْنُ إِخْوَانَكَ؟ قَالَ: أَنْتُمْ أَصْحَابِي، وَلَكِنْ إِخْوَانِي الَّذِيْنَ آمَنُوْا بِي وَلَمْ يَرَوْنِي۔)

اَلْمَحَبَّةُ

﴿محبت کا بیان﴾

٥/١. عَنِ الْقُشَيْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ الْحُسَيْنِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ يَعْقُوْبُ بْنُ إِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنَا السُّلَمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللهِ أَحَبَّ اللهُ لِقَاءَهُ، وَمَنْ لَمْ يُحِبَّ لِقَاءَ اللهِ لَمْ يُحِبَّ لِقَاءَهَ. رَوَاهُ فِي الرِّسَالَةِ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو

٥: أخرجه القشيري في الرّسالة، باب المحبة: ٤٨٠، الرقم: ٦٤۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: البخاري في الصحيح، كتاب الرقاق، باب من أحب لقاء اللّٰه أحب اللّٰه لقاءه، ٥/٢٣٨٧، الرقم: ٦١٤٣، ومسلم في الصحيح، كتاب الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب من أحب لقاء اللّٰه أحب اللّٰه لقائه ومن كره لقاء اللّٰه كره اللّٰه لقاءه، ٤/٢٠٦٦، الرقم: ٢٦٨٤، والترمذي فى السنن، كتاب الجنائز، باب ما جاء فيمن أحب لقاء اللّٰه وأحب اللّٰه لقاءه، ٣/٣٧٩، الرقم: ١٠٦٧، وقال: هذا حديث حسن صحيح، والنسائى فى السنن، كتاب الجنائز، باب فيمن أحب لقاء اللّٰه، ٤/١٠، الرقم: ١٨٣٨، وابن ماجه في السنن، كتاب الزهد، باب ذكر الموت والاستعداد له، ٢/١٤٢٥، الرقم: ٤٢٦٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦/٢٠٧، الرقم: ٢٥٧٦٩۔

اللہ تعالیٰ سے ملاقات کو پسند کرتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اُس سے ملاقات پسند فرماتا ہے اور جو اللہ تعالیٰ سے ملنا ناپسند کرتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اُس سے ملنا ناپسند فرماتا ہے۔‘‘

٢/٦. عَنِ الْقُشَيْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ عَبْدَانُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ شَرِيْكٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه، أَنَّ النَّبِيَّ صلی الله عليه وآله وسلم قَالَ: إِذَا أَحَبَّ اللهُ عزوجل الْعَبْدَ قَالَ لِجِبْرِيْلَ: يَا جِبْرِيْلُ، إِنِّي أُحِبُّ فُلَانًا فَأَحْبِبْهُ. فَيُحِبُّهُ جِبْرِيْلُ، ثُمَّ يُنَادِي جِبْرِيْلُ فِي أَهْلِ السَّمَاءِ: إِنَّ اللهَ تَعَالَى قَدْ أَحَبَّ فُلَانًا فَأَحِبُّوْهُ، فَيُحِبُّهُ أَهْلُ السَّمَاءِ، ثُمَّ يَضَعُ لَهُ الْقَبُوْلُ فِي الْأَرْضِ. وَإِذَا أَبْغَضَ اللهُ الْعَبْدَ قَالَ مَالِكٌ: لَا أَحْسِبُهُ إِلَّا قَالَ فِي الْبُغْضِ مِثْلَ ذٰلِكَ. رَوَاهُ فِي الرِّسَالَةِ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب

٦: أخرجه القشيري في الرّسالة، باب المحبة: ٤٨٠، الرقم: ٦٦۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: البخاري في الصحيح، كتاب التوحيد، باب كلام الرب مع جبريل، ونداء الله الملائكة، ٦/٢٧٢١، الرقم: ٧٠٤٧، ومسلم في الصحيح، كتاب البر والصلة والآداب، باب إذا أحب الله عبداً حببه إلى عباده، ٤/٢٠٣٠، الرقم: ٢٦٣٧، ومالك في الموطأ، كتاب الشعر، باب ما جاء في المتحابين في الله، ٢/٩٥٣، الرقم: ١٧١٠، وابن حبان في الصحيح، ٢/٨٦، الرقم: ٣٦٥، وأحمدبن حنبل في المسند، ٢/٤١٣، الرقم: ٩٣٤١، ١٠٦٨٥، والطبراني في المعجم الأوسط، ٣/١٦٠، الرقم: ٢٨٠٠، والبيهقي في كتاب الزهد الكبير، ٢/٣٠١، الرقم: ٨٠٥۔

اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو حضرت جبرائیل علیہ السلام کو بلاتا ہے (اور حکم دیتا ہے) کہ اللہ تعالیٰ فلاں بندے سے محبت رکھتا ہے لہٰذا تم بھی اس سے محبت کرو تو حضرت جبرائیل علیہ السلام اس سے محبت کرتے ہیں۔ پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام آسمانی مخلوق میں ندا دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں شخص سے محبت کرتا ہے لہٰذا تم بھی اس سے محبت کرو پھر آسمان والے بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں پھر زمین والوں (کے دلوں) میں بھی اس کی مقبولیت رکھ دی جاتی ہے۔ اور جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے ناراض ہوتا ہے، تو مالک فرماتے ہیں: میرا خیال ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ناراضگی کے بارے میں اسی طرح کی بات کہی۔‘‘

٣/٧. عَنِ الْقُشَيْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الإِمَامُ أَبُوْ بَكْرِ بْنِ فَوْرَكٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الْقَاضِي أَحْمَدُ بْنُ مَحْمُوْدِ بْنِ خُرَّزَاذَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حَمَّادِ بْنِ فُضَالَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَرْحُوْمُ بْنُ

٧: أخرجه القشيري في الرّسالة، باب المحبة: ٤٨٩، ٤٩٠، الرقم: ٦٧۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: البخاري في الصحيح، كتاب الأدب، باب علامة الحب في الله ﷻ، ٥/٢٢٨٣، الرقم: ٥٨١٧، ٥٨١٨، ومسلم في الصحيح، كتاب البر والصلة والآداب، باب المرء مع من أحب، ٤/٢٠٣٤، الرقم: ٢٦٤٠، والترمذي في السنن، كتاب الزهد ، باب ماجاء أن الْمرء مع من أحبّ، ٤/٥٩٦، الرقم: ٢٣٨٧، وَقَالَ أَبُو عِيُسَى: هَذَا حَدِيُثٌ صَحِيُحٌ، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/٣٤٤، الرقم: ١١٧٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٣٩٢، الرقم: ١٩٥١٤، وأبو يعلى في المسند، ٩/١٠٠، الرقم: ٥١٦٦، وابن حبان في الصحيح، ٢/٣١٦، الرقم: ٥٥٧۔

عَبْدِ الْعَزِيْزِ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ أَبِي مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قِيْلَ لَهُ: إِنَّ الرَّجُلَ لَيُحِبُّ الْقَوْمَ وَلَمَّا يَلْحَقْ بِهِمْ؟ فَقَالَ: اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ. رَوَاهُ فِي الرِّسَالَةِ.

''حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں عرض کیا گیا: (یا رسول اللہ!) ایک شخص کسی قوم سے محبت رکھتا ہے لیکن انہیں پا نہیں سکا (اس بارے میں آپ کا کیا ارشاد ہے؟) اِس پر حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: آدمی اُسی کے ساتھ ہوگا جس سے محبت رکھتا ہے۔''

اَلذِّكْرُ وَالدُّعَاءُ

﴿ذکر اور دعا کا بیان﴾

٨/١. عَنِ الْقُشَيْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ الْحَسَنِ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِسْحَقَ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الدِّيْرِيُّ، عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم: لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ عَلَى أَحَدٍ يَقُوْلُ: اَللّٰهُ، اَللّٰهُ.

رَوَاهُ فِي الرِّسَالَةِ.

’’حضرت انس رضی الله عنه بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی الله علیه وآله وسلم نے فرمایا: کسی ایسے شخص پر قیامت قائم نہیں ہو گی جو اللہ اللہ کرنے والا ہو (یعنی جب تک زمین پر کوئی ایک بھی اللہ تعالیٰ کا نام لیوا باقی ہے اُس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی)۔‘‘

٩/٢. عَنِ الْقُشَيْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدَانَ، قَالَ:

٨: أخرجه القشيري في الرّسالة، باب الذكر: ٣٥٢، الرقم: ٤٢۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: مسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب ذهاب الإيمان آخر الزمان، ١/١٣١، الرقم: ١٤٨، وعبد الرزاق في المصنف، ١١/٤٠٢، الرقم: ٢٠٨٤٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/١٦٢، الرقم: ١٢٦٨٢، وأبو عوانة في المسند٢، ١/٩٤، الرقم: ٢٩٣، وعبد بن حميد في المسند، ١/٣٧٣، الرقم: ١٢٤٧۔

٩: أخرجه القشيري في الرّسالة، باب الذكر: ٣٥٢، الرقم: ٤٣۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: مسلم في ـــ

أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاذٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتَّى لَا يُقَالَ فِي الْأَرْضِ: اَللهُ...... اَللهُ. رَوَاهُ فِي الرِّسَالَةِ.

''حضرت انس بن مالک ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تک زمین پر اللہ اللہ کہا جاتا ہے (یعنی اللہ تعالیٰ کا ذکر اور اس کی عبادت ہوتی رہے گی) قیامت قائم نہیں ہوگی۔''

١٠/٣. عَنِ الْقُشَيْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ بِشْرٍ بِبَغْدَادَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ صَفْوَانَ

.... الصحيح، كتاب الإيمان، باب ذهاب الإيمان آخر الزمان، ١/١٣١، الرقم: ١٤٨، والترمذي في السنن، كتاب الفتن، باب منه، ٤/٤٩٢، الرقم: ٢٢٠٧، وابن حبان في الصحيح، ١٥/٢٦٣، الرقم: ٦٨٤٩، والحاكم في المستدرك على الصحيحين، ٤/٥٤٠، الرقم: ٨٥١٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/١٠٧، الرقم: ١٢٠٦٢، وأبو يعلى في المسند، ٦/ ٢٣٤، الرقم: ٣٥٢٦۔

١٠: أخرجه القشيري في الرّسالة، باب الذكر: ٣٥٢، الرقم: ٤١۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: الترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب (٢)، ٥/٤٥٩، الرقم: ٣٣٧٧، وابن ماجة في السنن، كتاب الأدب، باب فضل الذكر، ٢/١٢٤٥، الرقم: ٣٧٩٠، ومالك في الموطأ، كتاب القرآن، باب ما جاء في ذكر الله تبارك وتعالى، ١/٢١١، الرقم: ٤٩٢، والحاكم في المستدرك على الصحيحين، ١/٦٧٣، الرقم: ١٨٢٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/١٩٥، الرقم: ٢١٧٥٠۔

الْبَرْذَعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ سَعِيْدِ ابْنِ أَبِي هِنْدٍ، عَنْ زِيَادِ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، عَنْ أَبِي بَحْرِيَّةَ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضي الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرِ أَعْمَالِكُمْ، وَأَزْكَاهَا عِنْدَ مَلِيْكِكُمْ، وَأَرْفَعِهَا فِي دَرَجَاتِكُمْ وَخَيْرٍ مِنْ إِعْطَاءِ الذَّهَبِ وَالْوَرِقِ، وَأَنْ تَلْقَوْا عَدُوَّكُمْ فَتَضْرِبُوا أَعْنَاقَهُمْ وَيَضْرِبُوا أَعْنَاقَكُمْ؟ قَالُوا: مَا ذَاکَ يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: ذِكْرُ اللهِ تَعَالَى. رَوَاهُ فِي الرِّسَالَةِ.

”حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسے عمل کے بارے میں نہ بتاؤں جو سب سے بہتر ہو اور جو تمہارے مالک کے نزدیک بھی سب سے اچھا اور پاکیزہ ہو، تمہارے درجات میں سب سے بلند، اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں سونا اور چاندی خرچ کرنے سے بھی بہتر ہو۔ اور تمہارے لیے اِس سے بھی بہتر ہو کہ تمہارا دشمن سے مقابلہ ہو تم اُن کی گردنیں اُڑاؤ اور وہ تمہاری گردنیں ماریں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ کون سا عمل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے۔“

١١/٤. عَنِ الْقُشَيْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ

١١: أخرجه القشيري في الرّسالة، باب التقوى: ١٨٨، الرقم: ٥۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: أحمد بن حنبل في المسند، ٨٢/٣، الرقم: ١١٧٩١، والطبراني في المعجم الصغير، ١٥٦/٢، الرقم: ٩٤٩، وأبو يعلى فى المسند، ٢٨٣/٢، الرقم: ١٠٠، والمنذري في الترغيب والترهيب، بزيادة ”وتلاوة كتابه“ بعد ذكر اللّٰه، ٣٤١/٢، الرقم: ٤٣٤٧، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٣٠١/١٠، وخطيب بغدادي في تاريخ بغداد، ٣٩٢/٧۔

بْنِ عَبْدَانَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ الصَّفَّارُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ جَابِرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَبْدِ الأَعْلَى الْقُرَشِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ الْعَمِّيُّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَي النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللهِ، أَوْصِنِي فَقَالَ: عَلَيْکَ بِتَقْوَی اللهِ فَإِنَّهُ جِمَاعُ كُلِّ خَيْرٍ، وَعَلَيْکَ بِالْجِهَادِ فَإِنَّهُ رَهْبَانِيَّةُ الْمُسْلِمِ، وَعَلَيْکَ بِذِكْرِ اللهِ فَإِنَّهُ نُورٌ لَکَ. رَوَاهُ فِي الرِّسَالَةِ.

’’حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اے اللہ کے نبی! مجھے نصیحت کیجئے؟ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو کیونکہ اِسی میں تمام نیکیاں شامل ہیں اور جہاد اختیار کرو کیونکہ مسلمان کی رہبانیت یہی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا کرو کیونکہ یہ تمہارے لئے نور ہے۔‘‘

١٢/٥. عَنِ الْقُشَيْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ بِشْرٍ بِبَغْدَادَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيِّ بْنُ صَفْوَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا، قَالَ: حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ خَارِجَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ

١٢: أخرجه القشيري في الرّسالة، باب الذكر: ٣٥٤، الرقم: ٤٤۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: الحاكم في المستدرك على الصحيحين، ١/٦٧١، الرقم: ١٨٢٠، وأبو يعلى في المسند، ٣/٣٩٠، الرقم: ١٨٦٥، وعبد بن حميد في المسند، ١/٣٣٣، الرقم: ١١٠٧، والطبراني في المعجم الأوسط، ٣/٦٧، الرقم: ٢٥٠١، والبيهقي في شعب الإيمان، ١/٣٩٨، الرقم: ٥٢٨۔

اللهِ: أَنَّ خَالِدَ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ صَفْوَانَ، أَخْبَرَهُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ﷺ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: يَأَيُّهَا النَّاسُ، ارْتَعُوْا فِي رِيَاضِ الْجَنَّةِ، قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَا رِيَاضُ الْجَنَّةِ؟ قَالَ: مَجَالِسُ الذِّكْرِ، اغْدُوْا، وَرَوْحُوْا، وَاذْكُرُوْا، مَنْ كَانَ يُحِبُّ أَنْ يَعْلَمَ مَنْزِلَتَهُ عِنْدَ اللهِ فَلْيَنْظُرْ كَيْفَ مَنْزِلَةُ اللهِ عِنْدَهُ؟ فَإِنَّ اللهَ سُبْحَانَهُ، يَنْزِلُ الْعَبْدَ مِنْهُ حَيْثُ أَنْزَلَهُ مِنْ نَفْسِهِ. رَوَاهُ فِي الرِّسَالَةِ.

''حضرت جابر بن عبد اللہ ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ گھر سے باہر ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: لوگو! جنت کے باغات میں سے کھا لیا کرو، ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! جنت کے باغات کیا چیز ہے؟ فرمایا: مجالس ذکر۔ (پھر فرمایا:) تم صبح و شام اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے رہو۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کے ہاں اپنی قدر و منزلت دیکھنا چاہتا ہے، اُسے دیکھنا چاہئے کہ (خود) اُس کے نزدیک اللہ تعالیٰ کی کیا منزلت ہے؟ اللہ تعالیٰ کے ہاں بندے کا وہی مقام ہے، جو مقام بندے کے دل میں اللہ تعالیٰ کا ہے۔''

٦/١٣. عَنِ الْقُشَيْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدَانَ، قَالَ:

١٣: أخرجه القشيري في الرّسالة، باب الدعاء: ٤٠٨، الرقم: ٥٢۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: الترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب ما جاء في فضل الدعاء، ٥/٤٥٦، الرقم: ٣٣٧١، والديلمي في مسند الفردوس، ٢/٢٢٤، الرقم: ٣٠٨٧، والحكيم الترمذى فى نوادر الأصول، ٢/١١٣، وابن رجب فى جامع العلوم والحكم، ١/١٩١، والمنذرى فى الترغيب والترهيب، ٢/٣١٧، الرقم: ٢٥٣٤۔

أَخْبَرَنَا أَبُوْ الْحُسَيْنِ الصَّفَّارُ الْبَصْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْعَوْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا كَامِلٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا بْنُ لَهِيْعَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَزِيْدَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: الدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ. رَوَاهُ فِي الرِّسَالَةِ.

’’حضرت انس بن مالک ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دعا عبادت کا مغز (یعنی خلاصہ اور جوہر) ہے۔‘‘

١٤/٧. عَنِ الْقُشَيْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدَانَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْبَصْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَرَجِ الْأَزْرَقُ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ، قَالَ: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِی أَبُو الزُّبَيْرِ: أَنَّ عَلِيًّا الْأَزْدِيَّ أَخْبَرَهُ: أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَعْلَمَهُمْ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا اسْتَوَى عَلَى الْبَعِيْرِ خَارِجًا إِلَى سَفَرٍ كَبَّرَ ثَـلَاثًا، ثُمَّ قَالَ: ﴿سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِيْنَ وَإِنَّا إِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ﴾ [الزخرف: ١٣، ١٤]، ثُمَّ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُکَ فِي سَفَرِنَا هَذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوَى، وَمِنَ الْعَمَلِ

١٤: أخرجه القشيري في الرّسالة، باب أحكامهم في السفر: ٤٤٠، الرقم: ٥٧۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: مسلم في الصحيح، كتاب الحج، باب ما يقول إذا ركب إلى سفر الحج وغيره، ٩٧٨/٢، الرقم: ١٣٤٢، وأبو داود في السنن، كتاب الجهاد، باب ما يقول الرجل إذا سافر، ٣٣/٣، الرقم: ٢٥٩٩، والنسائي في السنن الكبرى، ٤٥١/٦، الرقم: ١١٤٦٦، وعبد الرزاق في المصنف، ١٥٥/٥، الرقم: ٩٢٣٢، وابن حبان في الصحيح، ٤١٣/٦، الرقم: ٢٦٩٦۔

مَا تَرْضَى، اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا. اَللّٰهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيفَةُ فِي الْأَهْلِ، اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِکَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَسُوءِ الْمَنْظَرِ فِي الْمَالِ وَالْأَهْلِ، وَإِذَا رَجَعَ قَالَهُنَّ، وَزَادَ فِيهِنَّ: آيِبُوْنَ، تَائِبُونَ، لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ. رَوَاهُ فِي الرِّسَالَةِ.

''حضرت علی ازدی بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اُنہیں بتایا کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب کہیں سفر پر جانے کے لیے اونٹ پر سوار ہوتے تو تین بار اَللهُ اَکْبَر فرماتے اور پھر یہ دعا پڑھتے: سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِيْنَ وَإِنَّا إِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ. اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُکَ فِي سَفَرِنَا هَذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوَى، وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضَى، اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا. اَللّٰهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيفَةُ فِي الْأَهْلِ، اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِکَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَسُوءِ الْمَنْظَرِ فِي الْمَالِ وَالْأَهْلِ. (﴿پاک ہے وہ ذات جس نے اس سواری کو ہمارے لیے مسخر کر دیا، ہم اس کو مسخر کرنے والے نہ تھے، اور ہم اپنے پروردگار کے پاس لوٹ کر جانے والے ہیں۔﴾ اے اللہ! ہم تجھ سے اپنے اس سفر میں نیکی اور پرہیزگاری کا سوال کرتے ہیں اور ان کاموں کا سوال کرتے ہیں جن سے تو راضی ہو۔ اے اللہ! ہمارے لیے اس سفر کو آسان کر دے۔ اے اللہ! اِس سفر میں تو ہی ہمارا رفیق ہے اور ہمارے گھر میں نگہبان ہے۔ اے اللہ! میں سفر کی تکلیفوں سے، رنج وغم سے اور اپنے اہل اور مال میں برے منظر سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔) جب آپ ﷺ سفر سے واپس تشریف لاتے تب بھی یہی دعا پڑھتے اور اِن کلمات کا اضافہ بھی فرماتے: آيِبُوْنَ، تَائِبُونَ، لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ. ہم واپس آنے والے ہیں، اللہ تعالیٰ سے توبہ کرنے والے ہیں اور اپنے رب کی حمد کرنے والے ہیں۔''

١٥/٨. عَنِ الْقُشَيْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ عَبْدَانُ الْأَهْوَازِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْبَصْرِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي قُمَاشٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ زُرَارَةَ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ يَزِيْدَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: صَلَّى بِنَا عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ صَلَاةً، فَأَوْجَزَ فِيْهَا، فَقُلْتُ: خَفَّفْتَ أَبَا الْيَقْظَانِ، فَقَالَ: وَمَا عَلَيَّ مِنْ ذٰلِکَ، وَلَقَدْ دَعَوْتُ اللهَ بِدَعَوَاتٍ سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَلَمَّا قَامَ تَبِعَهُ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَسَأَلَهُ عَنِ الدَّعْوَاتِ، فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ بِعِلْمِکَ الْغَيْبِ، وَقُدْرَتِکَ عَلَى الْخَلْقِ أَحْيِنِي مَا عَلِمْتَ الْحَيَاةَ خَيْرًا لِي، وَتَوَفَّنِي مَا عَلِمْتَ الْوَفَاةَ خَيْرًا لِي، اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُکَ خَشْيَتَکَ فِي الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ، وَأَسْأَلُکَ كَلِمَةَ الْحَقِّ فِي الرِّضَا وَالْغَضَبِ، وَأَسْأَلُکَ الْقَصْدَ فِي الْغِنَى وَالْفَقْرِ، وَأَسْأَلُکَ نَعِيْمًا لَا يَنْفَدُ، وَقُرَّةَ عَيْنٍ لَا تَنْقَطِعُ، وَأَسْأَلُکَ الرِّضَا بَعْدَ الْقَضَاءِ، وَبَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ، وَأَسْأَلُکَ النَّظَرَ إِلَى وَجْهِکَ الْكَرِيْمِ وَشَوْقًا إِلَى لِقَائِکَ فِي غَيْرِ ضَرَّاءَ مُضِرَّةٍ وَلَا فِتْنَةٍ مُضِلَّةٍ. اللّٰهُمَّ

١٥: أخرجه القشيري في الرّسالة، باب الشوق: ٤٩٢، الرقم: ٦٨ـ

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: النسائي في السنن، كتاب السهو، باب نوع آخر، ٥٤/٣، الرقم: ١٣٠٥، وابن حبان في الصحيح، ٣٠٥/٥، الرقم: ١٩٧١، والحاكم في المستدرك على الصحيحين، ٧٠٥/١، الرقم: ١٩٢٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢٦٤/٤، الرقم: ١٨٣٥١، والبزار في المسند، ٢٣٠/٤، الرقم: ١٣٩٣، والهيثمي في موارد الظمأن، ١٣٦/١، الرقم: ٥٠٩ـ

زَيِّنَّا بِزِيْنَةِ الْإِيمَانِ، اللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا هُدَاةً مُهْتَدِيْنَ. رَوَاهُ فِي الرِّسَالَةِ.

’’حضرت عطاء بن سائب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے ہمیں نماز پڑھائی اور اس میں تخفیف کی، میں نے پوچھا: اے ابو یقظان! آپ نے نماز میں اس قدر تخفیف کر دی؟ اُنہوں نے جواب دیا: مجھے اس سے کوئی ڈر نہیں کیونکہ میں نے اللہ تعالیٰ سے ایسی دعائیں مانگی ہیں۔ جو میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنی تھیں۔ جب وہ اُٹھ کر روانہ ہوئے تو ایک آدمی اُن کے پیچھے ہو لیا اور اُس نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے دعا کے بارے میں پوچھا؟ حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے بتایا: (وہ دعا یہ ہے):

اَللّٰهُمَّ بِعِلْمِکَ الْغَيْبِ، وَقُدْرَتِکَ عَلَی الْخَلْقِ أَحْيِنِي مَا عَلِمْتَ الْحَيَاةَ خَيْرًا لِي، وَتَوَفَّنِي مَا عَلِمْتَ الْوَفَاةَ خَيْرًا لِي، اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُکَ خَشْيَتَکَ فِي الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ، وَأَسْأَلُکَ کَلِمَةَ الْحَقِّ فِي الرِّضَا وَالْغَضَبِ، وَأَسْأَلُکَ الْقَصْدَ فِي الْغِنَی وَالْفَقْرِ، وَأَسْأَلُکَ نَعِيْمًا لَا يَنْفَدُ، وَقُرَّةَ عَيْنٍ لَا تَنْقَطِعُ، وَأَسْأَلُکَ الرِّضَا بَعْدَ الْقَضَاءِ، وَبَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ، وَأَسْأَلُکَ النَّظَرَ إِلَی وَجْهِکَ الْکَرِيْمِ وَشَوْقًا إِلَی لِقَائِکَ فِي غَيْرِ ضَرَّاءَ مُضِرَّةٍ وَلَا فِتْنَةٍ مُضِلَّةٍ. اللّٰهُمَّ زَيِّنَّا بِزِيْنَةِ الْإِيمَانِ، اللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا هُدَاةً مُهْتَدِيْنَ.

’’اے اللہ! تجھے تیرے علم غیب اور مخلوق پر تیری قدرت کا واسطہ، تو مجھے اُس وقت تک زندہ رکھ جب تک تو زندگی کو میرے لئے بہتر خیال کرے اور جب یہ خیال کرے کہ اب وفات میرے لئے بہتر ہے، تو مجھے موت دے، اے اللہ! میں تجھ سے درخواست کرتا ہوں کہ تو مجھے اپنا خوف عطا فرما، خواہ میں لوگوں سے غائب ہوں، یا حاضر۔ مجھے خوشی اور غضب دونوں حالتوں میں حق بات کہنے کی توفیق عطا فرما۔ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں مالداری اور فقیری دونوں حالتوں میں مجھے میانہ روی کی توفیق دے۔ الٰہی! میں تجھ سے ایسی نعمتیں مانگتا ہوں، جو ختم نہ ہوں اور ایسی آنکھوں کی ٹھنڈک چاہتا ہوں، جو

منقطع ہونے والی نہ ہو۔ قضا کے بعد تیری رضا چاہتا ہوں اور موت کے بعد پُرسکون زندگی کا طلبگار ہوں۔ اے اللہ! میں تجھ سے (روزِ قیامت) تیرے دیدار اور تجھ سے شوق ملاقات کا سوال کرتا ہوں کہ اس میں نہ کوئی نقصان ہو اور نہ گمراہ کرنے والا فتنہ۔ الٰہی! ہمیں ایمان کی حسن سے مزین کردے اور ہمیں ہدایت یافتہ راہنما بنا۔‘‘

تِلَاوَةُ الْقُرْآنِ وَالسَّمَاعُ

﴾ تلاوتِ قرآن اور سماع کا بیان ﴿

١٦/١. عَنِ الْقُشَيْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ الْأَهْوَازِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ مِلْحَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّهُ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُوْ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَا أَذِنَ اللهُ لِشَيءٍ مَا أَذِنَ لِلنَّبِيِّ ﷺ أَنْ يَتَغَنَّى بِالْقُرْآنِ يَجْهَرُ بِهِ. رَوَاهُ فِي الرِّسَالَةِ.

''حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کسی چیز کو اتنی توجہ سے نہیں سنتا، جتنی توجہ سے نبی کے خوش الحانی اور بلند آواز سے

١٦: أخرجه القشيري في الرّسالة، باب السماع: ٥٠٦، الرقم: ٧٥۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: البخاري في الصحيح، كتاب التوحيد، باب قول النبى ﷺ الماهر بالقرآن مع السفرة الكرام البررة و زينوا القرآن بأصواتكم، ٢٧٤٣/٦، الرقم: ٧١٠٥، ومسلم في الصحيح، كتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب استحباب تحسين الصوت بالقرآن، ٥٤٥/١، الرقم: ٧٩٢، وأبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب استحباب الترتيل في القراء ة، ٧٣/٢، الرقم: ١٤٧٣، والنسائي في السنن، كتاب الإفتتاح، باب تزيين القرآن بالصوت، ١٨٠/٢، الرقم: ١٠١٧، والبيهقي في السنن الكبرى، ٥/٢، الرقم: ٢٢٥٦۔

قرآن مجید پڑھنے کو سنتا ہے۔‘‘

٢/١٧. عَنِ الْقُشَيْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الْأُسْتَاذُ الإِمَامُ أَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ فَوْرَكٍ ﷺ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَحْمُودِ بْنِ خُرَّزَاذَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَارِثِ الْأَهْوَازِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ صَدَقَةَ بِنْتِ أَبِي عِمْرَانَ، قَالَتْ: حَدَّثَنَا عَلْقَمَةُ بْنُ مَرْثَدٍ، عَنْ زَاذَانَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ﷺ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: حَسِّنُوْا الْقُرْآنَ بِأَصْوَاتِكُمْ، فَإِنَّ الصَّوْتَ الْحَسَنَ يَزِيْدُ الْقُرْآنَ حُسْنًا.

رَوَاهُ فِي الرِّسَالَةِ.

’’حضرت براء بن عازب ﷺ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے سنا: قرآن کو اپنی آوازوں کے ساتھ خوشنما بنایا کرو، کیونکہ اچھی آواز قرآن کے حسن کو بڑھا دیتی ہے۔‘‘

٣/١٨. عَنِ الْقُشَيْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ عَبْدَانُ الأَهْوَازِيُّ،

١٧: أخرجه القشيري في الرّسالة، باب السماع: ٥٠٤، الرقم: ٧٣۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: الدارمي في السنن، كتاب فضائل القرآن، باب التغني بالقرآن، ٢/٥٦٥، الرقم: ٣٥٠١، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/٣٨٦، الرقم: ٢١٤١۔

١٨: أخرجه القشيري في الرّسالة، باب السماع: ٥٠٤، ٥٠٥، الرقم: ٧٤۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: عبد الرزاق في المصنف، باب حسن الصوت، ٢/٤٨٤، الرقم: ٤١٧٣، والطبراني في المعجم الأوسط، ٧/٢٩٣، الرقم: ٧٥٣١، والمقدسي في الأحاديث←

قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ الضَّبِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ الرَّبِيْعِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ هَاشِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَحْرَزٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: لِكُلِّ شَيْءٍ حِلْيَةٌ، وَحِلْيَةُ الْقُرْآنِ الصَّوْتُ الْحَسَنُ. رَوَاهُ فِي الرِّسَالَةِ.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہر چیز کا ایک زیور (حسن) ہوتا ہے اور قرآن کا زیور خوبصورت آواز ہے۔''

١٩/٤. عَنِ الْقُشَيْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُوْ الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ الْأَهْوَازِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ الصَّفَّارُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَارِثُ

.... المختارة، ٧/٨٨، الرقم: ٢٤٩٦، والحكيم الترمذي في نوارد الأصول، ٣/٣٤، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٧/١٧١، وقال: رواه البزار عن أنس رضي الله عنه۔

١٩: أخرجه القشيري في الرّسالة، باب السماع: ٥٠٢، ٥٠٣، الرقم: ٧٠۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: البخاري في الصحيح، كتاب الجهاد والسير، باب حفر الخندق، ٣/١٠٤٣، الرقم: ٢٦٧٩، وفي كتاب المناقب، باب دعاء النبي ﷺ أصلح الأنصار والمهاجرة، ٣/١٣٨١، الرقم: ٣٥٨٥، ومسلم في الصحيح، كتاب الجهاد والسير، باب غزوة الأحزاب وهي الخندق، ٣/١٤٣١، الرقم: ١٨٠٤، والترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب مناقب أبي موسى الأشعرى رضي الله عنه، ٥/٦٩٣، الرقم: ٣٨٥٦، والنسائي في السنن الكبرى، ٥/٨٥، الرقم: ٨٣١٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/١٨٧، ٢٠٥، الرقم: ١٢٩٧٤، ١٣١٤٩۔

بْنُ أَبِي أُسَامَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ النَّضْرِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ حُمَيْدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُوْلُ: كَانَتِ الْأَنْصَارُ يَحْفِرُوْنَ الْخَنْدَقَ فَجَعَلُوْا يَقُوْلُوْنَ:

نَحْنُ الَّذِيْنَ بَايَعُوا مُحَمَّدَا ... عَلَى الجِهَادِ مَا بَقِيْنَا أَبَدَا

فَأَجَابَهُمْ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ:

اللّٰهُمَّ، لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَةِ ... فَأَكْرِمِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَة.

رَوَاهُ فِي الرِّسَالَةِ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انصار (مدینہ منورہ کے گرد) خندق کھودنے میں مصروف تھے کہ اُنہوں نے یہ شعر پڑھے: ہم نے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے ہاتھ پر جہاد کی بیعت کی جب تک ہم ہیں۔

حضور نبی اکرم ﷺ نے جواب میں فرمایا:

اے اللہ، اصل زندگی تو آخرت کی زندگی ہے پس تو (اس زندگی میں سرخرو ہونے کے لیے) انصار و مہاجرین پر کرم فرما۔‘‘

٢٠/٥. عَنِ الْقُشَيْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ أَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيُّ،

٢٠: أخرجه القشيري في الرّسالة، باب السماع: ٥٠٤، الرقم: ٧١۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: البخاري في الصحيح، كتاب العيدين، باب سنة العيدين لأهل الإسلام، ١/٣٢٤، الرقم: ٩٠٩، وفي كتاب المناقب، باب مقدم النبي ﷺ وأصحابه المدينة، ٣/١٤٣٠، الرقم: ٣٧١٦، ومسلم في الصحيح، كتاب صلاة ←

قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ مَطَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُبَابُ بْنُ مُحَمَّدٍ التُّسْتَرِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْأَشْعَثِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ الْبُرْسَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها: أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيْقَ ﷺ، دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا قَيْنَتَانِ تُغَنِّيَانِ بِمَا تَقَاذَفَتْ بِهِ الْأَنْصَارُ يَوْمَ بُعَاثٍ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: مِزْمَارُ الشَّيْطَانِ مَرَّتَيْنِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: دَعْهُمَا يَا أَبَا بَكْرٍ، فَإِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ عِيدًا وَعِيْدُنَا هَذَا الْيَوْمُ. رَوَاهُ فِي الرِّسَالَةِ.

’’حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق ﷺ اُن کے ہاں تشریف لائے، تو اُن کے پاس دو گانے والیاں وہ اشعار گا رہی تھیں، جو انصار نے جنگِ بعاث میں ایک دوسرے کے خلاف کہے تھے، (یہ دیکھ کر) حضرت ابوبکر صدیق ﷺ نے دو بار فرمایا: شیطان کی بانسری، اِس پر حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ابوبکر! اِنہیں گانے دو، کیونکہ ہر قوم کی عید ہوتی ہے اور آج کا دن ہماری عید کا دن ہے۔‘‘

٦/٢١. عَنِ الْقُشَيْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ الْأَهْوَازِيُّ، قَالَ:

.... العيدين، باب الرخصة في اللّعب الّذي لا معصية فيه في أيام العيد، ٢/٦٠٩، الرقم: ٨٩٢، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٣/١٨٠، الرقم: ٢٨٧۔

٢١: أخرجه القشيري في الرّسالة، باب السماع: ٥٠٤، الرقم: ٧٢۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: ابن ماجه في السنن، كتاب النكاح، باب الغناء والدف، ١/٦١٢، الرقم: ١٩٠٠، والنسائي في السنن الكبرى، ٣/٣٣٢، الرقم: ٥٥٦٦، والبيهقي في السنن الكبرى، ٧/٢٨٩، الرقم: ١٤٤٦٨۔

أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ الضَّبِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنا أَبُوْ كَامِلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ، عَنِ الْأَجْلَحِ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها: أَنَّهَا أَنْكَحَتْ ذَاتَ قَرَابَتِهَا مِنَ الْأَنْصَارِ. فَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: أَهْدَيْتُمُ الْفَتَاةَ؟ قَالَتْ: نَعَمْ. قَالَ: فَأَرْسَلْتِ مَنْ يُغَنِّي؟ قَالَتْ: لَا. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِنَّ الْأَنْصَارَ فِيْهِمْ غَزَلٌ، فَلَوْ أَرْسَلْتُمْ مَنْ يَقُوْلُ:

أَتَيْنَاكُمْ أَتَيْنَاكُمْ فَحَيُّونَا نُحَيِّيكُمْ.

رَوَاهُ فِي الرِّسَالَةِ.

’’حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ اُنہوں نے اپنی کسی رشتہ دار انصاری لڑکی کی شادی کی، جب حضور نبی اکرم ﷺ تشریف لائے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے لڑکی کو تحائف بھی دیئے ہیں؟ میں نے عرض کیا: ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے اُس کے ہمراہ کوئی گانے والی بھی بھیجی ہے؟ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: نہیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: انصار گانے کو بہت پسند کرتے ہیں، اگر تم اُس کے ہمراہ کوئی گانے والا کر دیتیں جو یہ کہتا:

ہم تمہارے پاس آئے، ہم تمہارے پاس آئے،
تم ہمیں مبارک باد دو، ہم تمہیں مبارک باد دیں۔‘‘

اَلتَّوْبَةُ وَالْاِسْتِغْفَارُ

﴿توبہ و اِستغفار کا بیان﴾

١/٢٢. عَنِ الْقُشَيْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدَانَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ أَسْلَمَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه، أَنَّ النَّبِيَّ صلی الله عليه وآله وسلم قَالَ: إِذَا أَرَادَ اللهُ بِعَبْدٍ خَيْرًا اسْتَعْمَلَهُ فَقِيلَ لَهُ: كَيْفَ يَسْتَعْمِلُهُ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: يُوَفِّقُهُ لِعَمَلٍ صَالِحٍ قَبْلَ الْمَوْتِ.

رَوَاهُ فِي الرِّسَالَةِ.

''حضرت انس بن مالک رضی الله عنه بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی الله عليه وآله وسلم نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اُس کو (نیک) عمل پر لگا

٢٢: أخرجه القشيري في الرّسالة، باب الإرادة: ٣٢٠، الرقم: ٣٣۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: الترمذي في السنن، كتاب القدر، باب ما جاء أن الله كتب كتابا لأهل الجنة وأهل النار، ٤/٤٥٠، الرقم: ٢١٤٢ (وقال: هذا حديثٌ حسنٌ صحيحٌ)، وابن حبان في الصحيح، ٢/ ٥٣، الرقم: ٣٤١، والحاكم في المستدرك على الصحيحين، ١/ ٤٩٠، الرقم: ١٢٥٧ (وقال: هذا حديثٌ صحيحٌ)، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٥/ ٢٩٥، الرقم: ١٩٣٨، والبيهقي في كتاب الزهد الكبير، ٢/ ٣٠٧، الرقم: ٨١٧، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٤/ ١٢٦، الرقم: ٥٠٨٦۔

دیتا ہے۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! کس طرح اُس سے عمل کراتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اُسے موت سے پہلے اعمالِ صالحہ کی توفیق بخشتا ہے۔‘‘

٢/٢٣. عَنِ الْقُشَيْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ فُوْرَكٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَحْمُوْدِ بْنِ خَرَّازٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضْلِ بْنِ جَابِرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ ابْنُ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ زَكَرِيَّا، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: التَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهُ، وَإِذَا أَحَبَّ اللهُ عَبْدًا لَمْ يَضُرَّهُ ذَنْبٌ، ثُمَّ تَلَا: ﴿إِنَّ اللهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ﴾ [البقرة، ٢: ٢٢٢] **قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، وَمَا عَلَامَةُ التَّوْبَةِ؟ قَالَ: النَّدَامَةُ. رَوَاهُ فِي الرِّسَالَةِ.**

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: گناہ سے توبہ کرنے والا ایسے ہے جیسے اُس نے گناہ کیا ہی نہیں اور جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت رکھتا ہے، تو کوئی گناہ اُسے ضرر نہیں پہنچا سکتا (یعنی اللہ تعالیٰ اپنے محبوب بندے کو سابقہ گناہوں سے توبہ کی توفیق عطا فرما کر اعمالِ صالحہ کی طرف ہدایت دیتا ہے)۔ اِس کے بعد آپ ﷺ نے سورۂ بقرۃ کی یہ آیت پڑھی: (بے شک اللہ بہت توبہ کرنے والوں سے محبت فرماتا ہے اور خوب پاکیزگی اختیار

٢٣: أخرجه القشيري في الرّسالة، باب التوبة: ١٦٨، الرقم: ١۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: الديلمي في مسند الفردوس، ٢/٧٧، الرقم: ٢٤٣٢، والبيهقي في شعب الإيمان، ٥/٤٣٩، الرقم: ٧١٩٦، والسيوطي في الدر المنثور، ١/٦٢٦۔

کرنے والوں سے محبت فرماتا ہے۔) آپ ﷺ کی بارگاہ میں عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! توبہ کی علامت کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ندامت۔‘‘

٣/٢٤. عَنِ الْقُشَيْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدَانَ الْأَهْوَازِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُوْ الْحُسَيْنِ أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ الصَّفَّارُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ جَابِرٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوْسَى، قَالَ: حَدَّثَنَا غَسَّانُ بْنُ عُبَيْدٍ، عَنْ أَبِي عَاتِكَةَ طَرِيْفِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: مَا مِنْ شَيءٍ أَحَبُّ إِلَى اللهِ مِنْ شَابٍّ تَائِبٍ. رَوَاهُ فِي الرِّسَالَةِ.

’’حضرت انس بن مالک ﷺ، حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کو اُس جوان سے بڑھ کر کوئی چیز محبوب نہیں جو گناہوں سے توبہ کر چکا ہو۔‘‘

٢٤: أخرجه القشيري في الرّسالة، باب التوبة: ١٦٨، الرقم: ٢۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: الديلمي في مسند الفردوس، ٤/٤٨، الرقم: ٦١٥٣، والمناوي في فيض القدير، ٥/٤٨٤۔

اَلْمُجَاهَدَةُ وَالْإِسْتِقَامَةُ

﴿مجاہدہ اور اِستقامت کا بیان﴾

۱/۲۵. عَنِ الْقُشَيْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ الْأَهْوَازِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ الصَّفَّارُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْفَضْلِ الإِسْقَاطِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ كَاسِبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی الله عنه قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَنْ أَفْضَلِ الْجِهَادِ، فَقَالَ: كَلِمَةُ عَدْلٍ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ. فَدَمَعَتْ عَيْنَا أَبِي سَعِيْدٍ. رَوَاهُ فِي الرِّسَالَةِ.

’’حضرت ابو سعید خدری رضی الله عنه سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ سے سب سے افضل جہاد کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ظالم بادشاہ کے سامنے عدل پر مبنی بات کرنا۔ (یہ روایت کرتے ہوئے) حضرت ابو سعید رضی الله عنه کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔‘‘

۲۵: أخرجه القشيري في الرّسالة، باب المجاهدة: ۱۷۶، الرقم: ۳۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: الترمذي في السنن، كتاب الفتن، باب ما جاء أفضل الجهاد كلمة عدل عند سلطان جائر، ٤/٤٧١، الرقم: ٢١٧٤، وأبو داود في السنن، كتاب الملاحم، باب الأمر والنهي، ٤/١٢٤، الرقم: ٤٣٤٤، وابن ماجه في السنن، كتاب الفتن، باب الأمر بالمعروف والنهي عن المنكر، ٢/١٣٢٩، الرقم: ٤٠١١، والبيهقي في شعب الإيمان، ٦/ ٩٣، الرقم: ٧٥٨٢۔

٢٦/٢. عَنِ الْقُشَيْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ الْأَهْوَازِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ الصَّفَّارُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَيُّوْبَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو هَاشِمٍ صَاحِبُ الزَّعْفَرَانِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه أَنَّهُ حَدَّثَهُ، قَالَ: جَاءَتْ فَاطِمَةُ رضي الله عنها بِكِسْرَةِ خُبْزٍ لِرَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم فَقَالَ: مَا هَذِهِ الْكِسْرَةُ يَا فَاطِمَةُ؟ قَالَتْ: قُرْصٌ خَبَزْتُهُ، وَلَمْ تَطِبْ نَفْسِي حَتَّى أَتَيْتُكَ بِهَذِهِ الْكِسْرَةِ. فَقَالَ: أَمَا إِنَّهُ أَوَّلُ طَعَامٍ دَخَلَ فَمَ أَبِيْكِ مُنْذُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ.

رَوَاهُ فِي الرِّسَالَةِ.

وَفِي بَعْضِ الرِّوَايَاتِ: جَاءَتْ فَاطِمَةُ رضي الله عنها بِقُرْصِ شَعِيْرٍ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے روٹی کا ایک ٹکڑا لے کر آئیں۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دریافت فرمایا: اے فاطمہ! یہ ٹکڑا کیسا ہے؟ عرض کیا: میں نے ایک روٹی پکائی تھی۔ آپ کے بغیر میرے دل نے اِسے کھانا پسند نہ کیا۔ لہٰذا میں یہ ٹکڑا لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی ہوں۔ اِس پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہ پہلا کھانا ہے، جو تین دنوں میں تمہارے باپ کے منہ میں گیا ہے۔‘‘

٢٦: أخرجه القشيري في الرّسالة، باب الجوع وترك الشهوة: ٢٣٤، الرقم: ١٦۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: أحمد بن حنبل في المسند، ٢١٣/٣، الرقم: ١٣٢٤٦، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٥٨/١، الرقم: ٧٥٠، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ١٦٧/٧، الرقم: ٢٥٩٧۔

اور بعض روایات میں ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا جو کی روٹی لائی تھیں۔

۳/۲۷. عَنِ الْقُشَيْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الإِمَامُ أَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ فُوْرَكٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ أَحْمَدَ الْأَصْبَهَانِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُوْ بِشْرٍ يُوْنُسُ بْنُ حَبِيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ ثَوْبَانَ مَولَى النَّبِيِّ ﷺ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اسْتَقِيْمُوا وَلَنْ تُحْصُوا وَاعْلَمُوا أَنَّ خَيْرَ دِيْنِكُمُ الصَّلَاةُ، وَلَنْ يُّحَافِظَ عَلَى الْوُضُوءِ إِلَّا مُؤْمِنٌ. رَوَاهُ فِي الرِّسَالَةِ.

''حضور نبی اکرم ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ، آپ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: دین پر قائم رہو اگرچہ تم اِس کا احاطہ نہیں کر سکتے۔ یہ بات جان لو کہ تمہارے دین میں سب سے افضل عمل نماز ہے اور مؤمن کے سوا کوئی وضو کی پابندی نہیں کرے گا۔''

۲۷: أخرجه القشيري في الرّسالة، باب الاستقامة: ۳۲٦، الرقم: ۳٤۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: ابن ماجه في السنن، كتاب الطهارة وسننها، باب المحافظة على الوضوء، ۱/۱۰۱، الرقم: ۲۷۷، والدارمي في السنن، كتاب الطهارة، باب ما جاء في الطهور، ۱/۱۷٤، الرقم: ٦۵۵، ومالك في الموطأ، ۱/۳٤، الرقم: ٦٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ۵/۲۷٦، الرقم: ۲۲٤۳۲، والحاكم في المستدرك على الصحيحين، ۱/۲۲۰، الرقم: ٤٤۷۔

اَلزُّهْدُ وَالْوَرَعُ وَالتَّقْوَى

﴿ زُہد و ورع اور تقویٰ کا بیان ﴾

١/٢٨. عَنِ الْقُشَيْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَينِ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الْمُزَكِّيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ سُلَيْمَانَ الزَّاهِدُ قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي طَاهِرٍ الْخُرَاسَانِيُّ. قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْعَيْزَارِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ الْفَرْيَابِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الْأَجْلَحِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ الدُّوَلِيِّ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: **مِنْ حُسْنِ إِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَا لَا يَعْنِيهِ.** رَوَاهُ فِي الرِّسَالَةِ.

''حضرت ابو ذر غفاری ﷺ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کسی شخص کے اسلام کی خوبصورتی یہ ہے کہ وہ بے فائدہ چیزوں کو ترک کر دے۔''

٢٨: أخرجه القشيري في الرّسالة، باب الورع: ١٩٤، الرقم: ٧.

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: الترمذي في السنن، كتاب الزهد، باب فيمن تكلم بكلمة يضحك بها النّاس، ٥٥٨/٤، الرقم: ٢٣١٧-٢٣١٨، وابن ماجه في السنن، كتاب الزهد، باب كف اللسان في الفتنة، ١٣١٥/٢، الرقم: ٣٩٧٦، ومالك في الموطأ، ٩٠٣/٢، الرقم: ١٦٠٤، وابن حبان في الصحيح، ٤٦٦/١، الرقم: ٢٢٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢٠١/١، الرقم: ١٧٣٧.

۲۹/۲. عَنِ الْقُشَيْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا حَمْزَةُ بْنُ يُوْسُفَ السَّهْمِيُّ الْجُرْجَانِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُوْ الْحَسَنِ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ يَعْقُوْبَ الْمُقْرِيُّ بِبَغْدَادَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُجَاشِعٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا كَثِيْرُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ هِشَامٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ أَبِي فَرْوَةَ، عَنْ أَبِي خَلَّادٍ: وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِذَا رَأَيْتُمُ الرَّجُلَ قَدْ أُوْتِيَ زُهْدًا فِي الدُّنْيَا وَمَنْطِقًا فَاقْتَرِبُوا مِنْهُ فَإِنَّهُ يُلَقِّنُ الْحِكْمَةَ. رَوَاهُ فِي الرِّسَالَةِ.

’’صحابیِ رسول حضرت ابو خلاد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم کسی انسان کو دیکھو کہ اُسے اِس دنیا سے بے رغبتی کی توفیق اور قلتِ گفتار عطا کی گئی ہے تو تم اُس کا قرب حاصل کرو، کیونکہ وہ حکمت کی تلقین کرتا ہے۔‘‘

۳۰/۳. عَنِ الْقُشَيْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ الْأَهْوَازِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا

۲۹: أخرجه القشيري في الرّسالة، باب الزهد: ۲۰۲، الرقم: ۸۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: ابن ماجه في السنن، كتاب الزهد، باب الزهد في الدنيا، ۱۳۷۳/۲، الرقم: ٤۱۰۱، والطبراني في المعجم الكبير، ۳۹۲/۲۲، الرقم: ۹۷۵، والبيهقي في شعب الإيمان، ۳٤٦/۷، الرقم: ۱۰۵۲۹، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٤۰٥/۱۰۔

۳۰: أخرجه القشيري في الرّسالة، باب القناعة: ۲٦٤، الرقم: ۲٤۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: ابن ماجه في السنن، كتاب الزهد، باب الورع والتقوى، ۱٤۱۰/۲، الرقم: ٤۲۱۷، والطبراني في مسند الشاميين، ۲۱٥/۱، الرقم: ۳۸٥،—

أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْبَصْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَيُّوبَ الْمُقْرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ الرَّبِيْعِ الزَّهْرَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ زَكَرِيَّا، عَنْ أَبِي رَجَاءٍ، عَنْ بُرْدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ مَكْحُوْلٍ، عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: كُنْ وَرِعًا تَكُنْ أَعْبَدَ النَّاسِ، وَكُنْ قَنِعًا تَكُنْ أَشْكَرَ النَّاسِ، وَأَحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِکَ تَكُنْ مُؤْمِنًا، وَأَحْسِنْ مُجَاوَرَةَ مَنْ جَاوَرَکَ تَكُنْ مُسْلِمًا وَأَقِلَّ الضَّحِکَ فَإِنَّ كَثْرَةَ الضَّحِکِ تُمِيْتُ الْقَلْبَ. رَوَاهُ فِي الرِّسَالَةِ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: پرہیزگار بنو، تم سب سے زیادہ عبادت گزار بن جاؤ گے۔ قناعت کرنے والے بنو، تو تم سب سے زیادہ شکر گزار بن جاؤ گے۔ دوسرے لوگوں کے لئے وہی پسند کرو جو تم اپنے لئے پسند کرتے ہو تو تم مومن بن جاؤ گے۔ اپنے پڑوسی سے اچھی طرح سے پیش آؤ، تم (پکے) مسلمان بن جاؤ گے۔ کم ہنسو، کیونکہ زیادہ ہنسنا دل کو مردہ کر دیتا ہے۔‘‘

٤/٣١. عَنِ الْقُشَيْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ الْأَهْوَازِيُّ، قَالَ:

.... والبيهقي في شعب الإيمان، ٥/٥٣، الرقم: ٥٧٥٠، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ١٠/٣٦٥۔

٣١: أخرجه القشيري في الرّسالة، باب الحرية: ٣٤٨، الرقم: ٤٠۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: ابن أبي شيبة في المصنف، ٧/١٠٦، الرقم: ٣٤٥٥٢، والبيهقي في المدخل إلى السنن الكبرى: ٤٢٧، الرقم: ٧٨٦، والديلمي في مسند الفردوس، ١/٣٤٢، الرقم: ١٣٦٥، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ١/١٣٩۔

أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْبَصْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي قُمَاشٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ النَّطَّاحِ، قَالَ: حَدَّثَنَا نُعَيْمُ بْنُ مُوَرِّعِ بْنِ ثُوْبَةَ، عَنْ إِسْمَاعِيْلَ الْمَكِّيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ طَاؤُسَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم : إِنَّمَا يَكْفِي أَحَدَكُمْ مَا قَنَعَتْ بِهِ نَفْسُهُ، وَإِنَّمَا يَصِيْرُ إِلَى أَرْبَعَةِ أَذْرُعٍ وَشِبْرٍ وَإِنَّمَا يَرْجِعُ الْأَمْرُ إِلَى آخِرٍ.

رَوَاهُ فِي الرِّسَالَةِ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کسی کے لئے (دنیا میں سے) صرف اُسی قدر کافی ہے، جس سے اس کا نفس قناعت کرے کیونکہ وہ صرف چار ہاتھ اور ایک بالشت زمین میں جائے گا، اور بے شک فیصلہ تو انجام پر ہی ٹھہرتا ہے۔‘‘

٣٢/٥. عَنِ الْقُشَيْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدَانَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبَّاسُ بْنُ الْفَضْلِ الإِسْقَاطِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ هُرْمَزَ نَافِعُ ابْنُ هُرْمَزَ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا رضي الله عنه يَقُوْلُ: قِيْلَ: يَا نَبِيَ اللهِ، مَنْ آلُ مُحَمَّدٍ؟ قَالَ: كُلُّ تَقِيٍّ.

٣٢: أخرجه القشيري في الرّسالة، باب التقوى: ١٨٨، الرقم: ٦۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: الطبراني في المعجم الأوسط، ٣/٣٣٨، الرقم: ٣٣٣٢، وفي المعجم الصغير، ١/١٩٩، الرقم: ٣١٨، والديلمي في مسند الفردوس، ١/٤١٨، الرقم: ١٦٩٢، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/٢٦٩، والسيوطي في الدر المنثور، ٤/٦٠۔

رَوَاهُ فِي الرِّسَالَةِ.

''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا: یا نبی اللہ! آلِ محمد کون لوگ ہیں؟ فرمایا: ہر متقی۔''

اَلْخَوْفُ وَالرَّجَاءُ

﴿خشیتِ الٰہی اور رحمتِ الٰہی کی اُمید کا بیان﴾

١/٣٣. عَنِ الْقُشَيْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الإِمَامُ أَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ فَوْرَكٍ رضي الله عنه، قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَحْمُوْدِ بْنِ خُرَّزَاذَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَسِيْحُ بْنُ حَاتِمٍ الْعُكْلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَجَبِيُّ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ حَاتِمٍ الْعَتَكِيِّ، عَنِ ابْنِ أَبِي صَدَقَةَ: عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: بَيْنَا رَجُلٌ فِيْمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ لَمْ يَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ إِلَّا التَّوْحِيْدَ، فَقَالَ لِأَهْلِهِ: إِذَا مِتُّ فَاحْرِقُوْنِي، ثُمَّ اسْحَقُوْنِي، ثُمَّ ذَرُّوْا نِصْفِي فِي الْبَرِّ وَنِصْفِي فِي الْبَحْرِ فِي يَوْمٍ رِيْحٍ. فَفَعَلُوْا...... فَقَالَ اللهُ عزوجل لِلرِّيْحِ: أَدِّي مَا أَخَذْتِ، فَإِذَا هُوَ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَقَالَ لَهُ: مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا

٣٣: أخرجه القشيري في الرّسالة، باب التوحيد: ٤٥٤، الرقم: ٥٩۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: البخاري في الصحيح، كتاب أحاديث الأنبياء، باب حديث الغار، ٣/١٢٨٢، الرقم: ٣٢٩١، ومسلم في الصحيح، كتاب التوبة، باب في سعة رحمة الله تعالى وأنها سبقت غضبه، ٤/٢١١٠، الرقم: ٢٧٥٦، والنسائي في السنن، كتاب الجنائز، باب أرواح المؤمنين، ٤/١١٢، الرقم: ٢٠٧٩، وابن ماجه في السنن، كتاب الزهد، باب ذكر التوبة، ٢/١٤٢١، الرقم: ٤٢٥٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/١٣، الرقم: ١١١١١۔

صَنَعْتَ؟ فَقَالَ: اسْتِحْيَاءً مِنْکَ، فَغَفَرَ لَهُ. رَوَاهُ فِي الرِّسَالَةِ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم سے پہلے لوگوں میں ایک شخص تھا جس نے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر ایمان لانے کے علاوہ کوئی نیکی نہ کی تھی، (وقتِ نزع) اُس نے اپنے گھر والوں سے کہا: جب میں مر جاؤں تو مجھے جلا دینا، پھر مجھے خاک بنا دینا اور جس دن تیز ہوا چل رہی ہو اُس دن اُس کا آدھا حصہ خشکی میں اُڑا دینا اور آدھا سمندر میں بہا دینا۔ اُس کے گھر والوں نے اُس کے مرنے کے بعد ایسا ہی کیا۔ اللہ تعالیٰ نے ہوا کو حکم دیا کہ جو کچھ تو نے لیا ہے، پیش کرو۔ چنانچہ وہ شخص اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اُس سے دریافت فرمایا: تجھے کس چیز نے ایسا کرنے پر مجبور کیا؟ اُس نے عرض کیا: (مولا!) تجھ سے شرم کی وجہ سے، اِس پر اللہ تعالیٰ نے اُسے بخش دیا۔''

۲/۳۴. عَنِ الْقُشَيْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ

۳۴: أخرجه القشيري في الرّسالة، باب الخوف: ۲۱٤، الرقم: ۱۲۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: البخاري في الصحيح، كتاب الرقاق، باب قول النبي صلی الله عليه وآله وسلم: لو تعلمون ما أعلم، ۵/۲۳۷۹، الرقم: ٦۱۲۱، ومسلم في الصحيح، كتاب الفضائل، باب توقيره وترك إكثار سؤاله، ٤/۱۸۳۲، الرقم: ۲۳۵۹، والترمذي في السنن، كتاب الزهد، باب في قول النبي صلی الله عليه وآله وسلم: لو تعلمون ما أعلم لضحكتم قليلا، ٤/۵۵٦، الرقم: ۲۳۱۳، وابن ماجة في السنن، كتاب الزهد، باب الحزن والبكاء، ۲/۱٤۰۲، الرقم: ٤۱۹۱، وابن حبان في الصحيح، ۲/۷۳، الرقم: ۳۵۸، وابن خزيمة في الصحيح، ۲/۳۲٤، الرقم: ۱۳۹۵، والحاكم في المستدرك على الصحيحين، ۲/۵۵٤، الرقم: ۳۸۸۳، والدارمي في السنن، ۲/۳۹٦، الرقم: ۲۷۳۵۔

إِبْرَاهِيْمَ الْمَهْرُجَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الشُّرَفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ هَاشِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم: لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا. رَوَاهُ فِي الرِّسَالَةِ.

''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر تمہیں اُن اُمور کا علم ہو جائے، جن کا مجھے علم ہے، تو تمہاری ہنسی کم ہو جائے اور رونا زیادہ ہو جائے۔''

٣/٣٥. عَنِ الْقُشَيْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ أَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ العَبَّاسِ الأَصَمُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْخَضِرُ بْنُ أَبَانَ الْهَاشِمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَوَّارٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه، أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله وسلم دَخَلَ عَلَى شَابٍّ وَهُوَ فِي الْمَوْتِ، فَقَالَ: كَيْفَ تَجِدُکَ؟

٣٥: أخرجه القشيري في الرّسالة، باب أحوالهم عن الخروج من الدنيا: ٤٦٢، الرقم: ٦١۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: الترمذي في السنن، كتاب الجنائز، باب (١١)، ٣/٣١١، الرقم: ٩٨٣، وابن ماجه في السنن، كتاب الزهد، باب ذكر الموت والاستعداد له، ٢/١٤٢٣، الرقم: ٤٢٦١، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/٢٦٢، الرقم: ١٠٩٠١، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٤/٤١٣، الرقم: ١٥٨٧، وعبد بن حميد في المسند، ١/٤٠٤، الرقم: ١٣٧٠۔

فَقَالَ: أَرْجُو اللهَ تَعَالَى وَأَخَافُ ذُنُوبِي، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: شَيْئَانِ لَا يَجْتَمِعَانِ فِي قَلْبِ عَبْدٍ فِي هَذَا الْمَوْطِنِ إِلَّا أَعْطَاهُ اللهُ مَا يَرْجُو، وَآمَنَهُ مِمَّا يَخَافُ. رَوَاهُ فِي الرِّسَالَةِ.

''حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ ایک ایسے نوجوان کے پاس تشریف لے گئے جو فوت ہونے کے قریب تھا، آپ ﷺ نے اُس سے دریافت فرمایا: تم اپنے بارے میں کیا محسوس کرتے ہو؟ وہ عرض کرنے لگا: بے شک مجھے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے (رحمت کی) اُمید بھی ہے اور اپنے گناہوں کا خوف بھی۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وقتِ نزاع بندۂ مومن کے دل میں جب یہ دونوں باتیں جمع ہوتی ہیں تو اللہ تعالیٰ اُسے وہی عطا فرماتا ہے جس کی وہ اُمید رکھتا ہے اور جس کا اُسے ڈر ہوتا ہے اُس سے بے خوف کرتا ہے۔''

٣٦/٤. عَنِ الْقُشَيْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدَانَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُبَيْشٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اللَّيْثِيُّ،

٣٦: أخرجه القشيري في الرّسالة، باب الحزن: ٢٣٠، الرقم: ١٥۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: مسلم في الصحيح، كتاب البر والصلة والآداب، باب ثواب المؤمن فيما يصيبه من مرض، ٤/١٩٩٢، الرقم: ٢٥٧٣، والترمذي في السنن، كتاب الجنائز، باب ما جاء في ثواب المريض، ٣/٢٩٨، الرقم: ٩٦٦، والبيهقي في شعب الإيمان، ٧/١٥٧، الرقم: ٩٨٣١، والديلمي في مسند الفردوس، ٤/٤٩، الرقم: ٦١٥٦۔

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءَ بْنَ يَسَارٍ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ أَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَا مِنْ شَيْءٍ يُصِيْبُ الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ، مِنْ وَصَبٍ، أَوْ نَصَبٍ، أَوْ حَزَنٍ، أَوْ أَلَمٍ يَهُمُّهُ، إِلَّا كَفَّرَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ مِنْ سَيِّئَاتِهِ. رَوَاهُ فِي الرِّسَالَةِ.

’’حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اُنہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: تھکان، بیماری، غم، یا بے قرار کرنے والا کوئی بھی دکھ کسی مومن بندے کو لگ جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس کے بدلہ میں اُس کے بعض گناہ معاف فرما دیتا ہے۔‘‘

٣٧/٥. عَنِ الْقُشَيْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدُوْسٍ الْحِيْرِيُّ الْعَدْلُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ دَلُوِيَّةِ الدَّقَّاقُ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيْدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَامِرُ بْنُ أَبِي الْفُرَاتِ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْمَسْعُوْدِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ

٣٧: أخرجه القشيري في الرّسالة، باب الخوف: ٢١٤، الرقم: ١١۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: الترمذي في السنن، كتاب فضائل الجهاد، باب ما جاء في فضل الغبار في سبيل الله، ٤/١٧١، الرقم: ١٦٣٣، والنسائي في السنن، كتاب الجهاد، باب فضل من عمل في سبيل الله على قدمه، ٦/١٢، الرقم: ٣١٠٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٥٠٥، الرقم: ١٠٥٦٧، وابن أبي شيبة في المصنف، ٧/١٢٧، الرقم: ٣٤٧٠٨، والبيهقي في شعب الايمان، ١/٤٩٠، الرقم: ٨٠٠۔

عِيْسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا يَدْخُلُ النَّارَ مَنْ بَكَى مِنْ خَشْيَةِ اللهِ تَعَالَى، حَتَّى يَلِجَ اللَّبَنُ فِي الضَّرْعِ. وَلَا يَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِي سَبِيْلِ اللهِ وَدُخَانُ جَهَنَّمَ فِي مِنْخَرَيْ عَبْدٍ أَبَدًا.

رَوَاهُ فِي الرِّسَالَةِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ کے خوف سے روئے، وہ دوزخ میں نہیں جائے گا، یہاں تک کہ تھنوں میں دودھ واپس نہ چلا جائے (اور یہ ناممکن ہے) اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں غبار (یعنی جہاد کا غبار) اور جہنم کا دھواں (دونوں) ایک بندے کے نتھنوں میں کبھی جمع نہیں ہو سکتے۔‘‘

٣٨/٦. عَنِ الْقُشَيْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ الْأَهْوَازِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ الصَّفَّارُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُسْلِمٍ الثَّقَفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ زَيْدٍ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى مَالِكِ بْنِ دِيْنَارٍ، فَرَأَيْتُ عِنْدَهُ شَهْرَ بْنَ حَوْشَبٍ، فَلَمَّا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِهِ، قُلْتُ لِشَهْرٍ: يَرْحَمُكَ اللهُ تَعَالَى، زَوِّدْنِي، زَوَّدَكَ اللهُ تَعَالَى. فَقَالَ: نَعَمْ، حَدَّثَتْنِي عَمَّتِي أُمُّ الدَّرْدَاءِ، عَنْ

٣٨: أخرجه القشيري في الرّسالة، باب الرجاء: ٢٢٢، الرقم: ١٣۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: أحمد بن حنبل في المسند، ٥/١٥٤، الرقم: ٢١٤٠٦، وابن الجعد في المسند: ٤٩١، الرقم: ٣٤٢٣، وأبو القاسم هبة الله في اعتقاد أهل السنة، ٦/١٠٦٨، الرقم: ١٩٩١، والبيهقى فى شعب الإيمان، ٢/١٦، الرقم: ١٠٤٠، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ١/ ٥٠٩۔

أَبِي الدَّرْدَاءِ، عَنْ نَبِيِّ اللهِ ﷺ عَنْ جِبْرِيْلَ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَبُّكُمْ عزوجل: عَبْدِي، مَا عَبَدْتَنِي وَرَجَوْتَنِي وَلَمْ تُشْرِكْ بِي شَيْئًا غَفَرْتُ لَکَ عَلَى مَا كَانَ مِنْکَ، وَلَوِ اسْتَقْبَلْتَنِي بِمِلْإِ الْأَرْضِ خَطَايَا وَذُنُوباً، اسْتَقْبَلْتُکَ بِمِثْلِهَا مَغْفِرَةً، فَاغْفِرُ لَکَ وَلَا أُبَالِي. رَوَاهُ فِي الرِّسَالَةِ.

''حضرت علاء بن زید رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں حضرت مالک بن دینار رحمہ اللہ کے پاس گیا تو دیکھا کہ اُن کے پاس حضرت شہر بن حوشب رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے ہیں، جب ہم اُن کے پاس سے چلے آئے تو میں نے حضرت شہر رحمہ اللہ سے کہا: اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے! مجھے زادِ راہ دیجئے (یعنی نصیحت کیجئے) اللہ تعالیٰ آپ کو زادِ راہ دے! حضرت شہر بن حوشب رضی اللہ عنہ کہنے لگے: ہاں، مجھے میری پھوپھی اُم درداء نے حدیث بیان کی حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے، کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جبرائیل علیہ السلام نے مجھ سے کہا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے! تو نے اگر میرے ساتھ شرک نہ کیا، میری عبادت کی اور مجھ سے پر اُمید رہا، تو میں تیرے تمام گناہ معاف کر دوں گا۔ اگر تو میرے پاس زمین بھر خطائیں اور گناہ بھی لائے گا تو میں اُتنی ہی مغفرت کے ساتھ تیرا استقبال کروں گا، اور تجھے بخش دوں گا، اور مجھے کوئی پرواہ نہیں۔''

٣٩/٧. عَنِ الْقُشَيْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُوسَى، قَالَ: حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ الْوَلِيْدِ،

٣٩: أخرجه القشيري في الرّسالة، باب الرجاء: ٢٢٢، الرقم: ١٤۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: الطبراني في المعجم الأوسط، ٤/٢٠١، ٢٠٢، الرقم: ٣٩٧٦، وفي المعجم الصغير، ٢/١١٤، الرقم: ٨٧٥، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٥١/٧٤، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/٣٨٠۔

قَالَ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ سُفْيَانَ طَرِيْفٌ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: وَيَقُوْلُ اللهُ تَعَالَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ: أَخْرِجُوْا مِنَ النَّارِ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةِ شَعِيْرٍ مِنْ إِيْمَانٍ، ثُمَّ يَقُوْلُ: أَخْرِجُوْا مِنَ النَّارِ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةِ خَرْدَلٍ مِنْ إِيْمَانٍ، ثُمَّ يَقُوْلُ: وَعِزَّتِي وَجَلَالِي لَا أَجْعَلُ مَنْ آمَنَ بِي سَاعَةً مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ مَنْ لَمْ يُؤْمِنْ بِي. رَوَاهُ فِي الرِّسَالَةِ.

’’حضرت انس بن مالک ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: روزِ قیامت اللہ تعالیٰ فرمائے گا: جس کے دل میں جو کے دانے کے برابر بھی ایمان ہے، اُسے جہنم سے نکال دو۔ پھر فرمائے گا: جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہے، اُسے بھی جہنم سے نکال دو۔ پھر فرمائے گا: مجھے میری عزت و جلال کی قسم! جو شخص مجھ پر ایمان لایا، جو شخص دن یا رات کی کسی (بھی) گھڑی ایمان لایا میں اُسے اُس شخص کے مقام پر نہیں رکھوں گا جو مجھ پر ایمان ہی نہیں لایا۔‘‘

اَلتَّوَكُّلُ

﴿توکل کا بیان﴾

١/٤٠. عَنِ الْقُشَيْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الإِمَامُ أَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ فَوْرَكٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ أَحْمَدَ الأَصْبَهَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ حَبِيْبِ بْنِ عَبْدِ الْقَاهِرِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ: أُرِيْتُ الْأُمَمَ بِالْمَوْسِمِ فَرَأَيْتُ أُمَّتِي قَدْ مَلَأُوا السَّهْلَ وَالْجَبَلَ، فَأَعْجَبَتْنِي كَثْرَتُهُمْ وَهَيْئَتُهُمْ فَقِيْلَ لِي: أَرَضِيْتَ؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: وَمَعَ هَؤُلَاءِ سَبْعُوْنَ أَلْفًا يَدْخُلُوْنَ

٤٠: أخرجه القشيري في الرّسالة، باب التوكل: ٢٧٠، الرقم: ٢٥۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: البخاري في الصحيح، كتاب الرقاق، باب يدخل الجنة سبعون ألفاً بغير حساب، ٥/٢٣٩٦، الرقم: ٦١٧٥، ومسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب الدليل على دخول طوائف من المسلمين الجنة بغير حساب، ١/١٩٧، الرقم: ٢١٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٤٥٤، الرقم: ٤٣٣٩، وابن حبان في الصحيح، ١٣/٤٤٧، الرقم: ٦٠٨٤، والطيالسي في المسند، ١/٤٧، الرقم: ٣٥٢، والحاكم في المستدرك على الصحيحين، ٤/٤٦٠، الرقم: ٨٢٧٨، وأبو يعلى في المسند، ٩/٢٣٣، الرقم: ٥٣٤٠۔

الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ، لَا يَكْتَوُوْنَ، وَلَا يَتَطَيَّرُوْنَ، وَلَا يَسْتَرْقُوْنَ، وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ، فَقَامَ عُكَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ الْأَسَدِيُّ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، ادْعُ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ مِنْهُمْ. فَقَامَ آخَرُ فَقَالَ: ادْعُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ، فَقَالَ: سَبَقَکَ بِهَا عُكَّاشَةُ.

رَوَاهُ فِي الرِّسَالَةِ.

’’حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: حج کے موقع پر مجھے سابقہ اُمتوں کا مشاہدہ کرایا گیا۔ پھر میں نے اپنے اُمتیوں کو دیکھا کہ اُنہوں نے وادیوں اور پہاڑوں کو بھرا ہوا ہے، مجھے اُن کی کثرت اور حالت پر تعجب ہوا۔ مجھ سے پوچھا گیا: کیا آپ راضی ہیں؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں! اللہ تعالیٰ نے فرمایا: آپ کی خاطر اِن کے ساتھ وہ ستر ہزار اُمتی بھی شامل ہیں جو بغیر حساب کے جنت میں جائیں گے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو نہ داغ لگوا کر علاج کراتے تھے، نہ بدشگونی لیتے تھے، اور نہ غیر شرعی جھاڑ پھونک کراتے تھے، یہ اپنے رب پر کاملاً بھروسہ کرتے تھے۔ پس حضرت عکاشہ بن محصن اسدی رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ مجھے اُن میں شامل فرما لے؟ آپ ﷺ نے دعا فرمائی: اے اللہ! اِسے اُن میں شامل فرما لے۔ پھر ایک دوسرے شخص نے کھڑے ہو کر عرض کیا: (یا رسول اللہ!) آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ مجھے بھی اُن میں شامل فرما لے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: عکاشہ اِس معاملے میں تجھ پر سبقت لے گیا ہے۔‘‘

اَلصَّبْرُ وَالشُّكْرُ وَالرِّضَا

﴿صبر وشکر اور رضا کا بیان﴾

١/٤١. عَنِ الْقُشَيْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ الْأَهْوَازِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْبَصْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ الْخَرَّازُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أُسَيْدُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مَسْعُوْدُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ الزَّيَّاتِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها رَفَعَتْهُ، قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ الصَّبْرَ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْأُوْلَى. رَوَاهُ فِي الرِّسَالَةِ.

''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مرفوعا روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: صبر تو وہ ہے، جو صدمہ کی پہلی ٹھوکر لگنے پر کیا جاتا ہے۔''

٤١: أخرجه القشيري في الرّسالة، باب الصبر: ٢٩٤، الرقم: ٢٨۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: البخاري في الصحيح، كتاب الجنائز، باب زيارة القبور، ١/٤٣٠، الرقم: ١٢٢٣، وفي كتاب الجنائز، باب الصبر عند الصدمة الأولى، ١/٤٣٨، الرقم: ١٢٤٠، ومسلم في الصحيح، كتاب الجنائز، باب في الصبر على المصيبة عند الصدمة الأولى، ٢/٦٣٧، الرقم: ٩٢٦، والترمذي في السنن، كتاب الجنائز، باب ما جاء أن الصبر عند الصدمة الأولى ٣/٣١٤، الرقم: ٩٨٨، وأبو داود في السنن، كتاب الجنائز، باب الصبر عند الصدمة، ٣/١٩٢، الرقم: ٣١٢٤، وابن ماجه في السنن، كتاب ما جاء في الجنائز، باب ما جاء في الصبر على المصيبة، ١/٥٠٩، الرقم: ١٥٩٦۔

٢/٤٢. عَنِ الْقُشَيْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدَانَ الْأَهْوَازِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُوْ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الإِسْقَاطِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مِنْجَابٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى، عَنْ أَبِي خَبَّابٍ، عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ رضي الله عنها، مَعَ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، فَقُلْتُ: أَخْبِرِيْنَا بِأَعْجَبِ مَا رَأَيْتِ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ. فَبَكَتْ، وَقَالَتْ: وَأَيُّ شَأْنِهِ لَمْ يَكُنْ عَجبًا؟ إِنَّهُ أَتَانِي فِي لَيْلَةٍ فَدَخَلَ مَعِي فِي فِرَاشِي، أَوْ قَالَتْ: فِي لِحَافِي حَتَّى مَسَّ جِلْدِي جِلْدَهُ قَالَ: يَا بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ، ذَرِيْنِي أَتَعَبَّدُ لِرَبِّي. قَالَتْ: قُلْتُ: إِنِّي أُحِبُّ قُرْبَكَ فَأَذِنْتُ لَهُ، فَقَامَ إِلَى قِرْبَةٍ مِنْ مَاءٍ فَتَوَضَّأَ وَأَكْثَرَ صَبَّ الْمَاءِ، ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي فَبَكَى، حَتَّى سَالَتْ دَمُوْعُهُ عَلَى صَدْرِهِ، ثُمَّ رَكَعَ فَبَكَى، ثُمَّ سَجَدَ فَبَكَى، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَبَكَى، فَلَمْ يَزَلْ كَذَلِكَ حَتَّى جَاءَ بِلَالٌ فَآذَنَهُ بِالصَّلَاةِ. فَقُلْتُ لَهُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَا يُبْكِيْكَ، وَقَدْ غَفَرَ اللهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ؟ فَقَالَ: أَفَلَا أَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْرًا؟ وَلِمَ لَا أَفْعَلُ، وَقَدْ أَنْزَلَ اللهُ عَلَيَّ: ﴿إِنَّ فِى خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ

٤٢: أخرجه القشيري في الرّسالة، باب الشكر: ٢٨٢، الرقم: ٢٦۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: ابن حبان في الصحيح، ٣٨٦/٢، الرقم: ٦٢٠، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢٤٣/٢، الرقم: ٢٢٥٥، والحسيني في البيان والتعريف، ١٢٥/١، الرقم: ٣٢٣۔

وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ﴾ [آل عمران، ۳: ۱۹۰]. رَوَاهُ فِي الرِّسَالَةِ.

''حضرت عطاءؒ سے مروی ہے کہ میں حضرت عبید بن عمیرؒ کے ساتھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا، اور عرض کیا: آپ نے رسول اللہ ﷺ میں کون سی بات سب سے زیادہ پسندیدہ دیکھی ہے وہ ہمیں بیان فرمایئے۔ آپ یہ سن کر رو پڑیں اور فرمانے لگیں: حضور نبی اکرم ﷺ کی کون کون سی بات پسندیدہ نہ تھی؟ ایک رات آپ ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور میرے ساتھ میرے بستر میں یا فرمایا میرے لحاف میں داخل ہو گئے۔ یہاں تک کہ میرا جسم اُن کے جسم کے ساتھ مس ہو گیا، پھر فرمانے لگے: اے ابو بکر کی بیٹی! مجھے اجازت دو میں اپنے رب کی عبادت کر لوں۔ میں نے عرض کیا: میں آپ کے قریب رہنا چاہتی ہوں، پھر میں نے آپ ﷺ کو اجازت دے دی۔ آپ ﷺ اُٹھ کر پانی کے مشکیزے کی طرف گئے اور وضوء کیا اور بہت سا پانی بہایا۔ پھر نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہوگئے اور آپ ﷺ رونے لگے، یہاں تک کہ آپ ﷺ کے آنسو، آپ ﷺ کے سینہ مبارک پر بہنے لگے۔ پھر رکوع میں گئے تو گریہ کرتے رہے۔ اِسی طرح حالتِ سجدہ میں بھی روتے رہے پھر سر اُٹھایا تو روتے رہے۔ آپ ﷺ اِسی طرح گریہ و زاری کرتے رہے، حتی کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے آ کر آپ ﷺ کو نماز کی اطلاع دی۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کو کیا چیز رُلاتی ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی خاطر آپ کی اُمت کے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف فرما دیئے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں؟ اور میں ایسا کیوں نہ کروں جبکہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر یہ آیت اُتاری ہے: ﴿بے شک آسمانوں اور زمین کی تخلیق میں اور شب و روز کی گردش میں عقلِ سلیم والوں کے لیے (اللہ کی قدرت کی) نشانیاں ہیںo﴾۔''

٤٣/٣. عَنِ الْقُشَيْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ الْأَهْوَازِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْبَصْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْكَرِيْمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ السَّلَّالُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ الْعَبَادَانِيُّ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عِيْسَى الرَّقَاشِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: بَيْنَا أَهْلُ الْجَنَّةِ فِي مَجْلِسٍ لَهُمْ، إِذْ سَطَعَ لَهُمْ نُوْرٌ عَلَى بَابِ الْجَنَّةِ، فَرَفَعُوْا رُؤُوْسَهُمْ، فَإِذَا الرَّبُّ تَعَالَى قَدْ أَشْرَفَ عَلَيْهِمْ، فَقَالَ: يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ، سَلُوْنِي. فَقَالُوْا: نَسْأَلُکَ الرِّضَا عَنَّا، قَالَ تَعَالَى: رِضَايَ قَدْ أَحَلَّكُمْ دَارِي، وَأَنَا لَكُمْ، كَرَامَتِي هَذَا أَوَانُهَا، فَاسْأَلُوْنِي. قَالُوْا: نَسْأَلُکَ الزِّيَادَةَ. قَالَ: فَيُؤْتُوْنَ بِنَجَائِبَ مِنْ يَاقُوْتٍ أَحْمَرَ أَزِمَّتُهَا زُمُرُّدٌ أَخْضَرُ، وَيَاقُوْتٌ أَحْمَرُ، فَجَاؤُوْا عَلَيْهَا، تَضَعُ حَوَافِرَهَا عِنْدَ مُنْتَهَى طَرْفِهَا فَيَأْمُرُ اللهُ سُبْحَانَهُ بِأَشْجَارٍ عَلَيْهَا الثِّمَارُ، وَتَجِيءُ جَوَارٍ مِنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ، وَهُنَّ يَقُلْنَ: نَحْنُ النَّاعِمَاتُ فَلَا نَبُؤُسُ، وَنَحْنُ الْخَالِدَاتُ فَلَا نَمُوْتُ، أَزْوَاجُ قَوْمٍ مُؤْمِنِيْنَ كِرَامٍ، وَيَأْمُرُ اللهُ

٤٣: أخرجه القشيري في الرّسالة، باب الرضا: ٣٠٨، الرقم: ٣١۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: ابن ماجه في السنن، المقدمة، باب فيما أنكرت الجهمية، ١/٦٥، الرقم: ١٨٤، وأبو القاسم هبة اللّٰه في اعتقاد أهل السنة، ٣/٤٨٢، الرقم: ٨٣٦، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٦/٢٠٨، ٢٠٩، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٤/٣١٠، الرقم: ٥٧٤٦، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٧/٩٨، والسيوطي في الدر المثور، ٧/ ٣٢٤۔

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

سُبْحَانَهُ بِكُثْبَانٍ مِنْ مِسْكٍ أَبْيَضَ أَذْفَرَ، فَتُثِيْرُ عَلَيْهِمْ رِيْحًا يُقَالُ لَهَا الْمُثِيْرَةُ حَتَّى تَنْتَهِيَ بِهِمْ إِلَى جَنَّةِ عَدْنٍ، وَهِيَ قَصَبَةُ الْجَنَّةِ، فَتَقُوْلُ الْمَلَائِكَةُ: يَا رَبَّنَا قَدْ جَاءَ الْقَوْمُ. فَيَقُوْلُ اللهُ: مَرْحَبًا بِالصَّادِقِيْنَ. مَرْحَبًا بِالطَّائِعِيْنَ.

قَالَ: فَيُكْشَفُ لَهُمُ الْحِجَابُ ...... فَيَنْظُرُوْنَ إِلَى اللهِ ﷻ...... فَيَتَّمَتَّعُوْنَ بِنُوْرِ الرَّحْمٰنِ، حَتَّى لَا يُبْصِرَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا ثُمَّ يَقُوْلُ: أَرْجِعُوْهُمْ إِلَى الْقُصُوْرِ بِالتُّحُفِ قَالَ: فَيَرْجِعُوْنَ، وَقَدْ أَبْصَرَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: فَذٰلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى: ﴿نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِيْمٍ﴾ [فصلت، ۴۱: ۳۲]. رَوَاهُ فِي الرِّسَالَةِ.

’’حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اہلِ جنت اپنی مجلس میں بیٹھے ہوں گے کہ یکا یک جنت کے دروازے پر نور ظاہر ہو گا۔ اہلِ جنت اپنا سر اُٹھا کر دیکھیں گے تو اللہ تعالیٰ ان کے سامنے جلوہ گر ہو گا اور فرمائے گا: اے اہلِ جنت! مجھ سے (جو چاہو) مانگ لو، اہلِ جنت جواب دیں گے: ہم صرف یہی چاہتے ہیں کہ تو ہم سے راضی ہو جا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میری رضا ہی کی بدولت تو تم میرے گھر میں آئے ہو اور تمہیں میری طرف سے عزت حاصل ہوئی ہے، یہی وقت ہے مجھ سے مانگ لو، اہلِ جنت عرض کریں گے: ہم تیری مزید رضا چاہتے ہیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر اُن کے پاس سرخ یاقوت کی اونٹنیاں لائی جائیں گی۔ جن کی باگیں سبز رنگ کے زمرد اور سرخ رنگ کے یاقوت کی ہوں گی چنانچہ وہ اُن پر بیٹھ کر آئیں گے۔ اُن اُونٹنیوں کے قدم (تیز رفتاری کے باعث) اِس قدر دور پڑیں گے، جس قدر نگاہ پہنچ سکتی ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ پھلدار درختوں کو حکم دے گا (کہ اُن کے لئے پھل گرائیں)۔ پھر موتی آنکھوں والی

حوریں آئیں گی اور کہیں گی: ہم نازک اندام ہیں، ہمیں کوئی تکلیف نہ ہوگی۔ ہم ہمیشہ جنت میں رہنے والیاں ہیں، ہمیں کبھی موت نہ آئے گی۔ ہم معزز مومنوں کی بیویاں ہیں۔ اللہ تعالیٰ سفید خوشبودار کستوری کے ٹیلے کو حکم فرمائے گا تو وہ اُن پر خوشبو برسائے گا، جس کا نام مثیرہ ہوگا۔ یہاں تک کہ حوریں اُنہیں لے کر جنت عدن میں آ جائیں گی۔ یہ جنت کا بہترین حصہ ہے، یہ دیکھ کر فرشتے کہیں گے: اے ہمارے رب! یہ لوگ آ گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: خوش آمدید! اے سچے لوگو! خوش آمدید۔ اے اطاعت گزارو خوش آمدید۔

''حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر اُن کے لئے پردہ اُٹھایا جائے گا اور وہ اللہ تعالیٰ کی طرف دیکھیں گے اور نورِ رحمٰن کو دیکھ کر اس قدر لطف اندوز ہوں گے کہ ایک دوسرے کو نہیں دیکھیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اِنہیں (ان کو عطا کردہ) تحفوں کے ساتھ (ان کے) محلات میں لے جاؤ، حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب وہ واپس آئیں گے تو ایک دوسرے کو دیکھیں گے۔ پھر حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان اِسی بارے میں ہے: ﴿(یہ) بڑے بخشنے والے، بہت رحم فرمانے والے (رب) کی طرف سے مہمانی ہے۔﴾''

اَلصِّدْقُ وَالْإِخْلَاصُ وَالْيَقِيْنُ

﴿صدق و اخلاص اور یقین کا بیان﴾

١/٤٤. عَنِ الْقُشَيْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الإِمَامُ أَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ فَوْرَكٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ أَحْمَدَ الْأَصْبَهَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ بِشْرٍ يُوْنُسُ بْنُ حَبِيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضي الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم، أَنَّهُ قَالَ: لَا يَزَالُ الْعَبْدُ يَصْدُقُ وَيَتَحَرَّى الصِّدْقَ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللهِ صِدِّيْقًا، وَلَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَكْذِبُ وَيَتَحَرَّى الْكَذِبَ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللهِ كَذَّابًا. رَوَاهُ فِي الرِّسَالَةِ.

٤٤: أخرجه القشيري في الرّسالة، باب الصدق: ٣٣٦، الرقم: ٣٧۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: البخاري في الصحيح، كتاب الأدب، باب قول اللّٰه تعالى: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ﴾ وما ينهى عن الكذب، ٢٢٦١/٥، الرقم: ٥٧٤٣، ومسلم في الصحيح، كتاب البر والصلة والآداب، باب قبح الكذب وحسن الصدق وفضله، ٢٠١٣/٤، الرقم: ٢٦٠٧، والترمذي في السنن، كتاب البر والصلة، باب ما جاء في الصدق والكذب، ٣٤٧/٤، الرقم: ١٩٧١، وأبو داود في السنن، كتاب الأدب، باب في التشديد في الكذب، ٢٩٧/٤، الرقم: ٤٩٨٩، وابن حبان في الصحيح، ٥٠٧/١، الرقم: ٢٧٢۔

''حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: انسان ہمیشہ سچ بولتا رہتا ہے اور سچ بولنے کا ارادہ کرتا ہے حتیٰ کہ وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک صدیق لکھ دیا جاتا ہے، انسان ہمیشہ جھوٹ بولتا رہتا ہے اور جھوٹ بولنے کا ارادہ کرتا ہے حتیٰ کہ وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک جھوٹا لکھ دیا جاتا ہے۔''

٢/٤٥. عَنِ الْقُشَيْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ الْأَهْوَازِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْبَصْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفِرْيَابِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ طَالُوْتَ، قَالَ: حَدَّثَنِي هَانِئُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عُقْبَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ أَبِي عَبْلَةَ الْعُقَيْلِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَطِيَّةُ بْنُ وَشَّاحٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: ثَلَاثٌ لَا يُغِلُّ عَلَيْهِنَّ قَلْبُ مُسْلِمٍ: إِخْلَاصُ الْعَمَلِ لِلّٰهِ، وَمُنَاصَحَةُ وُلَاةِ الْأُمُوْرِ، وَلُزُوْمُ جَمَاعَةِ الْمُسْلِمِينَ. رَوَاهُ فِي الرِّسَالَةِ.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

٤٥: أخرجه القشيري في الرّسالة، باب الإخلاص: ٣٣٠، الرقم: ٣٥۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: الترمذي في السنن، كتاب العلم، باب ما جاء في الحث على تبليغ السماع، ٥/٣٤، الرقم: ٢٦٥٨، وابن ماجة في السنن، المقدمة، باب من بلغ علماً، ١/٨٤، الرقم: ٢٣٠، والدارمي في السنن، المقدمة، باب الاقتداء بالعلماء، ١/٨٧، الرقم: ٢٣٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٨٢، الرقم: ١٦٨٠٠، والبزار في المسند، ٨/٣٤٣، الرقم: ٤٣١٧، والبيهقي في شعب الإيمان، ٦/٦٦، الرقم: ٧٥١٤، والطبراني في المعجم الأوسط، ٥/٢٣٤، الرقم: ٥١٧٩۔

تین باتوں میں مسلمان کے دل کو خیانت نہیں کرنی چاہیے، خلوص نیت کے ساتھ عمل کرنے میں، حکام کو نصیحت کرنے میں اور مسلمانوں کی جماعت کو لازم پکڑ لینے میں۔‘‘

٤٦/٣. عَنْ أَبِي الْقَاسِمِ الْقُشَيْرِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ الشَّيْخَ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيَّ، يَقُوْلُ: وَقَدْ سَأَلْتُهُ عَنِ الإِخْلَاصِ: مَا هُوَ؟ فَقَالَ: سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ سَعِيْدٍ، وَأَحْمَدَ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ زَكَرِيَّا، وَقَدْ سَأَلْتُهُمَا عَنِ الإِخْلَاصِ، فَقَالَا: سَمِعْنَا عَلِيَّ بْنَ إِبْرَاهِيْمَ الشَّقِيْقِيَّ، وَقَدْ سَأَلْنَاهُ عَنِ الإِخْلَاصِ، فَقَالَ: سَمِعْتُ: مُحَمَّدَ بْنَ جَعْفَرٍ الْخَصَّافَ، وَقَدْ سَأَلْتُهُ عَنِ الإِخْلَاصِ، فَقَالَ: سَأَلْتُ أَحْمَدَ بْنَ بَشَّارٍ عَنِ الإِخْلَاصِ: مَا هُوَ؟ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا يَعْقُوْبَ الشَّرِيْطِيَّ عَنِ الإِخْلَاصِ: مَا هُوَ؟ قَالَ: سَأَلْتُ أَحْمَدَ بْنَ غَسَّانَ عَنِ الإِخْلَاصِ: مَا هُوَ؟ قَالَ: سَأَلْتُ عَبْدَ الْوَاحِدِ بْنَ زَيْدٍ عَنِ الإِخْلَاصِ: مَا هُوَ؟ قَالَ: سَأَلْتُ الْحَسَنَ عَنِ الإِخْلَاصِ مَا هُوَ؟ قَالَ: سَأَلْتُ حُذَيْفَةَ عَنِ الإِخْلَاصَ: مَا هُوَ؟ قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الإِخْلَاصِ: مَا هُوَ؟ قَالَ: سَأَلْتُ جِبْرِيْلَ عليه السلام عَنِ الإِخْلَاصِ: مَا هُوَ؟ قَالَ: سَأَلْتُ رَبَّ الْعِزَّةِ عَنِ الإِخْلَاصِ مَا هُوَ؟ قَالَ: سِرٌّ مِنْ سِرِّي اسْتَوْدَعْتُهُ قَلْبَ مَنْ أَحْبَبْتُهُ مِنْ عِبَادِي. رَوَاهُ فِي الرِّسَالَةِ.

٤٦: أخرجه القشيري في الرّسالة، باب الإخلاص: ٣٣٠، ٢٣١، الرقم: ٣٦۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: الديلمي فى مسند الفردوس، ٣/١٨٧، الرقم: ٤٥١٣، والعسقلاني في فتح الباري بشرح صحيح البخاري، ٤/ ١٠٩ (مختصراً)۔

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

’’حضرت حذیفہ ﷛ سے مروی ہے کہ اُنہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے پوچھا کہ اخلاص کیا ہے؟ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں نے حضرت جبریل ﷤ سے پوچھا کہ اخلاص کیا ہے؟ حضرت جبریل نے عرض کیا: میں نے اللہ رب العزت سے پوچھا کہ اخلاص کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ میرے رازوں میں سے ایک راز ہے، جسے میں اُس شخص کے دل میں القاء کرتا ہوں، جس سے میں محبت کرتا ہوں۔‘‘

٤٧/٤. عَنِ الْقُشَيْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْأُسْتَاذُ الإِمَامُ أَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ فَوْرَكٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ مَحْمُودِ بْنِ خُرَّزَاذَ الْأَهْوَازِيُّ بِهَا، قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ أَيُّوْبَ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ، يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، وَشَرِيْكُ بْنُ عَبْدِ اللهِ وَسُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ خَيْثَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: لَا تُرْضِيَنَّ أَحَدًا بِسَخَطِ اللهِ تَعَالَى، وَلَا تَحْمَدَنَّ أَحَدًا عَلَى فَضْلِ اللهِ ﷯، وَلَا تَذُمَّنَّ أَحَدًا عَلَى مَا لَمْ يُؤْتِكَ اللهُ تَعَالَى، فَإِنَّ رِزْقَ اللهِ لَا يَسُوْقُهُ إِلَيْهِ حِرْصُ حَرِيْصٍ وَلَا يَرُدُّهُ عَنْكَ كَرَاهَةُ كَارِهٍ، وَإِنَّ اللهَ تَعَالَى، بِعَدْلِهِ وَقِسْطِهِ جَعَلَ الرَّوْحَ وَالْفَرَحَ فِي

٤٧: أخرجه القشيري في الرّسالة، باب اليقين: ٢٨٨، الرقم: ٢٧۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: الطبراني في المعجم الكبير، ١٠/٢١٥، الرقم: ١٠٥١٤، والقضاعي في مسند الشهاب، ٢/٩١، الرقم: ٩٤٧٠، والبيهقي في شعب الإيمان، ١/٢٢١، الرقم: ٢٠٨، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ٧/١٧٥، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٤/٢٢١۔

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

الرِّضَا وَالْيَقِيْنِ، وَجَعَلَ الْهَمَّ وَالْحُزْنَ فِي الشَّكِّ وَالسَّخَطِ.

رَوَاهُ فِي الرِّسَالَةِ.

’’حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کو ناراض کر کے ہرگز کسی کو راضی نہ کرو اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے کی گئی نوازشات پر کسی اور کی تعریف نہ کرو، اور جو چیزیں اللہ تعالیٰ نے تمہیں عطا نہیں فرمائیں اُن پر کسی کی مذمت نہ کرو۔ کیونکہ کسی حریص کا حرص اللہ تعالیٰ کا رزق اس کے پاس نہیں لا سکتا اور نہ کسی شخص کے ناپسند کرنے سے وہ رزق تم سے روکا جا سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے عدل و انصاف سے راحت اور خوشی، اپنی رضا اور یقین میں رکھی ہے اور غم و اَلم کو شک اور ناراضگی میں رکھا ہے۔‘‘

اَلْحَيَاءُ وَالْغَيْرَةُ

﴿حیاء اور غیرت کا بیان﴾

١/٤٨. عَنِ الْقُشَيْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدُوسِ الْحِيْرِيُّ الْمُزَكِّيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو سَهْلٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ النَّحْوِيُّ بِبَغْدَادَ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْهَيْثَمِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ حَيَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُقَدَّمِيُّ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، رضي الله عنهما، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: اَلْحَيَاءُ مِنَ الْإِيمَانِ. رَوَاهُ فِي الرِّسَالَةِ.

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: حیا ایمان کا حصہ ہے۔''

٤٨: أخرجه القشيري في الرّسالة، باب الحياء: ٣٤٢، الرقم: ٣٨ـ

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: البخاري في الصحيح، كتاب الإيمان، باب الحياء من الإيمان، ١/١٧، الرقم: ٢٤، ومسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب بيان عدد شعب الإيمان، ١/٦٣، الرقم: ٣٦، والترمذي في السنن، كتاب الإيمان، باب ما جاء أن الحياء من الإيمان، ٥/١١، الرقم: ٢٦١٥، والنسائي في السنن، كتاب الإيمان وشرائعه، باب الحياء، ٨/١٢١، الرقم: ٥٠٣٣، وأبو داود في السنن، كتاب الأدب، باب في الحياء، ٤/٢٥٢، الرقم: ٤٧٩٥ـ

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

٤٩/ ٢. عَنِ الْقُشَيْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدُوْسٍ الْمُزَكِّيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُوْ أَحْمَدَ حَمْزَةُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْبَزَّازُ بِبَغْدَادَ، قَالَ: حَدَّثنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبِ بْنِ حَرْبٍ، قَالَ: حَدَّثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ: حَدَّثنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفُرَاتِ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ الْهَجَرِيِّ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ﷛، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا أَحَدٌ أَغْيَرُ مِنَ اللهِ تَعَالَى، وَمِنْ غَيْرَتِهِ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ.

رَوَاهُ فِي الرِّسَالَةِ.

''حضرت عبد اللہ بن مسعود ﷛ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر کوئی غیرت مند نہیں ہے، اِسی غیرت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے تمام فواحش کو، خواہ ظاہری ہوں، یا باطنی، حرام قرار دیا ہے۔''

٤٩: أخرجه القشيري في الرّسالة، باب الغيرة: ٣٩٦، الرقم: ٤٩۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: البخاري في الصحيح، كتاب تفسير القرآن، باب قوله ﷯: ﴿قُلْ إِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ﴾، ٤/١٦٩٩، الرقم: ٤٣٦١، ومسلم في الصحيح، كتاب التوبة، باب غيرة الله تعالى وتحريم الفواحش، ٤/٢١١٤، الرقم: ٢٧٦٠، والترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب منه، ٥/٥٤٢، الرقم: ٣٥٣٠، وابن أبي شيبة في المصنف، ٤/٥٣، الرقم: ١٧٧٠٧، أبو يعلي في المسند، ٩/٥٩، الرقم: ٥١٢٣۔

٣/٥٠. عَنِ الْقُشَيْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ الْأَهْوَازِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ الصَّفَّارُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ بُنَانٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ رِجَاءٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ ﷺ، حَدَّثَهُمْ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ اللهَ يَغَارُ، وَإِنَّ الْمُؤْمِنَ يَغَارُ، وَغَيْرَةُ اللهِ تَعَالَى: أَنْ يَأْتِيَ الْعَبْدُ مَا حَرَّمَ اللهُ عَلَيْهِ. رَوَاهُ فِي الرِّسَالَةِ.

’’حضرت ابو ہریرہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ بھی غیرت کرتا ہے اور مومن بھی غیرت کرتا ہے، اللہ تعالیٰ کو اِس پر غیرت آتی ہے کہ بندہ وہ کام کرے جن کو اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے۔‘‘

٤/٥١. عَنِ الْقُشَيْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيْدٍ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الإِسْمَاعِيْلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ عُثْمَانَ عَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللهِ الْبَصْرِيُّ، قَالَ:

٥٠: أخرجه القشيري في الرّسالة، باب الغيرة: ٣٩٦، الرقم: ٥٠۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: البخاري في الصحيح، كتاب النكاح، باب الغيرة، ٥/٢٠٠٢، الرقم: ٤٩٢٥، ومسلم في الصحيح، كتاب التوبة، باب غيرة اللّٰه تعالٰى وتحريم الفواحش، ٤/٢١١٤، الرقم: ٢٧٦١، والترمذي في السنن، كتاب الرضاع، باب ما جاء في الغيرة، ٣/٤٧١، الرقم: ١١٦٨، وابن حبان في الصحيح، ١/٥٢٨، الرقم: ٢٩٣، وأبو يعلي في المسند، ١٠/٣٩٥، الرقم: ٥٩٩٨۔

٥١: أخرجه القشيري في الرّسالة، باب الحياء: ٣٤٢، الرقم: ٣٩۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: الترمذي في الصحيح، كتاب صفة القيامة والرقائق والورع، باب (٢٤)، ٤/٦٣٧،←

حَدَّثَنَا أَبُوْ أَحْمَدَ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبَانُ بْنُ إِسْحَقَ، عَنِ الصَّبَّاحِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُرَّةَ الْهَمَذَانِيِّ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ ﷺ، أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ لِأَصْحَابِهِ: اسْتَحْيُوا مِنَ اللهِ حَقَّ الْحَيَاءِ، قَالُوْا: إِنَّا نَسْتَحْيِي يَا نَبِيَّ اللهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ. قَالَ: لَيْسَ ذٰلِكَ، وَلٰكِنَّ مَنِ اسْتَحْيَا مِنَ اللهِ حَقَّ الْحَيَاءِ، فَلْيَحْفَظِ الرَّأْسَ وَمَا وَعَى، وَلْيَحْفَظِ الْبَطْنَ وَمَا حَوَى، وَلْتَذْكُرِ الْمَوْتَ وَالْبِلَى، وَمَنْ أَرَادَ الْآخِرَةَ تَرَكَ زِيْنَةَ الدُّنْيَا، فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدِ اسْتَحْيَا مِنَ اللهِ حَقَّ الْحَيَاءِ. رَوَاهُ فِي الرِّسَالَةِ.

''حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم سے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے حیا کرو جیسا حیا کرنے کا حق ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! الحمد للہ ہم (اُس کی توفیق سے) حیا کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بات یوں نہیں، بلکہ اللہ تعالیٰ سے حیا کرنا یہ ہے کہ انسان اپنے سر اور جن اعضاء پر وہ مشتمل ہے (ناک، کان، آنکھ وغیرہ) کی (گناہوں اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانیوں سے) حفاظت کرے۔ پیٹ اور جن کو وہ حاوی ہے (یعنی شرم گاہ اور ٹانگیں) کو (اللہ تعالیٰ کی نافرمانیوں سے) محفوظ رکھے۔ موت اور اُس کے بعد گل سڑ جانے کو یاد رکھے، جو کوئی آخرت کو یاد رکھے وہ دنیا کی زینت کو چھوڑ دیتا ہے اور جس نے ایسا کیا اُس نے ہی اللہ تعالیٰ سے کما حقہ حیا کیا۔''

..........الرقم: ٢٤٥٨، والحاكم في المستدرك على الصحيحين، ٤/٣٥٩، الرقم: ٧٩١٥ (وقال: هذا حديث صحيح)، وابن أبي شيبة في المصنف، ٧/٧٧، الرقم: ٣٤٣٢٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٣٨٧، الرقم: ٣٦٦٤۔

اَلأَخْـلاقُ الْحَسَنَةُ

﴿ اَخلاقِ حسنہ کا بیان ﴾

١/٥٢. عَنِ الْقُشَيْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدَانَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُوْ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ الْبَصْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ غَالِبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَهْدِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا بَشَّارُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ النُّمَيْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا غَيْلَانُ بْنُ جَرِيْرٍ، عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه، قَالَ: قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ أَفْضَلُ إِيْمَانًا؟ قَالَ: أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا.

رَوَاهُ فِي الرِّسَالَةِ.

''حضرت انس رضی الله عنه سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی الله علیه وآله وسلم سے پوچھا گیا: یا رسول اللہ! مومنوں میں سب سے افضل ترین ایمان کس کا ہے؟ آپ صلی الله علیه وآله وسلم نے فرمایا: جو اُن میں بہترین اخلاق کا مالک ہے۔''

٥٢: أخرجه القشيري في الرّسالة، باب الخلق: ٣٨٠، الرقم: ٤٧۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: الترمذي في السنن، كتاب الرضاع، باب ما جاء في حق المرأة على زوجها، ٣/٤٦٦، الرقم: ١١٦٢، وابن حبان في الصحيح، ٢/٢٢٧، الرقم: ٤٧٩، والحاكم في المستدرك على الصحيحين، ١/٤٣، الرقم: ٢، وقال: هذا حديث صحيح، والدارمي في السنن، ٢/٤١٥، الرقم: ٢٧٩٢، وعبد الرزاق في المصنف، ٣/٧٢، الرقم: ٤٨٤٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٤٧٢، الرقم: ١٠١١٠، وأبو يعلى في المسند، ٧/٢٣٧، الرقم: ٤٢٤٠۔

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

اَلْجُوْدُ وَالسَّخَاءُ وَالْفَقْرُ

﴿جود وسخا اور فقر کا بیان﴾

١/٥٣. عَنِ الْقُشَيْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدَانَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْعَبَّاسِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَهْلٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: السَّخِيُّ: قَرِيْبٌ مِنَ اللهِ تَعَالَى، قَرِيْبٌ مِنَ النَّاسِ، قَرِيْبٌ مِنَ الْجَنَّةِ، بَعِيْدٌ مِنَ النَّارِ. وَالْبَخِيْلُ: بَعِيْدٌ مِنَ اللهِ تَعَالَى، بَعِيْدٌ مِنَ النَّاسِ، بَعِيْدٌ مِنَ الْجَنَّةِ، قَرِيْبٌ مِنَ النَّارِ. وَالْجَاهِلُ السَّخِيُّ أَحَبُّ إِلَى اللهِ تَعَالَى مِنَ الْعَابِدِ الْبَخِيْلِ.

رَوَاهُ فِي الرِّسَالَةِ.

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: سخی اللہ تعالیٰ سے قریب، لوگوں سے قریب اور جنت سے قریب ہوتا ہے جبکہ دوزخ سے دور ہوتا ہے۔ بخیل اللہ تعالیٰ سے دور، لوگوں سے دور، جنت سے دور، اور جہنم کے

٥٣: أخرجه القشيري في الرّسالة، باب الجود والسخاء: ٣٨٨، الرقم: ٤٨۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: الترمذي في السنن، كتاب البر والصلة، باب ما جاء في السخاء، ٤/٣٤٢، الرقم: ١٩٦١، والطبراني في المعجم الأوسط، ٣/٢٧، الرقم: ٢٣٦٣، والبيهقي في شعب الإيمان، ٧/٤٢٨، الرقم: ١٠٨٤٧، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٣/٢٥٨، الرقم: ٣٩٤٦۔

قریب ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کو جاہل سخی، بخیل عابد سے زیادہ محبوب ہے۔‘‘

٢/٥٤. عَنِ الْقُشَيْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ الْحُسَيْنُ بْنُ شُجَاعِ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ مُوسَى الْبَزَّارُ بِبَغْدَادَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْهَيْثَمِ الْأَنْبَارِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّائِغُ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُبَيْصَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ صلی الله علیه وآله وسلم، قَالَ: يَدْخُلُ الْفُقَرَاءُ الْجَنَّةَ قَبْلَ الْأَغْنِيَاءِ بِخَمْسِ مِائَةِ عَامٍ، نِصْفِ يَوْمٍ.

رَوَاهُ فِي الرِّسَالَةِ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مسلمان فقراء، امیر مسلمانوں سے نصف دن پہلے جنت میں داخل ہوں گے اور وہ (نصف دن) پانچ سو سال کے برابر ہوگا۔‘‘

٥٤: أخرجه القشيري في الرّسالة، باب الفقر: ٤١٦، الرقم: ٥٣ـ

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: الترمذي في السنن، كتاب الزهد، باب ما جاء أن فقراء المهاجرين يدخلون الجنة قبل أغنيائهم، ٤/٥٧٨، الرقم: ٢٣٥٣، وابن ماجه في السنن، كتاب الزهد، باب منزلة الفقراء، ٢/١٣٨٠، الرقم: ٤١٢٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٥١٢، الرقم: ١٠٦٦٣، والطبراني في المعجم الأوسط، ٧/٣١٥، الرقم: ٧٦٠٥، والبيهقي في شعب الإيمان، ٧/٣٠١، الرقم: ١٠٣٨٢ـ

اَلصَّمْتُ وَقِلَّةُ الْكَلَامِ

﴿خاموشی اور کم گوئی اختیار کرنے کا بیان﴾

٥٥/١. عَنِ الْقُشَيْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوْسُفَ الْأَصْبَهَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْقَطَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوْسُفَ السُّلَمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يُؤْذِ جَارَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ. رَوَاهُ فِي الرِّسَالَةِ.

٥٥: أخرجه القشيري في الرّسالة، باب الصمت: ٢٠٨، الرقم: ٩ـ

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: البخاري في الصحيح، كتاب الأدب، باب من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فلا يؤذ جاره، ٥/٢٢٤٠، الرقم: ٥٦٧٢، ومسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب الحث على إكرام الجار والضيف ولزوم الصمت إلا عن الخير، ١/٦٨ الرقم: ٤٧، والترمذی في السنن، كتاب الصفة والرقائق والورع، باب (٥٠)، ٤/٦٥٩، الرقم: ٢٥٠٠، وقال: هذا حديث صحيح، وأبو داود في السنن، كتاب الأدب، باب في حق الجوار، ٤/٣٣٩، الرقم: ٥١٥٤، وابن ماجه في السنن، كتاب الأدب، باب حق الجوار، ٢/١٢١١، الرقم: ٣٦٧٢ـ

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو اللہ عزوجل پر اور روزِ قیامت پر ایمان رکھتا ہے، وہ اپنے ہمسائے کو نہ ستائے، اور جو اللہ عزوجل اور روزِ قیامت پر ایمان رکھتا ہے، وہ اپنے مہمان کی عزت کرے، اور جو اللہ عزوجل اور روزِ قیامت پر ایمان رکھتا ہے، وہ منہ سے اچھی بات نکالے یا خاموش رہے۔''

٢/٥٦. عَنِ الْقُشَيْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدَانَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُوْسَى الْأَسَدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ الْأَصْبَهَانِيُّ، عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوْبَ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ زَحْرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيْدَ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، مَا النَّجَاةُ؟ قَالَ: أَمْسِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ وَلْيَسَعْكَ بَيْتُكَ وَابْكِ عَلَى خَطِيْئَتِكَ.

رَوَاهُ فِي الرِّسَالَةِ.

''حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! نجات کیا ہے؟ فرمایا: اپنی زبان کو (بری باتوں سے) روک رکھو، تمہارا گھر تمہارے لئے کشادہ ہو جائے (زیادہ وقت اپنے گھر میں ہی گزارو) اور اپنے گناہوں پر رویا کرو۔''

٥٦: أخرجه القشيري في الرّسالة، باب الصمت: ٢٠٨، الرقم: ١٠۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: الترمذي في السنن، كتاب الزهد، باب ما جاء في حفظ اللسان، ٤/٦٠٥، الرقم: ٢٤٠٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/٢٥٩، الرقم: ٢٢٢٨٩، والطبراني في المعجم الكبير، ١٧/٢٧٠، الرقم: ٧٤١، والبيهقي في شعب الإيمان، ١/٤٩٢، الرقم: ٨٠٥۔

اَلْأَدَبُ وَالتَّأْدِيبُ

﴿ادب وتادیب کا بیان﴾

١/٥٧. عَنِ الْقُشَيْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُوْ الْحُسَيْنِ الْأَهْوَازِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْبَصْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ سَالِمٍ الْقَزَّازُ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ بَيَانٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الرَّجَّاءِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم: مَا أَكْرَمَ شَابٌّ شَيْخًا لِسِنِّهِ إِلَّا قَيَّضَ اللهُ تَعَالَى لَهُ مَنْ يُكْرِمُهُ عِنْدَ سِنِّهِ. رَوَاهُ فِي الرِّسَالَةِ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو نوجوان کسی بوڑھے کے سن رسیدہ ہونے کی وجہ سے اُس کی عزت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اُس جوان کے لیے کسی کو مقرر فرما دیتا ہے جو اُس کے بڑھاپے میں اُس کی عزت کرتا ہے۔‘‘

٢/٥٨. عَنِ الْقُشَيْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ الْأَهْوَازِيُّ، قَالَ:

٥٧: أخرجه القشيري في الرّسالة، باب حفظ قلوب المشايخ وترك الخلاف عليهم: ٤٩٨، الرقم: ٦٩۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: الترمذي في السنن، كتاب البر والصلة، باب ما جاء في إجلال الكبير، ٤/٣٧٢، الرقم: ٢٠٢٢، والطبراني في المعجم الأوسط، ٦/٩٤، الرقم: الرقم: ٥٩٠٣، والقضاعي في مسند الشهاب، ٢/٢٠، الرقم: ٨٠٢، والبيهقي في شعب الإيمان، ٧/٤٦١، الرقم: ١٠٩٩٣۔

٥٨: أخرجه القشيري في الرّسالة، باب الأدب: ٤٣٤، الرقم: ٥٦۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: البيهقي في شعب الإيمان، ٦/٤٠٠، الرقم: ٨٦٦٨۔

أَخْبَرَنَا أَبُوْ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ الْبَصْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا غَنَّامٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ النُّعْمَانِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ الْحُسَيْنِ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ شَيْبَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: حَقُّ الْوَلَدِ عَلَى وَالِدِهِ: أَنْ يُحْسِنَ اسْمَهُ، وَيُحْسِنَ مَرْضَعَهُ، وَيُحْسِنَ أَدَبَهُ. رَوَاهُ فِي الرِّسَالَةِ.

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: بچے کا اپنے باپ پر حق ہے کہ وہ اُس کا اچھا نام رکھے، اُس کی اچھی رضاعت کا انتظام کرے اور اُسے اچھے اخلاق وتہذیب سکھائے۔''

اَلْأُخُوَّةُ وَالْفُتُوَّةُ

﴿اُخوت ومودّت کا بیان﴾

١/٥٩. عَنِ الْقُشَيْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا بِهِ عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدَانَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا بِهِ أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا بِهِ إِسْمَاعِيْلُ بْنُ الْفَضْلِ، قَالَ: حَدَّثَنَا بِهِ يَعْقُوْبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا بِهِ ابْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَامِرٍ الْأَسْلَمِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمُزَ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رضي الله عنهما، عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ: وَلَا يَزَالُ اللهُ تَعَالَى فِي حَاجَةِ الْعَبْدِ مَا دَامَ الْعَبْدُ فِي حَاجَةِ أَخِيْهِ الْمُسْلِمِ.

رَوَاهُ فِي الرِّسَالَةِ.

’’حضرت ابو ہریرہ اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہما، حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تک کوئی شخص اپنے (مسلمان) بھائی کے کام آتا رہتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کے کام میں (مدد کرتا) رہتا ہے۔‘‘

٥٩: أخرجه القشيري في الرّسالة، باب الفُتوَّة: ٣٦٠، الرقم: ٤٥۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: البخاري في الصحيح، كتاب المظالم، باب لا يظلم المسلم المسلم ولا يسلمه، ٢/٨٦٢، الرقم: ٢٣١٠، ومسلم في الصحيح، كتاب البر والصلة والآداب، باب تحريم الظلم، ٤/١٩٩٦، الرقم: ٢٥٨٠، والترمذي في السنن، كتاب الحدود، باب ماجاء في الشر على المسلم، ٤/٣٤، الرقم: ١٤٢٥، وأبوداود في السنن، كتاب الأدب، باب المؤاخاة، ٤/٢٧٣، الرقم: ٤٨٩٣ والنسائي في السنن الكبرى، ٤/٣٠٩، الرقم: ٧٢٩١ وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٩١، الرقم: ٥٦٤٦۔

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

اَلْكِبْرُ وَالْحَسَدُ

﴿تکبر اور حسد کا بیان﴾

٦٠/١. عَنِ الْقُشَيْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَبْدُ الرَّحِيْمِ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الْمُزَكِّيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْفَضْلِ سُفْيَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُوْهَرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبَانَ بْنِ تَغْلِبَ، عَنْ فَضْلٍ الْفُقَيْمِيِّ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم أَنَّهُ قَالَ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ كِبْرٍ وَلَا يَدْخُلُ النَّارَ مَنْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ إِيْمَانٍ، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنَّ الرَّجُلَ يُحِبُّ أَنْ يَكُوْنَ ثَوْبُهُ حَسَنًا، فَقَالَ: إِنَّ اللهَ تَعَالَى جَمِيْلٌ يُحِبُّ الْجَمَالَ، اَلْكِبْرُ مَنْ بَطَرَ الْحَقَّ وَغَمَصَ النَّاسَ. رَوَاهُ فِي الرِّسَالَةِ.

’’حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کے دل میں ذرہ برابر بھی تکبر ہوگا وہ جنت میں نہ جائے گا

٦٠: أخرجه القشيري في الرّسالة، باب الخشوع والتواضع: ٢٤٠، الرقم: ١٧۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: مسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب تحريم الكبر وبيانه، ٩٣/١، الرقم: ٩١، والترمذي في السنن، كتاب البر والصلة، باب ما جاء في الكبر، ٣٦١/٤، الرقم: ١٩٩٩، وابن حبان في الصحيح، ٢٨٠/١٢، الرقم: ٥٤٦٦، وأبو عوانة في المسند٢، ٣٩/١، الرقم: ٨٥۔

اور جس شخص کے دل میں ذرہ برابر بھی ایمان ہوگا، وہ دوزخ میں نہ جائے گا۔ اِس پر ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ایک شخص پسند کرتا ہے اُس کا لباس عمدہ ہو؟ اِس پر آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ خوبصورت ہے اور خوبصورتی کو پسند فرماتا ہیں۔ تکبر یہ ہے کہ حق بات کو جھٹلائے اور لوگوں کو حقیر سمجھے۔‘‘

٢/٦١. عَنِ الْقُشَيْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ الْأَهْوَازِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْبَصْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ يَزِيْدَ الْفَرَائِضِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ، وَهُوَ الْمِصِّيْصِيُّ، عَنْ هَارُوْنَ بْنِ حَيَّانَ، عَنْ حَصِيْفٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ كِبْرٍ. رَوَاهُ فِي الرِّسَالَةِ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا جس کے دل میں رائی کے دانہ کے برابر بھی تکبر ہوگا۔‘‘

٦١: أخرجه القشيري في الرّسالة، باب الخشوع والتواضع: ٢٤٢، الرقم: ١٩۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: الترمذي في السنن، كتاب البر والصلة، باب ما جاء في الكبر، ٤/٣٦٠، الرقم: ١٩٩٨، أبو داود في السنن، كتاب اللباس، باب ما جاء في الكبر، ٤/٥٩، الرقم: ٤٠٩١، وابن ماجة في السنن، كتاب الزهد، باب البرائة من الكبر والتواضع، ٢/١٣٧٩، الرقم: ٤١٧٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٤٥١، الرقم: ٤٣١٠، والطبراني في المعجم الكبير، ١٠/٧٥، الرقم: ١٠٠٠٠۔

٣/٦٢. عَنِ الْقُشَيْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ الْأَهْوَازِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْبَصْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ الْفَضْلِ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُخَلَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَافَى بْنُ عِمْرَانَ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ شِهَابٍ، عَنْ مَعْبَدٍ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضي الله عنه قَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ: ثَلَاثٌ هُنَّ أَصْلُ كُلِّ خَطِيْئَةٍ فَاتَّقُوْهُنَّ وَاحْذَرُوْهُنَّ: إِيَّاكُمْ وَالْكِبْرَ، فَإِنَّ إِبْلِيْسَ حَمَلَهُ الْكِبْرُ عَلَى أَنْ لَا يَسْجُدَ لِآدَمَ وَإِيَّاكُمْ وَالْحِرْصَ، فَإِنَّ آدَمَ حَمَلَهُ الْحِرْصُ عَلَى أَنْ أَكَلَ مِنَ الشَّجَرَةِ وَإِيَّاكُمْ وَالْحَسَدَ فَإِنَّ ابْنَي آدَمَ إِنَّمَا قَتَلَ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ حَسَدًا. رَوَاهُ فِي الرِّسَالَةِ.

’’حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تین چیزیں ہر برائی کی جڑ ہیں۔ پس تم اُن سے ڈرو اور اُن سے پرہیز کرو (وہ یہ ہیں): تم تکبر سے بچو کیونکہ تکبر نے ہی ابلیس کو حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے سے روکا تھا۔ تم حرص سے بچو کیونکہ حرص نے ہی حضرت آدم علیہ السلام کو (ممنوعہ) درخت سے کھانے پر مجبور کیا۔ تم حسد سے بچو کیونکہ حضرت آدم علیہ السلام کے دو بیٹوں میں سے ایک نے اپنے بھائی کو حسد کی بنا پر ہی قتل کیا تھا۔‘‘

٦٢: أخرجه القشيري في الرّسالة، باب الحسد: ٢٥٦، الرقم: ٢١۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: ابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٣٩/٤٩، ٤٠۔

اَلْغِيْبَةُ

﴿غیبت کا بیان﴾

١/٦٣. عَنِ الْقُشَيْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيْدٍ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الإِسْمَاعِيْلِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ ابْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ الْخَلِيْلِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ عِيْسَى بْنِ بِنْتِ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حُمَيْدٍ، عَنْ مُوْسَى بْنِ وَرْدَانَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه: **أَنَّ رَجُلًا قَامَ، وَهُوَ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم قَبْلَ ذٰلِکَ جَالِسٌ، فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: مَا أَعْجَزَ فُلَانًا، فَقَالَ صلى الله عليه وآله وسلم: أَكَلْتُمْ أَخَاكُمْ وَاغْتَبْتُمُوْهُ.** رَوَاهُ فِي الرِّسَالَةِ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص پہلے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس میں بیٹھا تھا۔ جب وہ اُٹھ کر چلا گیا تو حاضرین میں سے کسی نے کہا: اس نے فلاں شخص کو کتنا تنگ کر رکھا ہے۔ اِس پر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم نے اپنے بھائی کو کھایا ہے اور اُس کی غیبت کی ہے۔‘‘

٦٣: أخرجه القشيري في الرّسالة، باب الغيبة: ٢٦٠، الرقم: ٢٢۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: الطبراني في المعجم الأوسط، ١/١٤٥، الرقم: ٤٥٨، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/٩٤، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٣/٣٢٧، الرقم: ٤٢٨٩، والسيوطي في الدر المنثور، ٧/ ٥٧٥۔

اَلْوِلَايَةُ وَإِثْبَاتُ كَرَامَاتِ الْأَوْلِيَاءِ

﴿ولایت اور کراماتِ اولیاء کا اِثبات﴾

١/٦٤. عَنِ الْقُشَيْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا حَمْزَةُ بْنُ يُوْسُفَ السَّهْمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَدِيٍّ الْحَافِظُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُوْنَ بْنِ حُمَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَارُوْنَ الْمُقْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ الْخَيَّاطُ، عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ مَيْمُوْنٍ مَوْلَى عُرْوَةَ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: يَقُوْلُ اللهُ تَعَالَى: مَنْ أَذَى وَلِيًّا فَقَدِ اسْتَحَلَّ مُحَارَبَتِي، وَمَا تَقَرَّبَ إِلَيَّ العَبْدُ بِمِثْلِ أَدَاءِ مَا افْتَرَضْتُ عَلَيْهِ، وَمَا يَزَالُ الْعَبْدُ يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتَّى أُحِبَّهُ، مَا تَرَدَّدْتُ فِي شَيْءٍ أَنَا فَاعِلُهُ كَتَرَدُّدِي فِي قَبْضِ رُوْحِ عَبْدِيَ الْمُؤْمِنِ، لِأَنَّهُ يَكْرَهُ الْمَوْتَ وَأَكْرَهُ

٦٤: أخرجه القشيري في الرّسالة، باب الولاية: ٤٠٢، الرقم: ٥١۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: أحمد بن حنبل في المسند، ٢٥٦/٦، الرقم: ٢٦٢٣٦، والطبراني في المعجم الأوسط، ١٣٩/٩، الرقم: ٩٣٥٢، والبيهقي في كتاب الزهد الكبير، ٢٧٠/٢، الرقم: ٦٩٩، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٥/١، والديلمي في مسند الفردوس، ١٦٨/٣، الرقم: ٤٤٤٥، و العسقلاني في فتح الباري، ٣٤٢/١١، وابن رجب في جامع العلوم والحكم، ٣٥٨/١، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٢٦٩/١٠، وقال: رواه البزار والطبراني وأحمد ورجال أحمد رجال الصحيح۔

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

مَسَاءَتَهُ وَلَا بُدَّ لَهُ مِنْهُ. رَوَاهُ فِي الرِّسَالَةِ.

''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جس نے میرے کسی ولی کو تکلیف دی تو اُس نے میرے ساتھ جنگ کو حلال جانا اور کسی بندے کو میرا قرب جس قدر فرائض کی ادائیگی سے ہوتا ہے کسی اور چیز سے نہیں ہوتا۔ (فرائض کی ادائیگی کے بعد) میرا بندہ ہمیشہ نوافل کے ذریعے میرا قرب حاصل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اُس سے محبت کرنے لگ جاتا ہوں۔ میں کبھی بھی کسی کام میں اتنا تردد نہیں کرتا جسے میں کرنے والا ہوتا ہوں جتنا تردد میں اپنے اس بندۂ مومن کی روح قبض کرنے میں کرتا ہوں کیونکہ وہ موت کو ناپسند کرتا ہے اور میں اس کی کبیدہ خاطری کو ناپسند کرتا ہوں۔ حالانکہ اُس کا موت سے چھٹکارا بھی نہیں۔''

۲/٦٥. عَنِ الْقُشَيْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُوْ الْحُسَيْنِ عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ عَبْدَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ الصَّفَّارُ الْبَصْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَيُّوبَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوْسَى، قَالَ: حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ خَارِجَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ صَدَقَةَ الدِّمَشْقِيِّ، عَنْ

٦٥: أخرجه القشيري في الرّسالة، باب المحبة: ٤٨٠، الرقم: ٦٥۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: البخاری فی الصحیح، کتاب: الرقاق، باب: التواضع، ٥/٢٣٨٤، الرقم: ٦١٣٧، وابن حبان فی الصحیح، ٢/٥٨، الرقم: ٣٤٧، والطبراني في المعجم الكبير، ٨/٢٢١، الرقم: ٧٨٨٠، والقضاعي في مسند الشهاب، ٢/٣٢٧، الرقم: ١٤٥٦، والبیهقی فی السنن الکبری، ١٠/٢١٩، وفی کتاب الزهد الكبير، ٢/٢٦٩، الرقم: ٦٩٦، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٢/٢٤٨۔

هِشَامٍ الْكَتَّانِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، عَنْ جِبْرِيْلَ عليه السلام، عَنْ رَبِّهِ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى قَالَ: مَنْ أَهَانَ لِي وَلِيًّا فَقَدْ بَارَزَنِي بِالْمُحَارَبَةِ، وَمَا تَرَدَّدْتُ فِي شَيءٍ كَتَرَدُّدِي فِي قَبْضِ نَفْسِ عَبْدِيَ الْمُؤْمِنِ، يَكْرَهُ الْمَوْتَ وَأَكْرَهُ مَسَاءَتَهُ وَلَا بُدَّ لَهُ مِنْهُ، وَمَا تَقَرَّبَ إِلَيَّ عَبْدِي بِشَيءٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَدَاءِ مَا افْتَرَضْتُ عَلَيْهِ، وَلَا يَزَالُ عَبْدِي يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتَّى أُحِبَّهُ، وَمَنْ أَحْبَبْتُهُ كُنْتُ لَهُ سَمْعًا وَبَصَرًا وَيَدًا وَمُؤَيِّدًا.

رَوَاهُ فِي الرِّسَالَةِ.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ، حضور نبی اکرم ﷺ سے، آپ ﷺ جبریل امین علیہ السلام سے اور وہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جس نے میرے کسی ولی کی توہین کی تو اُس نے میرے ساتھ جنگ کا آغاز کیا۔ اور میں کبھی کسی چیز میں اتنا تردد نہیں کرتا جتنا تردد میں اپنے اس بندے کی روح قبض کرنے میں کرتا ہوں کیونکہ وہ موت کو ناپسند کرتا ہے اور میں اس کی کبیرہ خاطری پسند نہیں کرتا۔ حالانکہ موت اُسے آنی ہی ہے۔ میرا کوئی بندہ میرے نزدیک فرائض کی ادائیگی سے زیادہ محبوب چیز سے میرے قریب نہیں آتا اور میرا بندہ نوافل کے ذریعے سے میرے قریب آتا رہتا ہے، تاآنکہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں اور جس سے میں محبت کروں، میں اُس کے کان، آنکھ، ہاتھ اوراس کا مددگار بن جاتا ہوں۔''

٣/٦٦. عَنِ الْقُشَيْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ الْحَسَنِ

٦٦: أخرجه القشيري في الرّسالة، باب إثبات كرامات الأولياء: ٥٢٦، ٥٢٧، الرقم: ٧٧۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: البخاري في ــــ

الإِسْفَرَايِيْنِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ إِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْنٍ، وَزَيْدُ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ الدِّمَشْقِيُّ وَعَبْدُ الْكَرِيْمِ بْنُ الْهَيْثَمِ الدَّيْرُعَاقُوْلِيُّ، وَأَبُوْ الْخَصِيْبِ بْنُ الْمُسْتَنِيْرِ الْمِصِّيْصِيُّ، قَالُوْا: حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ، عَنْ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: انْطَلَقَ ثَـلَاثَةُ رَهْطٍ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ، فَآوَاهُمُ الْمَبِيْتُ إِلَى غَارٍ فَدَخَلُوهُ، فَانْحَدَرَتْ صَخْرَةٌ مِنَ الْجَبَلِ، فَسَدَّتْ عَلَيْهِمُ الْغَارَ. فَقَالُوا: إِنَّهُ وَاللهِ، لَا يُنْجِيكُمْ مِنْ هَذِهِ الصَّخْرَةِ إِلَّا أَنْ تَدْعُوا اللهَ تَعَالَى بِصَالِحِ أَعْمَالِكُمْ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ: إِنَّهُ كَانَ لِي أَبَوَانِ شَيْخَانِ كَبِيرَانِ، وَكُنْتُ لَا أَغْبِقُ قَبْلَهُمَا أَهْلًا وَلَا مَالًا، فَعَاقَنِيْ طَلَبُ الشَّجَرِ يَوْمًا، فَلَمْ أُرِحْ عَلَيْهِمَا حَتَّى نَامَا، فَحَلَبْتُ لَهُمَا غَبُوْقَهُمَا، فَجِئْتُهُمَا بِهِ، فَوَجَدْتُهُمَا نَائِمَيْنِ فَتَحَرَّجْتُ أَنْ أُوْقِظَهُمَا، وَكَرِهْتُ أَنْ أَغْبِقَ قَبْلَهُمَا، فَقُمْتُ وَالْقَدَحُ عَلَى يَدَيَّ أَنْتَظِرُ اسْتِيقَاظَهُمَا حَتَّى بَرَقَ الْفَجْرُ، فَاسْتَيْقَظَا، فَشَرِبَا غَبُوقَهُمَا، اَللَّهُمَّ إِنْ كُنْتُ فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرِجْ عَنَّا مَا نَحْنُ فِيهِ فَانْفَرَجَتْ إِنْفِرَاجًا لَا

.... الصحيح، كتاب الإجارة، باب من استأجر أجيراً فترك الأجير أجره فعمل فيه المستأجر فزاد، ٢/٧٩٣، الرقم: ٢١٥٢، ومسلم في الصحيح، كتاب التوبة، باب قصة أصحاب الغار الثلاثة، ٤/٢١٠٠، ٢١٠٠١، الرقم: ٢٧٤٣، والطبراني في مسند الشاميين، ٤/٢٢٨، ٢٢٩، الرقم: ٣١٤٩، والبيهقي في شعب الإيمان، ٥/٤١٢، الرقم: ٧١٠٦۔

يَسْتَطِيعُونَ الْخُرُوجَ مِنْهُ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: وَقَالَ الْآخَرُ: اَللَّهُمَّ إِنَّهُ كَانَتْ لِي بِنْتُ عَمٍّ، وَكَانَتْ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَيَّ، فَرَاوَدْتُهَا عَنْ نَفْسِهَا، فَامْتَنَعَتْ، حَتَّى أَلَمَّتْ بِهَا سَنَةٌ مِنَ السِّنِيْنَ، فَجَاءَتْنِي فَأَعْطَيْتُهَا عِشْرِينَ وَمِائَةَ دِيْنَارٍ عَلَى أَنْ تُخَلِّي بَيْنِي وَبَيْنَ نَفْسِهَا، فَفَعَلَتْ حَتَّى إِذَا قَدَرْتُ عَلَيْهَا، قَالَتْ: لَا يَحِلُّ لَكَ أَنْ تَفُضَّ الْخَاتَمَ إِلَّا بِحَقِّهِ، فَتَحَرَّجْتُ مِنَ الْوُقُوعِ عَلَيْهَا فَانْصَرَفْتُ عَنْهَا وَهِيَ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ وَتَرَكْتُ الذَّهَبَ الَّذِي أَعْطَيْتُهَا، أَللَّهُمَّ إِنْ كُنْتُ فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ عَنَّا مَا نَحْنُ فِيْهِ، فَانْفَرَجَتِ الصَّخْرَةُ غَيْرَ أَنَّهُمْ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ الْخُرُوْجَ مِنْهَا، قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ثُمَّ قَالَ الثَّالِثُ: اَللَّهُمَّ إِنِّي اسْتَأْجَرْتُ أُجَرَاءَ فَأَعْطَيْتُهُمْ أُجُوْرَهُمْ غَيْرَ رَجُلٍ وَاحِدٍ مِنْهُمْ تَرَكَ الَّذِي لَهُ وَذَهَبَ، فَثَمَّرْتُ أَجْرَهُ، فَجَاءَنِي بَعْدَ حِيْنٍ فَقَالَ: يَا عَبْدَ اللهِ، أَدِّ إِلَيَّ أُجْرَتِي، فَقُلْتُ لَهُ: كُلُّ مَا تَرَى مِنْ أُجْرَتِكَ مِنَ الإِبِلِ وَالْغَنَمِ وَالْبَقَرِ وَالرَّقِيقِ، فَقَالَ: يَا عَبْدَ اللهِ، لَا تَسْتَهْزِئْ بِي فَقُلْتُ: إِنِّي لَا أَسْتَهْزِئُ بِكَ، فَأَخَذَ ذَلِكَ كُلَّهُ فَاسْتَاقَهُ، وَلَمْ يَتْرُكْ مِنْهُ شَيْئًا. اَللَّهُمَّ فَإِنْ كُنْتُ فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرِجْ عَنَّا مَا نَحْنُ فِيهِ فَانْفَرَجَتِ الصَّخْرَةُ فَخَرَجُوا مِنَ الْغَارِ يَمْشُونَ. رَوَاهُ فِي الرِّسَالَةِ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم سے پہلے لوگوں میں سے تین آدمی جا رہے تھے کہ رات گزارنے کے لئے وہ ایک

غار میں داخل ہوئے۔ پہاڑ سے ایک پتھر نے لڑھک کر غار سے اُن کے نکلنے کا راستہ بند کر دیا۔ اُنہوں نے کہا: اللہ کی قسم! ہم اِس پتھر سے بچ نہیں سکتے مگر یوں کہ اپنے کسی نیک کام کے وسیلہ سے اللہ تعالیٰ سے دعا کریں۔ اُن میں سے ایک آدمی نے کہا: اے اللہ! میرے ماں باپ بہت بوڑھے ہو گئے تھے اور میں اُن سے پہلے اپنے گھر کے کسی فرد کو دودھ نہیں پلاتا تھا۔ ایک دن مجھے لکڑیوں کی تلاش کے باعث زیادہ دیر ہوگئی اور میں اُن کے پاس نہ آ سکا حتی کہ وہ سو گئے۔ میں نے اُن کے لیے دودھ دوہا اور اُسے لے کر اُن کے پاس آیا تو وہ سوئے ہوئے تھے۔ میں نے اُنہیں جگانا مناسب نہ سمجھا اور نہ ہی میں نے اُن سے پہلے گھر کے کسی فرد کو دودھ پلانا پسند کیا۔ میں اُسی جگہ کھڑے ہوکر اُن کے جاگنے کا انتظار کرنے لگا اور پیالہ میرے ہاتھ میں تھا یہاں تک کہ فجر ہوگئی۔ پس وہ بیدار ہوئے اور اُنہوں نے دودھ پیا۔ اے اللہ! اگر یہ کام میں نے تیری رضا کے لیے کیا تو اس پتھر کو ہمارے راستے سے ہٹا دے۔ پس وہ قدرے ہٹ گیا لیکن وہ وہاں سے نکل نہیں سکتے تھے۔

حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دوسرا یوں گویا ہوا، اے اللہ! میرے چچا کی بیٹی جو مجھے سب سے زیادہ محبوب تھی۔ میں نے اُسے گناہ کے لئے ورغلایا لیکن وہ مجھ سے بچتی رہی۔ ایک سال اُسے قحط کا سامنا ہوا تو وہ میرے پاس (مدد حاصل کرنے کے لئے) آئی، میں نے اُسے اِس شرط پر ایک سوبیس دینار دیئے کہ وہ میرے اور اپنے درمیان رکاوٹ نہ ڈالے۔ اُس نے یہ بات مان لی لیکن جب میں اُس پر قادر ہوا تو اُس نے کہا: آپ کے لیے حلال نہیں کہ آپ بند مہر کو ناحق توڑیں۔ چنانچہ میں برے فعل سے باز آ گیا اور اُس سے ہٹ گیا۔ حالانکہ وہ مجھے سب سے زیادہ محبوب تھی اور جو سونا میں نے اُسے دیا تھا وہ بھی چھوڑ دیا۔ اے اللہ! اگر یہ کام میں نے صرف تیری رضا کے لیے کیا تھا تو جس مصیبت میں ہم ہیں اس سے ہمارے لیے راستہ نکال۔ چنانچہ پتھر کچھ اور سرک گیا لیکن اتنا

نہیں کہ وہ نکل سکیں۔

حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر تیسرا شخص عرض گزار ہوا: اے اللہ! میں نے کچھ آدمی مزدوری پر لگائے تو جب اُنہیں مزدوری دی تو ایک نے نہ لی اور چھوڑ کر چلا گیا۔ میں نے اُس کی مزدوری کو کام میں لگایا جس سے بہت مال بڑھ گیا۔ ایک مدت کے بعد وہ میرے پاس آیا اور کہا: اے اللہ کے بندے! میری مزدوری تو ادا کرو۔ میں نے اُس سے کہا کہ جوتم اونٹ، گائے، بکریاں اور غلام دیکھ رہے ہو یہ سب تمہاری اُجرت ہیں۔ اُس نے کہا: اے اللہ کے بندے! میرے ساتھ مذاق نہ کیجئے۔ میں نے کہا: میں تمہارے ساتھ مذاق نہیں کر رہا۔ پس وہ سب کچھ لے گیا اور اُن میں سے کوئی چیز نہ چھوڑی۔ اے اللہ! اگر میں نے یہ کام صرف تیری رضا کے لیے کیا تھا تو ہم جس مصیبت میں ہیں اس سے ہمیں راستہ دے۔ چنانچہ پتھر ہٹ گیا اور وہ باہر نکل کر چل دیئے۔‘‘

٦٧/٤. عَنِ الْقُشَيْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ الْحَسَنِ الإِسْفَرَايِيْنِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ إِسْحَاقَ،

٦٧: أخرجه القشيري في الرّسالة، باب إثبات كرامات الأولياء: ٥٢٥، ٥٢٦، الرقم: ٧٦۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: البخاري في الصحيح، كتاب أحاديث الأنبياء، باب قول الله: ﴿واذكر في الكتاب مريم إذ انتبذت من أهلها﴾، ١٢٦٨/٣، الرقم: ٣٢٥٣، ومسلم في الصحيح، كتاب البر والصلة والآداب، باب تقديم بر الوالدين على التطوع بالصلاة وغيرها، ١٩٧٦/٤، ١٩٧٧، الرقم: ٢٥٥٠، وابن حبان في الصحيح، ٤١١/١٤، ٤١٢، الرقم: ٦٤٨٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣٠٧/٢، الرقم: ٨٠٥٧، والبيهقي في شعب الإيمان، ١٩٤/٦، الرقم: ٧٨٧٩۔

قَالَ: حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ رَجَاءٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ سِيْرِيْنَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: قَالَ أَبُوْ عَوَانَةَ: وَحَدَّثَنِي الصَّنْعَانِيُّ وَأَبُو أُمَيَّةَ قَالَا: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَمْ يَتَكَلَّمْ فِي الْمَهْدِ إِلَّا ثَلَاثَةٌ: عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ عليه السلام، وَصَبِيٌّ فِي زَمَنِ جُرَيْجٍ وَصَبِيٌّ آخَرُ. فَأَمَّا عِيْسَى فَقَدْ عَرَفْتُمُوْهُ. وَأَمَّا جُرَيْجٌ فَكَانَ رَجُلًا عَابِدًا فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ، وَكَانَتْ لَهُ أُمٌّ وَكَانَ يَوْمًا يُصَلِّي إِذْ اشْتَاقَتْ إِلَيْهِ أُمُّهُ. فَقَالَتْ: يَا جُرَيْجُ، فَقَالَ: يَا رَبِّ، الصَّلَاةُ خَيْرٌ أَمْ آتِيْهَا؟ ثُمَّ صَلَّى فَدَعَتْهُ، فَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ. ثُمَّ صَلَّى، فَاشْتَدَّ عَلَى أُمِّهِ، فَقَالَتْ: اَللّٰهُمَّ لَا تُمِتْهُ حَتَّى تُرِيَهُ وُجُوهَ الْمُوْمِسَاتِ. وَكَانَتْ زَانِيَةٌ فِي بَنِي إِسْرَائِيْلَ، فَقَالَتْ لَهُمْ: أَنَا أَفْتِنُ جُرَيْجًا حَتَّى يَزْنِيَ، فَأَتَتْهُ فَلَمْ تَقْدِرْ عَلَى شَيْءٍ. وَكَانَ رَاعٍ يَأْوِي بِاللَّيْلِ إِلَي أَصْلِ صَوْمَعَتِهِ فَلَمَّا أَعْيَاهَا رَاوَدَتِ الرَّاعِيَ عَلَى نَفْسِهَا فَأَتَاهَا، فَوَلَدَتْ، ثُمَّ قَالَتْ: وَلَدِي هَذَا مِنْ جُرَيْجٍ. فَأَتَاهُ بَنُوْ إِسْرَائِيْلَ، وَكَسَرُوْا صَوْمَعَتَهُ، وَشَتَمُوْهُ ثُمَّ صَلَّى وَدَعَا، ثُمَّ نَخَسَ الْغُلَامَ.

قَالَ مُحَمَّدٌ: قَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ حِيْنَ قَالَ بِيَدِهَ: يَا غُلَامُ، مَنْ أَبُوْكَ؟ فَقَالَ: الرَّاعِي، فَنَدِمُوا عَلَى مَا كَانَ مِنْهُمْ، وَاعْتَذَرُوْا إِلَيْهِ، وَقَالُوْا: نَبْنِي صَوْمَعَتَكَ مِنْ ذَهَبٍ – أَوْ قَالَ: مِنْ

فِضَّةٍ – فَأَبَی عَلَيْهِمْ، وَبَنَاهَا كَمَا كَانَتْ. وَأَمَّا الصَّبِيُّ الْآخَرُ: فَإِنَّ امْرَأَةً كَانَ مَعَهَا صَبِيٌّ لَهَا تُرْضِعُهُ، إِذْ مَرَّ بِهَا شَابٌّ جَمِيْلُ الْوَجْهِ، ذُوْ شَارَةٍ، فَقَالَتْ: اَللّٰهُمَّ اجْعَلِ ابْنِي مِثْلَ هَذَا، فَقَالَ الصَّبِيُّ: اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْنِي مِثْلَهُ. قَالَ مُحَمَّدٌ: قَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَی النَّبِيِّ ﷺ حِيْنَ كَانَ يَحْكِي الْغُلَامَ وَهُوَ يَرْضِعُ. ثُمَّ مَرَّتْ بِهَا أَيْضًا امْرَأَةٌ ذَكَرُوْا أَنَّهَا سَرَقَتْ، وَزَنَتْ، وَعُوْقِبَتْ، فَقَالَتْ: اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلِ ابْنِي مِثْلَ هَذَا، فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ أَجْعَلْنِي مِثْلَهَا. فَقَالَتْ لَهُ أُمُّهُ فِي ذَلِکَ، فَقَالَ: إِنَّ الشَّابَّ جَبَّارٌ مِنَ الْجَبَابِرَةِ، وَإِنَّ هَذِهِ الْمَرْأَةَ قِيْلَ: إِنَّهَا زَنَتْ وَلَمْ تَزْنِ، وَقِيْلَ: سَرَقَتْ وَلَمْ تَسْرِقْ، وَهِيَ تَقُوْلُ: حَسْبِيَ اللهُ. رَوَاهُ فِي الرِّسَالَةِ.

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: گہوارے میں صرف تین لوگوں نے کلام کیا: حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام اور جریج کے عہد کا ایک بچہ، اور ایک بچہ اِن کے علاوہ تھا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو تو تم لوگ جانتے ہی ہو۔ جریج کا قصہ یہ ہے کہ یہ شخص بنی اسرائیل میں بڑا عبادت گزار تھا۔ اُس کی والدہ بھی تھی۔ ایک دن وہ نماز پڑھ رہے تھے کہ اُن کی والدہ کو ان سے ملنے کا اشتیاق ہوا۔ اُس نے اُنہیں آواز دی: اے جریج! اُنہوں نے (دل میں) کہا: خدایا! کیا نماز بہتر ہے، یا یہ بہتر ہے کہ میں اُن کے پاس جاؤں؟ پھر نماز پڑھنے لگے۔ والدہ نے پھر بلایا۔ انہوں نے پھر وہی الفاظ دوہرائے اور نماز پڑھتے رہے۔ اُن کی والدہ کو یہ بات ناگوار گزری اور اُنہوں نے کہا: اے اللہ! اسے مرنے سے پہلے زانیہ عورتوں کے چہرے دکھا دینا۔ بنی اسرائیل میں ایک زانیہ عورت تھی، اُس نے کہا: میں جریج کو گمراہ کروں گی، یہاں تک کہ یہ زنا کرے۔ چنانچہ وہ اُن کے پاس آئی مگر اُنہیں گمراہ نہ کر سکی۔ ایک چرواہا

رات کو جریج کے حجرہ کی دیوار کے ساتھ پناہ لیا کرتا تھا۔ جب وہ عورت جریج کو گمراہ کرنے سے عاجز آ گئی تو اُس نے چرواہے کو پھسلا لیا۔ اُس نے اُس کے ساتھ زنا کیا۔ جس سے ایک بچہ پیدا ہوا۔ اُس عورت نے کہا: میرا یہ بچہ جریج سے ہے۔

''یہ سن کر بنی اسرائیل جریج کے پاس آئے۔ اُس کا عبادت خانہ توڑ دیا۔ اور اُسے گالیاں دیں۔ اِس کے بعد جریج نے نماز پڑھی اور دعا کی اور بچے کو حرکت دی۔

''محمد کہتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اب بھی دیکھ رہا ہوں، جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کر کے کہا: (جُریج نے بچے سے کہا:) تمہارا باپ کون ہے؟ بچے نے جواب دیا: چرواہا، اس پر بنی اسرائیل کو اپنے فعل پر ندامت ہوئی اور اُنہوں نے جریج سے معافی مانگی اور کہا: ہم آپ کا عبادت خانہ سونے سے یا کہا چاندی سے بنا دیتے ہیں، مگر جریج نے قبول نہ کیا اور جیسا پہلے تھا ویسا ہی بنا لیا۔

''دوسرے بچے کا واقعہ یہ ہے کہ ایک عورت ایک اپنے شیر خوار بچے کو دودھ پلا رہی تھی کہ ایک خوبصورت اور اچھی وضع قطع کا نوجوان اُدھر سے گزرا، عورت نے کہا: یا اللہ! میرے بیٹے کو اس جیسا کر دینا۔ بچہ بولا: خدایا مجھے اس جیسا نہ کرنا۔

''محمد کہتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اب بھی حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھ رہا ہوں، جب کہ وہ دودھ پیتے ہوئے بچے کی بات بیان فرما رہے تھے اس واقعہ کے بعد اُس عورت کے پاس سے ایک عورت گزری، جس کے متعلق لوگ کہتے تھے کہ اُس نے زنا اور چوری کا ارتکاب کیا اور اُسے سزا دی گئی۔ بچے والی عورت نے کہا: اے اللہ! میرے بیٹے کو اِس جیسا نہ کرنا، مگر بچہ بولا: خدایا! مجھے اِس جیسا ہی بنانا۔ والدہ نے بچے سے اِس کی وجہ دریافت کی تو اُس نے کہا: بے شک وہ خوبرو نوجوان ایک ظالم شخص ہے اور اِس عورت کے متعلق لوگ کہتے ہیں کہ اِس نے زنا اور چوری کی ہے،

حالانکہ اس نے نہ تو زنا کیا ہے اور نہ ہی چوری کی ہے اور وہ کہتی ہے: میرے لیے اللہ ہی کافی ہے۔‘‘

٦٨/٥. عَنِ الْقُشَيْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ الإِسْفَرَايِيْنِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ صلی الله عليه وآله وسلم قَالَ: بَيْنَا رَجُلٌ يَسُوْقُ بَقَرَةً قَدْ حَمَلَ عَلَيْهَا، الْتَفَتَتِ الْبَقَرَةُ وَقَالَتْ: إِنِّي لَمْ أُخْلَقْ لِهَذَا، إِنَّمَا خُلِقْتُ لِلْحَرْثِ. فَقَالَ النَّاسُ: سُبْحَانَ اللهِ! فَقَالَ النَّبِيُّ صلی الله عليه وآله وسلم: أَمَنْتُ بِهَذَا أَنَا وَأَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ. رَوَاهُ فِي الرِّسَالَةِ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ایک مرتبہ ایک شخص اپنے گائے پر بوجھ لادے ہوئے ہانک کر لے جا رہا تھا۔ گائے نے اُس کی طرف مڑ کر دیکھا اور کہنے لگی: میں اِس (کام) کے لئے پیدا نہیں کی گئی بلکہ میں تو کھیتی باڑی کے لئے تخلیق کی گئی ہوں۔ لوگوں نے (تعجب سے) کہا: **سبحان اللہ !** حضور نبی

٦٨: أخرجه القشيري في الرّسالة، باب إثبات كرامات الأولياء: ٥٢٧، ٥٢٨، الرقم: ٧٨۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: البخاري في الصحيح، كتاب فضائل أصحاب النبي صلی الله عليه وآله وسلم، باب من فضائل أبي بكر الصديق رضی الله عنه، ٣/١٣٣٩، الرقم: ٣٤٦٣، ومسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب فضائل أبي بكر رضی الله عنه، ٤/١٨٥٨، الرقم: ٢٣٨٨، والترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب في مناقب أبي بكر وعمر رضي الله عنهما كليهما، ٥/٦١٥، الرقم: ٣٦٧٧۔

اکرم ﷺ نے فرمایا: بیشک میں تو اسے سچ مانتا ہوں اور ابوبکر وعمر بھی اِسے سچ تسلیم کرتے ہیں۔''

٦/٦٩. عَنِ الْقُشَيْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ الصَّفَّارُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ مُسْلِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ الْمَاجِشُوْنُ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَهَبُ بْنُ كَيْسَانَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِى هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: بَيْنَا رَجُلٌ ذَكَرَ كَلِمَةً إِذْ سَمِعَ رَعْداً فِي السَّحَابِ، فَسَمِعَ صَوْتاً فِي السَّحَابِ: أَنِ اسْقِ حَدِيْقَةَ فَلَانٍ، فَجَاءَ ذَلِکَ السَّحَابُ إِلَى سَرْحَةٍ فَأَفْرَغَ مَاءَهُ فِيْهَا، فَأُتْبِعَ السَّحَابُ فَإِذَا رَجُلٌ قَائِمٌ يُصَلِّي فِي حَدِيْقَةٍ فَقَالَ: مَا اسْمُکَ؟ فَقَالَ: فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ بِاسْمِهِ. قَالَ: فَمَا تَصْنَعُ بِحَدِيْقَتِکَ هَذِهِ إِذْ صَرَمْتَهَا؟ قَالَ: وَلِمَ تَسْأَلُ عَنْ ذَلِکَ؟ قَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ صَوْتًا فِي السَّحَابِ أَنِ اسْقِ حَدِيْقَةَ فُلَانٍ، قَالَ: أَمَّا إِذْ قُلْتَ فَإِنِّي أَجْعَلُهَا ثَـلَاثًا، فَأَجْعَلُ لِنَفْسِي وَلِأَهْلِي ثُلُثًا وَأَرُدُّ

٦٩: أخرجه القشيري في الرّسالة، باب إثبات كرامات الأولياء: ٥٢٩، الرقم: ٧٩۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: مسلم في الصحيح، كتاب الزهد، باب الصدقة في المساكين، ٤/٢٢٨٨، الرقم: ٢٩٨٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٢٩٦، الرقم: ٧٩٢٨، والبيهقي في شعب الإيمان، ٣/٢٣١، الرقم: ٣٤٠٧، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٥، الرقم: ١٢٧٥۔

عَلَيْهَا ثُلُثًا، وَاجْعَلُ لِلْمَسَاكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ثُلُثًا. رَوَاهُ فِي الرِّسَالَةِ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ایک مرتبہ ایک شخص نے کوئی بات کہی تو بادلوں کی گرج سنی اور پھر بادل سے ایک آواز سنی کہ فلاں آدمی کے باغ کو سیراب کرو، وہ بادل چل پڑا اور اُس نے باغ والی زمین پر اپنا سارا پانی برسا دیا، وہ شخص اُس بادل کے پیچھے پیچھے گیا تو اُس نے دیکھا کہ وہاں ایک شخص باغ میں کھڑا نماز پڑھ رہا ہے، اُس شخص نے پوچھا: تمہارا نام کیا ہے؟ اُس نے اپنا نام بتایا کہ میں فلاں بن فلاں ہوں۔ اُس شخص نے پوچھا: تم جب اِس باغ کا پھل توڑتے ہو تو کیا کرتے ہو؟ اُس نے کہا: تم یہ کیوں پوچھ رہے ہو؟ اُس آدمی نے جواب دیا: میں نے بادل سے یہ آواز سنی تھی: فلاں آدمی کے باغ کو سیراب کرو، باغ والے آدمی نے کہا: اب جب کہ تم نے یہ بتایا ہے (تو سنو!) میں اِس باغ کی پیداوار کو تین حصوں میں تقسیم کرتا ہوں۔ اِس میں سے ایک تہائی میں اپنے لیے اپنے اہل و عیال کے لئے رکھتا ہوں، ایک تہائی میں اِسی باغ میں لگا دیتا ہوں اور ایک تہائی میں مساکین اور مسافروں پر خرچ کرتا ہوں۔''

فَرَاسَةُ الْمُؤْمِنِ

﴿فراستِ مومن کا بیان﴾

٧٠/ ١. عَنِ الْقُشَيْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ أَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ السَّكَنِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ دَاوُدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ الْكُوْفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ قَيْسٍ، عَنْ عَطِيَّةَ، عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اتَّقُوا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ، فَإِنَّهُ يَنْظُرُ بِنُوْرِ اللهِ ﷻ. رَوَاهُ فِي الرِّسَالَةِ.

''حضرت ابو سعید خدری ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مومن کی فراست سے بچو۔ کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے نور سے دیکھتا ہے۔''

٧٠: أخرجه القشيري في الرّسالة، باب الفراسة: ٣٦٨، الرقم: ٤٦۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: الخوارزمي في جامع المسانيد للإمام أبى حنيفة، ١/ ١٨٩، والترمذي في السنن، كتاب تفسير القرآن، باب من سورة الحجر، ٥/ ٢٩٨، الرقم: ٣١٢٧، والطبراني فى المعجم الأوسط، ٨/ ٢٣، الرقم: ٧٨٤٣، والقضاعي في مسند الشهاب، ١/ ٣٨٧، الرقم: ٦٦٣۔

www.MinhajBooks.com منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش

اَلرُّؤْيَاءُ

﴿خوابوں کا بیان﴾

١/٧١. عَنِ الْقُشَيْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا السَّيِّدُ أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْعَلَوِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُوْ عَلِيٍّ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ زَيْدُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْوَلِيْدِ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رضي الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: اَلرُّؤْيَا مِنَ اللهِ، وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ رُؤْيَا يَكْرَهُهَا فَلْيَتْفُلْ عَنْ يَسَارِهِ، وَلْيَتَعَوَّذْ، فَإِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهُ. رَوَاهُ فِي الرِّسَالَةِ.

’’حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: نیک خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتے ہیں اور برے خواب شیطان کی طرف سے، پس

٧١: أخرجه القشيري في الرّسالة، باب رؤيا القوم: ٥٥٨، الرقم: ٨١۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: البخاري في الصحيح، كتاب الطب، باب النفث في الرقية، ٢١٦٩/٥، الرقم: ٥٤١٥، ومسلم في الصحيح، كتاب الرؤيا، ١٧٧١/٤، الرقم: ٢٢٦١، والترمذي في السنن، كتاب الرؤيا، باب إذا رأى في المنام ما يكره ما يصنع، ٥٣٥/٤، الرقم: ٢٢٧٧، وأبو داود في السنن، كتاب الأدب، باب ما جاء في الرؤيا، ٣٠٥/٤، الرقم: ٥٠٢١، وابن ماجه في السنن، كتاب تعبير الرؤيا، باب من رأى رؤيا يكرهها، ١٢٨٦/٢، الرقم: ٣٩٠٩۔

جب تم میں سے کوئی شخص برا خواب دیکھے، تو اُسے چاہیے کہ وہ اپنی بائیں جانب تھوک دے اور تعوذ پڑھے، اِس طرح یہ خواب اُسے نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔‘‘

٢/٧٢. عَنِ الْقُشَيْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرنَا أَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدُوْسٍ الْمُزَكِّيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ أَحْمَدَ حَمْزَةُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْبَزَّارُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَاتِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُوْسَى، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَآنِي، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ فِي صُوْرَتِي. رَوَاهُ فِي الرِّسَالَةِ.

’’حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے مجھے خواب میں دیکھا، اُس نے مجھے ہی دیکھا ہے کیونکہ شیطان میری صورت اختیار نہیں کر سکتا۔‘‘

٧٢: أخرجه القشيري في الرّسالة، باب رؤيا القوم: ٥٥٨، الرقم: ٨٢۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: البخاري في الصحيح، **كتاب** العلم، باب إثم من كذب على النبي ﷺ، ١/٥٢، الرقم: ١١٠، ومسلم في الصحيح، كتاب الرؤيا، باب قول النبي ﷺ: من رآني في المنام فقد رآني، ٤/١٧٧٥، الرقم: ٢٢٦٦، والترمذي في السنن، كتاب الرؤيا، باب ما جاء في قول النبي ﷺ: من رآني في المنام فقد رآني، ٤/٥٣٥، الرقم: ٢٢٧٦، وابن ماجه في السنن، كتاب تعبير الرؤيا، باب رؤية النبي ﷺ في المنام، ٢/١٢٨٤، الرقم: ٣٩٠٠۔

٣/٧٣. عَنِ الْقُشَيْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ الْأَهْوَازِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْبَصْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْمِنْقَرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَنْصُوْرُ بْنُ أَبِي مُزَاحِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ ابْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضي الله عنه، قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله وسلم عَنْ هَذِهِ الآيَةَ: ﴿لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الآخِرَةِ﴾ قَالَ صلى الله عليه وآله وسلم: مَا سَأَلَنِي عَنْهَا أَحَدٌ قَبْلَكَ. هِيَ الرُّؤْيَا الْحَسَنَةُ يَرَاهَا الْمَرْءُ، أَوْ تُرَى لَهُ. رَوَاهُ فِي الرِّسَالَةِ.

’’حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سورہ یونس کی اس آیت ﴿لَهُمُ الْبُشْرَى فِي الحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الآخِرَةِ﴾ کے متعلق دریافت کیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم سے پہلے کسی نے مجھ سے یہ سوال نہیں کیا: یہ نیک خواب ہیں، جنہیں آدمی دیکھتا ہے، (یا فرمایا:) اُسے دکھائے جاتے ہیں۔‘‘

٧٣: أخرجه القشيري في الرّسالة، باب رؤيا القوم: ٥٥٨، الرقم: ٨٠۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: الترمذي في السنن، كتاب الرؤيا، باب قوله: ﴿لهم البشرى في الحياة الدنيا﴾، ٥٣٤/٤، الرقم: ٢٢٧٣، وابن ماجه في السنن، كتاب تعبير الرؤيا، باب الرؤيا الصالحة يراها المسلم أو ترى له، ١٢٨٣/٢، الرقم: ٣٨٩٨، والدارمي في السنن، كتاب الرؤيا، باب قوله تعالى: ﴿لهم البشرى في الحياة الدنيا﴾، ١٦٥/٢، الرقم: ٢١٣٦، والحاكم في المستدرك على الصحيحين، ٣٧٠/٢، الرقم: ٣٣٠٢۔

تَذْكِيْرُ الْمَوْتِ

﴿موت کو یاد کرنے کا بیان﴾

١/٧٤. عَنِ الْقُشَيْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوْسُفَ الْأَصْبَهَانِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَحْيَى الطَّلْحِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نَوْفَلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مُتَغَيِّرَ اللَّوْنِ فَقَالَ: ذَهَبَ صَفْوُ الدُّنْيَا وَبَقِيَ الْكَدَرُ، فَالْمَوْتُ الْيَوْمَ تُحْفَةٌ لِكُلِّ مُسْلِمٍ. رَوَاهُ فِي الرِّسَالَةِ.

’’حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ (ایک دن) حضور نبی اکرم ﷺ باہر ہمارے پاس تشریف لائے، تو آپ ﷺ کا رنگ بدلا ہوا تھا، فرمایا: دنیا کی صفائی جاتی رہی اور کدورت باقی رہ گئی۔ لہٰذا اب ہر مسلمان کے لئے موت ایک تحفہ ہے۔‘‘

٢/٧٥. عَنِ الْقُشَيْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوْسُفَ الْأَصْبَهَانِيُّ،

٧٤: أخرجه القشيري في الرّسالة، باب التصوف: ٤٢٨، الرقم: ٥٥۔
وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: ابن أبي شيبة في المصنف، ٧/١٠٢، الرقم: ٣٤٥١٦، والطبراني في المعجم الكبير، ٩/١٥٥، الرقم: ٨٧٧٥، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ١/١٣١۔

٧٥: أخرجه القشيري في الرّسالة، باب أحوالهم عن الخروج من الدنيا: ٤٦٢، الرقم: ٦٠۔
وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: الديلمي في مسند الفردوس، ٤/١٩١، الرقم: ٦٥٩٠۔

قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُوْ الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُقْبَةَ الشَّيْبَانِيُّ بِالْكُوْفَةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْخَضِرُ بْنُ أَبَانَ الْهَاشِمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو هَدْبَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ الْعَبْدَ لَيُعَالِجُ كَرْبَ الْمَوْتِ وَسَكَرَاتِ الْمَوْتِ، وَإِنَّ مَفَاصِلَهُ لِيُسَلِّمُ بَعْضُهَا عَلَى بَعْضٍ، تَقُوْلُ: عَلَيْكَ السَّلَامُ تُفَارِقُنِي وَأُفَارِقُكَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

رَوَاهُ فِي الرِّسَالَةِ.

’’حضرت انس بن مالک ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بندہ موت کی سختیاں اور تکالیف جھیلتا رہتا ہے یہاں تک کہ اُس کے اعضاء ایک دوسرے کو (الوداعی) سلام اِس طرح کہتے ہیں: تجھ پر سلامتی ہو قیامت تک تم مجھ سے جدا ہو رہے ہو اور میں تم سے جدا ہو رہا ہوں۔‘‘

٣/٧٦. عَنِ الْقُشَيْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَامِرٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ النَّيْسَابُوْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي عَلِيِّ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ أَبِي لَهَبٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ﷺ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ:

٧٦: أخرجه القشيري في الرّسالة، باب مخالفة النفس وذكر عيوبها: ٢٥٠، الرقم: ٢٠۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: البيهقي في شعب الإيمان، ٣٧٠/٧، الرقم: ١٠٦١٦، وفي كتاب الزهد الكبير، ١٩٣/٢، الرقم: ٤٦٣، والعسقلاني في فتح الباري، ٢٣٦/١١ (مرفوعا عن علي ﷺ)۔

أَخْوَفُ مَا أَخَافُ عَلَى أُمَّتِي: اتِّبَاعُ الْهَوَى، وَطُوْلُ الْأَمَلِ، فَأَمَّا اتِّبَاعُ الْهَوَى فَيَصُدُّ عَنِ الْحَقِّ، وَأَمَّا طُوْلُ الْأَمَلِ فَيُنْسِي الآخِرَةَ.

رَوَاهُ فِي الرِّسَالَةِ.

''حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مجھے اپنی اُمت پر سب سے زیادہ خوف، خواہشاتِ نفس کی پیروی اور لمبی لمبی آرزوؤں سے ہے۔ پس خواہشات کی پیروی حق سے روکتی ہے اور لمبی آرزو آخرت کو بُھلا دیتی ہے۔''

مَصَادِرُ التَّخْرِيْجِ

۱. **القرآن الحکیم۔**

۲. احمد بن حنبل، ابو عبد اللہ بن محمد (۱۶٤۔۲٤۱ھ/ ۷۸۰۔۸۵۵ء)۔ **المسند۔** بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۳۹۸ھ/۱۹۷۸ء۔

۳. بخاری، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (۱۹٤۔۲۵٦ھ/ ۸۱۰۔۸۷۰ء)۔ **الصحیح۔** بیروت، لبنان + دمشق، شام: دار القلم، ۱٤۰۱ھ/ ۱۹۸۱ء۔

٤. بزار، ابو بکر احمد بن عمرو بن عبد الخالق بصری (۲۱۰۔۲۹۲ھ/ ۸۲۵۔۹۰۵ء)۔ **المسند** بیروت، لبنان: ۱٤۰۹ھ۔

۵. بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸٤۔٤۵۸ھ/ ۹۹٤۔۱۰٦٦ء)۔ **الزھد الکبیر۔** بیروت، لبنان: مؤسسۃ الکتب الثقافیۃ، ۱۹۹٦ء۔

٦. بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸٤۔٤۵۸ھ/ ۹۹٤۔۱۰٦٦ء)۔ **السنن الکبری۔** مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبہ دار الباز، ۱٤۱٤ھ/ ۱۹۹٤ء۔

۷. بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸٤۔٤۵۸ھ/ ۹۹٤۔۱۰٦٦ء)۔ **شعب الإیمان۔** بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱٤۱۰ھ/ ۱۹۹۰ء۔

۸. بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸٤۔٤۵۸ھ/ ۹۹٤۔۱۰٦٦ء)۔ **المدخل إلی السنن الکبری۔** الکویت، دار الخلفاء للکتاب

الاسلامی، ۱۴۰۴ھ۔

۹. ترمذی، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسیٰ بن ضحاک سلمی (۲۱۰-۲۷۹ھ/ ۸۲۵-۸۹۲ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الغرب الاسلامی، ۱۹۹۸ء۔

۱۰. ابن جعد، ابو الحسن علی بن جعد بن عبید ہاشمی (۱۳۳-۲۳۰ھ/ ۷۵۰-۸۴۵ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: مؤسسہ نادر، ۱۴۱۰ھ/ ۱۹۹۰ء۔

۱۱. حاکم، ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن محمد (۳۲۱-۴۰۵ھ/ ۹۳۳-۱۰۱۴ء)۔ **المستدرک علی الصحیحین**۔ مکہ، سعودی عرب: دار الباز للنشر والتوزیع۔

۱۲. ابن حبان، ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان (۲۷۰-۳۵۴ھ/ ۸۸۴-۹۶۵ء)۔ **الصحیح**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۱۴ھ/ ۱۹۹۳ء۔

۱۳. ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳-۸۵۲ھ/ ۱۳۷۲-۱۴۴۹ء)۔ **فتح الباري شرح صحيح البخاري**۔ لاہور، پاکستان: دار نشر الکتب الاسلامیہ، ۱۴۰۱ھ/ ۱۹۸۱ء۔

۱۴. حسام الدین ہندی، علاء الدین علی متقی (م ۹۷۵ھ)۔ **كنز العمال في سنن الأقوال والأفعال**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۳۹۹ھ/ ۱۹۷۹ء۔

۱۵. حسینی، ابراہیم بن محمد (۱۰۵۴-۱۱۲۰ھ)۔ **البيان والتعريف**۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۱ھ۔

۱۶. حکیم ترمذی، ابو عبد اللہ محمد بن علی بن حسن بن بشیر۔ **نوادر الأصول في أحاديث الرسول**۔ بیروت، لبنان: دار الجیل، ۱۹۹۲ء۔

۱۷. ابن خزیمہ، ابو بکر محمد بن اِسحاق (۲۲۳-۳۱۱ھ/ ۸۳۸-۹۲۴ء)۔ **الصحيح**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۳۹۰ھ/ ۱۹۷۰ء۔

١٨. خطیب بغدادی، ابوبکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مہدی بن ثابت (٣٩٢۔ ٤٦٣ھ/ ١٠٠٢۔ ١٠٧١ء)۔ **تاریخ بغداد**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

١٩. خوارزمی، ابو المؤید محمد بن محمود (٥٩٣۔ ٦٦٥ھ)۔ **جامع المسانید**۔ بیروت، لبنان۔

٢٠. دارمی، ابو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمٰن (١٨١۔ ٢٥٥ھ/ ٧٩٧۔ ٨٦٩ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ١٤٠٧ھ۔

٢١. دارقطنی، ابو الحسن علی بن عمر بن احمد بن مہدی بن مسعود بن نعمان (٣٠٦۔ ٣٨٥ھ/ ٩١٨۔ ٩٩٥ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ١٣٨٦ھ/ ١٩٦٦ء۔

٢٢. ابو داود، سلیمان بن أشعث سجستانی (٢٠٢۔ ٢٧٥ھ/ ٨١٧۔ ٨٨٩ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ١٤١٤ھ/ ١٩٩٤ء۔

٢٣. دیلمی، ابو شجاع شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ الدیلمی الہمذانی (٤٤٥۔ ٥٠٩ھ/ ١٠٥٣۔ ١١١٥ء)۔ **مسند الفردوس**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٩٨٦ء۔

٢٤. ذہبی، شمس الدین محمد بن احمد الذہبی (۶۷۳۔ ۷۴۸ھ)۔ **سیر أعلام النبلاء**۔ بیروت، لبنان، مؤسسۃ الرسالۃ، ۱۴۱۳ھ۔

٢٥. ابن رجب حنبلی، ابو الفرج عبد الرحمٰن بن احمد (٧٣٦۔ ٧٩٥ھ)۔ **جامع العلوم و الحکم في شرح خمسین حدیثا من جوامع الکلم**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ١٤٠٨ھ۔

٢٦. زرکلی، خیر الدین الزرکلی۔ **الأعلام**۔ بیروت، لبنان، دار العلم للملایین۔ ١٩٨٠ء۔

٢٧. ابن سعد، ابو عبد اللہ محمد (١٦٨۔ ٢٣٠ھ/ ٧٨٤۔ ٨٤٥ء)۔ **الطبقات**

الكبرى۔ بیروت، لبنان: دار بیروت للطباعہ والنشر، ١٣٩٨ھ/١٩٧٨ء۔

٢٨. سیوطی، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (٨٤٩۔٩١١ھ/١٤٤٥۔١٥٠٥ء)۔ **الدر المنثور في التفسير بالمأثور**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفۃ۔

٢٩. ابن ابی شیبہ، ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابراہیم بن عثمان کوفی (١٥٩۔٢٣٥ھ/ ٧٧٦۔ ٨٤٩ء)۔ **المصنف**۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ الرشد، ١٤٠٩ھ۔

٣٠. طبرانی، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (٢٦٠۔٣٦٠ھ/ ٨٧٣۔٩٧١ء)۔ **مسند الشاميين**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ١٤٠٥ھ/١٩٨٤ء۔

٣١. طبرانی، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (٢٦٠۔٣٦٠ھ/ ٨٧٣۔٩٧١ء)۔ **المعجم الأوسط**۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ المعارف، ١٤٠٥ھ/١٩٨٥ء۔

٣٢. طبرانی، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (٢٦٠۔٣٦٠ھ/ ٨٧٣۔٩٧١ء)۔ **المعجم الصغير**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤٠٣ھ/١٩٨٣ء۔

٣٣. عبد بن حمید، ابو محمد بن نصر الکسی (م ٢٤٩ھ/٨٦٣ء)۔ **المسند**۔ قاہرہ، مصر: مکتبۃ السنہ، ١٤٠٨ھ/١٩٨٨ء۔

٣٤. عبد الرزاق، ابو بکر بن ہمام بن نافع صنعانی (١٢٦۔٢١١ھ/ ٧٤٤۔٨٢٦ء)۔ **المصنف**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٤٠٣ھ۔

٣٥. ابن عساکر، ابو قاسم علی بن حسن بن ہبۃ اللہ بن عبد اللہ بن حسین دمشقی (٤٩٩۔ ٥٧١ھ/ ١١٠٥۔١١٧٦ء)۔ **تاريخ مدينة دمشق (المعروف بـ: تاريخ**

ابن عساکر)۔ بیروت، لبنان: داراحیاء التراث العربی، ۱۴۲۱ھ/ ۲۰۰۱ء۔

۳۶. عمر کحالہ،عمر رضا کحالہ، **معجم المؤلفين**، بیروت ،لبنان، داراحیاء التراث العربی

۳۷. ابو عوانہ، یعقوب بن اسحاق بن إبراہیم بن زید نیشاپوری (۲۳۰۔۳۱۶ھ/ ۸۴۵۔ ۹۲۸ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: دارالمعرفہ، ۱۹۹۸ء۔

۳۸. قزوینی، عبدالکریم بن محمد الرافعی۔ **التدوين في أخبار قزوين**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۹۸۷ء۔

۳۹. قشیری، ابو القاسم عبد الکریم بن ہوازن نیشاپوری (۳۷۶۔۴۶۵ھ/ ۹۸۶۔۱۰۷۳ء)۔ **الرسالة القشيرية في علم التصوف**۔ بیروت، لبنان: دار الجیل۔

۴۰. قشیری، ابو القاسم عبد الکریم بن ہوازن نیشاپوری (۳۷۶۔۴۶۵ھ/ ۹۸۶۔۱۰۷۳ء)۔ **الرسالة القشيرية في علم التصوف**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۲۶ھ/۲۰۰۵ء۔

۴۱. قضاعی، ابوعبد اللہ محمد بن سلامہ بن جعفر (۴۵۴ھ)۔ **مسند الشهاب**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۷ھ۔

۴۲. ابن کثیر، ابو الفداء إسماعیل بن عمر (۷۰۱۔۷۷۴ھ/ ۱۳۰۱۔۱۳۷۳ء)۔ **تفسير القرآن العظيم**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۴۰۰ھ/ ۱۹۸۰ء۔

۴۳. لالکائی، ابو قاسم ھبۃ اللہ بن حسن بن منصور (م ۴۱۸ھ)۔ **شرح أصول اعتقاد أهل السنة والجماعة من الكتاب والسنة وإجماع الصحابة**۔ الریاض، سعودی عرب، دارطیبہ، ۱۴۰۲ھ۔

۴۴. ابن ماجہ، ابو عبد اللہ محمد بن یزید قزوینی (۲۰۹۔۲۷۳ھ/ ۸۲۴۔۸۸۷ء)۔

السنن۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤١٩ھ/ ١٩٩٨ء۔

٤٥. مالک، ابن انس بن مالک رضی اللہ عنہ بن ابی عامر بن عمرو بن حارث أصبحی (٩٣۔١٧٩ھ/ ٧١٢۔٧٩٥ء)۔ الموطأ۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی، ١٤٠٦ھ/ ١٩٨٥ء۔

٤٦. ابن مبارک، ابو عبد الرحمٰن عبد اللہ بن واضح مروزی (١١٨۔١٨١ھ/ ٧٣٦۔٧٩٨ء)۔ کتاب الزهد۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

٤٧. مسلم، ابو الحسین ابن الحجاج ابو الحسن القشیری النیسابوری (٢٠٦۔٢٦١ھ/ ٨٢١۔ ٨٧٥ء)۔ الصحیح۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی۔

٤٨. مقدسی، عبد الغنی بن عبد الواحد بن علی المقدسی، أبو محمد (٥٤١۔٦٠٠ھ)۔ الأحادیث المختارة۔ مکہ المکرّمہ، سعودی عرب: مکتبۃ النهضة الحدیثیہ، ١٤١٠ھ/ ١٩٩٠ء۔

٤٩. مناوی، عبدالرؤف بن تاج العارفین بن علی بن زین العابدین (٩٥٢۔١٠٣١ھ/ ١٥٤٥۔١٦٢١ء)۔ فیض القدیر شرح الجامع الصغیر۔ مصر: مکتبہ تجاریہ کبریٰ، ١٣٥٦ھ۔

٥٠. منذری، ابو محمد عبد العظیم بن عبد القوی بن عبد اللہ بن سلامہ بن سعد (٥٨١۔٦٥٦ھ/ ١١٨٥۔١٢٥٨ء)۔ الترغیب والترهیب۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤١٧ھ۔

٥١. نسائی، احمد بن شعیب، ابو عبدالرحمٰن (٢١٥۔٣٠٣ھ/ ٨٣٠۔٩١٥ء)۔ السنن الکبری۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤١١ھ/ ١٩٩١ء۔

٥٢. ابو نعیم، احمد بن عبد اللہ بن احمد بن إسحاق بن موسیٰ بن مہران أصبہانی (٣٣٦۔٤٣٠ھ/ ٩٤٨۔١٠٣٨ء)۔ حلیة الأولیاء وطبقات الأصفیاء۔ بیروت،

لبنان: دار الكتاب العربي، ۱٤۰۰ھ/ ۱۹۸۰ء۔

٥٣. نووی، ابوزکریا، یحییٰ بن شرف بن مری بن حسن بن حسین بن محمد بن جمعہ بن حزام (٦٣١-٦٧٧ھ/ ١٢٣٣-١٢٧٨ء)۔ **شرح صحيح مسلم۔** کراچی، پاکستان: قدیمی کتب خانہ، ١٣٧٥ھ/ ١٩٥٦ء۔

٥٤. ہیثمی، نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (٧٣٥-٨٠٧ھ/ ١٣٣٥-١٤٠٥ء)۔ **مجمع الزوائد۔** قاہرہ، مصر: دار الریان للتراث + بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ١٤٠٧ھ/ ١٩٨٧ء۔

٥٥. ہیثمی، نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (٧٣٥-٨٠٧ھ/ ١٣٣٥-١٤٠٥ء)۔ **موارد الظمآن إلى زوائد ابن حبان۔** بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

٥٦. ابویعلی، احمد بن علی بن مثنی بن یحییٰ بن عیسیٰ بن ہلال موصلی تمیمی (٢١٠-٣٠٧ھ/ ٨٢٥-٩١٩ء)۔ **المسند۔** دمشق، شام: دار المأمون للتراث، ١٤٠٤ھ/ ١٩٨٤ء۔